بائبل

بنیادی باتیں

کتابچہ برائے مطالعہ

حقیقی عیسائیت کی تسکین ا ور مسرتو ں کا انکشاف

Urdu “Bible Basics” by Duncan Heaster, Carelinks, PO Box 152, Menai NSW 2234 AUSTRALIA www.carelinks.net email info@carelinks.net

بائبل

بنیادی باتیں

کتابچہ برائے مطالعہ

حقیقی عیسائیت کی تسکین ا ور مسرتو ں کا انکشاف

مطالعہ ۱: خدا 1

۱.۱ خدا کا وجود

۱.۲ خدا کی ہیئت

۱.۳ خدا کا نام اور کردار

۱.۴ فرشتے

مطالعہ ۲ : خدا کی ر17

۲.۱ وضاحت

۲.۲ تاثرات

۲.۳ مقدس روح کے تحائف

۲.۴ تحائف واپس لینا

۲.۵ بائبل واحد ا ختیار

مطالعہ ۳ : خدا کے وعدے 50

۳.۱ تعارف

۳.۲ جنت کا وعدہ

۳.۳ نوح سے وعدہ

۳.۴ ابراہیم سے وعدہ

۳.۵ دائود سے وعدہ

مطالعہ ۴: خدا اور موت82

۴.۱ انسان کی فطرت

۴.۲ روح

۴.۳ روح القدس

۴.۴ موت بیہوشی ہے

۴.۵ دوبارہ وجود میں آنا

۴.۶ روز محشر

۴.۷ سزا یا جزا : جنت یا دنیا

۴.۸ خدا کے تئیں ہماری ذمہ داری

۴.۹ دوزخ

مطالعہ ۵: خدا کی اقلیم118

۵.۱ اقلیم کی وضاحت

۵.۲ کائنات ابھی ناتمام ہے

۵.۳ ماصی میں خدا کی اقلیم

۵.۴ مستقبل میں خدا کی اقلیم

۵.۵ ہزارہ

مطالعہ ۶ : خدا اور شیطان140

۶.۱ خدا اور شیطان

۶.۲ شیطان اور شیطان

مطالعہ ۷ : یسوع کی زندگی کا آغاز157

۷.۱ یسوع کے عہد نامہ قدیم کے بارے میں پیشگوئیاں
۷.۲ مقدس پیدائش
۷.۳ خدا کے منصوبے میں یسوع مسیح کا مقام
‘ ‘ ۷.۴ ” روز ازل سے ہی تدکرہ یسوع جاری

مطالعہ ۸: یسوع کی سرشت175
۸.۱ تعارف
۸.۲ خدا اور یسوع میں فرق
۸.۳ یسوع کی سرشت
۸.۴ یسوع کی انسان نوازی
۸.۵ خدا کا یسوع کے ساتھ رشتہ

مطالعہ ۹: یسوع کی بتائی ہوئی راہ قبول کرنا189
۹.۱ عیسائیت قبول کرنے کی بے پناہ اہمیت
۹.۲ ہم کس طرح عیسائی بن سکتے ہیں ؟
۹.۳ عیسائیت کے معنی
۹.۴ عیسائیت اور نجات
انحراف : دوبارہ عیسائیت قبول کرنا
مطالعہ ۱۰ : یسوع مسیح کی زندگی206
۱۰.۱ بائبل کا مطالعہ
۱۰.۲ عبادت
۱۰.۳ تبلیغ
۱۰.۴ چرچ میں مصروفیت
۱۰.۵ روزی

۱۰.۶ شادی

۱۰.۷ فیلو شپ

ہر باب کے آخر میں سوالات دیئے ہوئے ہیں ۔ اپنے جوابات علیحدہ کاغذ پر لکھیں , اپنا نام اورپتہ صاف لکھنا نہ بھولیں ۔

آپ اپنے جوابات مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کر سکتے ہیں :

Bible Basics, 49 The Woodfields, South Croydon, Surrey CR2 0HJ ENGLAND
www.carelinks.net email: info@carelinks.net

مطا لعہ ۱ : خدا

1.1 خدا کا وجود

’’ اُسکایہ اعتقاد ہونا چاہئے جو خداکی طرف آتاہے کہ وہ(خدا) ہے۔ اور وہی انعام دینے والاہے جو اُسی سے چاہتے ہیں(بحوالہ Heb.11:6)‘‘ ان مضامین کے مقصد ۔ صرف اِتنا ہی ہے کہ اُنکی مدد ہو جو خدا کو جاننا چاہتے ہیں ’’اور یہ یقین رکھتے ہیں کے وہ ہے‘‘۔ اس لئے ہم یہاں خدا کے وجود کے ثبوت و شہادت پر بحث نہیں کریں گے۔قدرت کی باریکیوں کا معائنہ کریں (بحوالہ cp. Ps.139:14) جیسے کے پھولوں کا کھلنا، صاف راتوں میناپنی حد نظرسے بھی آگے تک پھیلا ہوا کھلاآسمان اور ان گنت ایسے کئی عکس زندگی کے، جنکی منافقت ناقابل یقین ہے۔خدا نہیں ہے ،ایسا سمجھنے کے لئے اور خدا ہے، ایسا سمجھنے سے کہیں زیادہ یقین پر بھروسہ کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ ہے خدا جس کے بغیر نہ تو کوئی نظام نہ کوئی مقصد اور نہ ہی اس کائنات کا کوئی آخری جواز ہے۔ اور ایسی ہی بے نظامی ایک منافق کی زندگی میں جھلکتی ہے۔ اسی کومدنظر رکھتے ہوئے کوئی تعجب نہیں کہ جہاں پر لوگوں کی نئی مادی دُنیاہی اُنکا خداہے، بہتر انسان الگ درجوں میں خدا کے وجود پر یقین رکھتے ہیں۔

لیکن ایک عام یقین کے مطابق کوئی بڑی طاقت ہے۔ اور یہ پختہ اعتقاد کہ ہماری خدمات کے بدلے وہ ہمیں نوازنے والا ہے۔ اس میں بڑا فرق ہے (بحوالہ Heb.11:6) اس نقطہ کا بیان ہے: ہم

’ ’ یقین رکھیں کہ وہ (خدا) ہے

اور

’ ’ وہی انعام دینے والا ہے۔ اُنہیں جو اُسکی جُستجو میں رہتے ہیں

بائبل کا بیشتر حصہ خداکے بندوں کی تاریخ ہے اسرائیل کے بارے مینمتعدد بار یہ بتایا گیا ہے کے اُنکا خداکے وجود کا ماننا اُنکے خدا کے وعدہ پر یقین سے مطابقت نہینرکھتا اور یقین رکھو اپنے دلونمیں کہ خدا ہی مالک ہے جنت کا اور اُسکے نیچے زمین کا اور نہیں کوئی اُس کے سواء، تم اُسکی ہدایات اور احکامات کو اپنے ساتھ رکھو‘‘ (بحوالہ Dt.4:39,40)۔ اسطرح یہی نکتہ اُجاگر کیا گیا ہے۔

بس خداکے وجود کو یو نہی مان لینا اپنے آپ میں خدا کی رضا کا سبب نہیں ہوسکتا۔ اگر ہم سنجیدگی سے مانیں کے ہمارا ایک حقیقی خالق ہے ہمیں اس کے ” احکامات کو ---- اپنے اندر سمونا ہوگا‘‘ ان مضامین کا مقصد یہ بتانا ہے کہ و ہ احکامات کیا ہیں اور کیسے ان کو اپنے اندر سمویا جائے۔ جیسے جیسے ہم خدا کے قوانین کو سمجھنے کی جستجو

اُسکایہ اعتقاد ہونا چاہئے جو خداکی طرف آتاہے کہ وہ(خدا) ہے۔ اور وہی انعام ’’
دینے والاہے جو اُسی سے چاہتے ہیں(بحوالہ Heb.11:6)’’ ان مضامین کے مقصد ۔
صرف اِتنا ہی ہے کہ اُنکی مدد ہو جو خدا کو جاننا چاہتے ہیں ’’اور یہ یقین رکھتے
ہیں کے وہ ہے‘‘۔ اس لئے ہم یہاں خدا کے وجود کے ثبوت و شہادت پر بحث نہیں
کریں گے۔قدرت کی باریکیوں کا معائنہ کریں (بحوالہ cp. Ps.139:14) جیسے کے
پھولوں کا کھلنا، صاف راتوں میناپنی حد نظرسے بھی آگے تک پھیلا ہوا کھلاآسمان
اور ان گنت ایسے کئی عکس زندگی کے، جنکی منافقت ناقابل یقین ہے۔خدا نہیں ہے
،ایسا سمجھنے کے لئے اور خدا ہے، ایسا سمجھنے سے کہیں زیادہ یقین پر بھروسہ
کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ ہے خدا جس کے بغیر نہ تو کوئی نظام نہ کوئی مقصد
اور نہ ہی اس کائنات کا کوئی آخری جواز ہے۔ اور ایسی ہی بے نظامی ایک منافق
کی زندگی میں جھلکتی ہے۔ اسی کومدنظر رکھتے ہوئے کوئی تعجب نہیں کہ جہاں
پر لوگوں کی نئی مادی دُنیاہی اُنکا خداہے، بہتر انسان الگ درجوں میں خدا کے
وجود پر یقین رکھتے ہیں۔
لیکن ایک عام یقین کے مطابق کوئی بڑی طاقت ہے۔ اور یہ پختہ اعتقاد کہ ہماری
خدمات کے بدلے وہ ہمیں نوازنے والا ہے۔ اس میں بڑا فرق ہے (بحوالہ
Heb.11:6) ہم :اس نقطہ کا بیان ہے

’ ’ یقین رکھیں کہ وہ (خدا) ہے

اور

‘ ‘ وہی انعام دینے والا ہے۔ اُنہیں جو اُسکی جُستجو میں رہتے ہیں

بائبل کا بیشتر حصہ خداکے بندوں کی تاریخ ہے اسرائیل کے بارے مینمتعدد بار یہ
بتایا گیا ہے کے اُنکا خداکے وجود کا ماننا اُنکے خدا کے وعدہ پر یقین سے مطابقت
نہینرکھتا اور یقین رکھو اپنے دلونمیں کہ خدا ہی مالک ہے جنت کا اور اُسکے نیچے
زمین کا اور نہیں کوئی اُس کے سوا، تم اُسکی ہدایات اور احکامات کو اپنے ساتھ
رکھو‘‘ (بحوالہ Dt.4:39,40)۔ اسطرح یہی نکتہ اُجاگر کیا گیا ہے
بس خداکے وجود کو یو نہی مان لینا اپنے آپ میں خدا کی رضا کا سبب نہیں
ہوسکتا۔ اگر ہم سنجیدگی سے مانیں کے ہمارا ایک حقیقی خالق ہے ہمیں اس کے ’’
احکامات کو ---- اپنے اندر سمونا ہوگا‘‘ ان مضامین کا مقصد یہ بتانا ہے کہ و ہ
احکامات کیا ہیں اور کیسے ان کو اپنے اندر سمویا جائے۔ جیسے جیسے ہم خدا
کے قوانین کو سمجھنے کی جستجو میں بڑھتے جا ئیں گے ہمیں احساس ہوگا کہ
ہمارا خدا کے وجود کا یقین پختہ ہوگیا۔
عقیدہ سننے سے پختہ ہوتا اور یہ خدا کی باتیں سننے سے آتی ہیں
(بحوالہ Rom.10:17) اسی طرح Isaiah 43:9-12 میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح
خدا کی طرف سے مستقبل کے حالات کے بیانات ہمیں یہ جانکاری دیتے ہیں کہ’’
مثلاً خدا کا نام میں ہوں اوریہ سچ ہے -(Is.43:13میں ہی وہ ہوں‘‘ (بحوالہ

راہب پال بیریا نام کے قصبہ میں آئے جواب شمالی یونان میں ہے - (Ex.3:14بحوالہ(
ہمشہ کی طرح انہوں نے(خوش خبر) خدا کی شان میں اور اُسکے احکامات کے بارے میں بیان کیا! اُن لوگوں کے بجائے صرف سننے کے اُن کے بیان ،کو راضی خوشی دل و ماغ سے قبول کیا اور اُن احکامات کو آسمانی کتاب میں تلاش کیاحقیقت تک پہنچے- اسلئے اُن میں سے بہت سارے ایمان لائے (بحوالہ Acts17:11,12)
اُنکے عقیدہ کی وجہ تھی اُنکا کھلا دماغ روزانہ کے معمول اور ترتیب اور ڈھنگ سے اُن احکامات کی بائبل میں تلاش ہے - اس سچّے عقیدہ کاحصول، خدا کی طرف سے دلوں کی اچانک روحانی تبدیلی کی وجہ سے نہیں تھا - جیسا خدا کا کرنا نہیں ہے تو پھر کیا یہ ممکن ہے کے دُنیاکے لوگ فقط کسی اجلاس میں چلے جائیں جیسے کے بلی گراہم کی روحانی مہم یا پھر پینٹا کوسٹل کی روحانی تجدیداور وہاں سے ایمان سے لبریز ہو کر باہر نکلیں؟اس طرح حسب معمول آسمانی کتاب میں ایسی ہی کتنی باتیں تلاش کی گئی ہیں؟ یہ خالی پن نئے عیسائی اپنے بعد کے تجربہ میں پاتے ہیں- یہ کمی ایمان (حقیقتہً) کی چونکہ حقیقتہً بائبل کی تلاش پر مبنی ہوتی یقناً ایمان سے دور چلے جانے کا باعث ہے-

ان مضامین کا مقصد یہ ہے کہ آسمانی کتاب کا مطالعہ اور اُس میں تلاش حق کا ایک ڈھانچہ مہیا کیا جائے ، جسکی وجہ آپ میں عقیدہ پیدا ہو- سچے گوسپل کی سماعت سے لگائو اور اس پر سچا عقیدہ ہی گوسپل کی تبلیغوں میں اکثر سب سے روشن پہلو رہا ہے-

--" زیادہ تر لوگ کورنتھیاں سن کر عقیدہ لائے اور عیسائی ہیں "
(بحوالہ Acts18:8)
--" لوگ گوسپل کی باتیں سنتے تھے اور یقین کرتے تھے"(بحوالہ Acts15:7)
--" تو سنو ہم تبلیغ کرتے ہیں اور تم ایمان لاتے ہو" (بحوالہ I cor.15:11)
-- اخلاقی حکایات میں تذکرے کئے گئے ہیں وہ خدا کی باتیں ہیں (بحوالہ Lk. 8:11)
سرسوں کے پودوں میں نکلنے والا پھول جو حقیقت ہے اور وہی ہے
اس طرح ایمان ذہن کے قبول کرنے سے پیدا ہوتا ہے (LK.17:6 بحوالہ) اعتقاد
-، اعتقاد کی باتیں اور اچھے عقائد (بحوالہ Rom.10:8)،اعتقاد کی باتیں'(بحوالہ 1Tim.4:6)
جو دلوں میں آتا ہے وہی خدا اور اسکی باتوں پر یقین کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے (بحوالہ Gal.2:2 cp. Heb.4:2)
-راہب جان ہمارے لارڈ کی تحریر کردہ زندگی کے بارے میں کہتا ہے کہ "وہ سچ کہتا ہے (یعنی با لکل سچ) کہ تم ایمان لائو (بحوالہ Jn.19:35) اور اس طرح خدا کی بات کو" سچ" کہا گیا ہے (بحوالہ Jn.17:17) تاکہ اس پر ہم ایمان لائیں-

1.2 خدا کی ہئیت

یہ عظیم انسان، شاندار جُزہے بائبل کا کہ خدانے ایک انسان پیدا کیا.انسانی جسم کی شکل میں۔یہ بھی عیسائت کا بنیادی اصول ہے کہ یسوع خد اکا بیٹا ہے۔ اگر خدا کوئی ساخت (جسمانی) نہیں ہے تواس کے لئے ناممکن ہے کہ اس کاکوئی بیٹا ہوتا جو ۔ مزید یہ کہ یہ مشکل ہوگیا کہ " خدا'' کے (Heb.1:3) ''اُس کی ہئیت عکس ''تھا۔ ساتھ اس کے رشتے کا تانابانا جوڑا جائے، اگر خدا صرف ہمارے ذہنوں کا ایک خیال ہے، خلا ء میں کہیں گردش کرتی ہوئی روح ہے تواس کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ یہ افسوسناک ہے کہ زیادہ تر مذاہب میں خدا کے سلسلے میں ایسا غیر حقیقی اور ناقابل فہم تصور موجود ہے

خدا حقیقی معنوں میں ہم سے عظیم ہے اور یہ سمجھ لینا چاہیے کہ زیادہ تر لوگوں کاعقیدہ انہیں اس واضح وعدوں پر یقین سے روکتے ہیں کہ کبھی نہ کبھی ہم خدا کو دیکھیں گے ۔ اسرائیل میں خدا کی ہئیت کو دیکھنے کا عقیدہ نہیں تھا جو اس بات کی وضاحت ہے کہ اس کی حقیقی معنوں میں کو ئی (Jn.5:37(بحوالہ شکل ہے ۔ اس قسم کا عقیدہ خدا کو سمجھنے اور اس کی باتو ں پر عمل کر نے سے آتا ہے ۔

' ' دلوں میں ایمان پیدا کرو ۔ پھر وہ لوگ خدا کو دیکھ سکینگے(
Matt.5:8)بحوالہ

' ' اس کے (خدا کا) نو کر اسکی خدمت کریں گے -- اور وہ اس کا چہر ہ دیکھ سکیں گے اور اس کا نام(خدا کا) (بحوالہ Rev.3:12) ان کی پشیا ینو ں پر رو شن ہو گا ۔(بحوالہ Rev.22:3,4)

اس قسم کی تعجب خیر ا مید اگر ہم اس پر ا یما ن لاتے ہیں تو اس کے اثر ات ہماری زند گی پر ضر ور پڑ یں گے ۔

' ' تما م انسا نو ں کے ساتھ امن اور تقد س کو ا پنا ئے بغیرکو ئی بھی انسان لارڈ کو نہیں دیکھ سکے گا ''(بحوالہ

اُسکایہ اعتقاد ہونا چاہئے جو خداکی طرف آتاہے کہ وہ(خدا) ہے۔ اور وہی انعام ’’
دینے والاہے جو اُسی سے چاہتے ہیں(بحوالہ Heb.11:6)‘‘ ان مضامین کے مقصد ۔
صرف اِتنا ہی ہے کہ اُنکی مدد ہو جو خدا کو جاننا چاہتے ہیں ’’اور یہ یقین رکھتے
ہیں کے وہ ہے‘‘۔ اس لئے ہم یہاں خدا کے وجود کے ثبوت و شہادت پر بحث نہیں
کریں گے۔قدرت کی باریکیوں کا معائنہ کریں (بحوالہ cp. Ps.139:14) جیسے کے
پھولوں کا کھلنا، صاف راتوں میناپنی حد نظرسے بھی آگے تک پھیلا ہوا کھلاآسمان
اور ان گنت ایسے کئی عکس زندگی کے، جنکی منافقت ناقابل یقین ہے۔خدا نہیں ہے
،ایسا سمجھنے کے لئے اور خدا ہے، ایسا سمجھنے سے کہیں زیادہ یقین پر بھروسہ
کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ ہے خدا جس کے بغیر نہ تو کوئی نظام نہ کوئی مقصد
اور نہ ہی اس کائنات کا کوئی آخری جواز ہے۔ اور ایسی ہی بے نظامی ایک منافق
کی زندگی میں جھلکتی ہے۔ اسی کومدنظر رکھتے ہوئے کوئی تعجب نہیں کہ جہاں
پر لوگوں کی نئی مادی دُنیاہی اُنکا خداہے، بہتر انسان الگ درجوں میں خدا کے
وجود پر یقین رکھتے ہیں۔
لیکن ایک عام یقین کے مطابق کوئی بڑی طاقت ہے۔ اور یہ پختہ اعتقاد کہ ہماری
خدمات کے بدلے وہ ہمیں نوازنے والا ہے۔ اس میں بڑا فرق ہے (بحوالہ
Heb.11:6) ہم: اس نقطہ کا بیان ہے

’ ’ یقین رکھیں کہ وہ (خدا) ہے

اور

‘ ‘ وہی انعام دینے والا ہے۔ اُنہیں جو اُسکی جُستجو میں رہتے ہیں

بائبل کا بیشتر حصہ خداکے بندوں کی تاریخ ہے اسرائیل کے بارے مینمتعدد بار یہ بتایا گیا ہے کے اُنکا خداکے وجود کا ماننا اُنکے خدا کے وعدہ پر یقین سے مطابقت نہینرکھتا اور یقین رکھو اپنے دلونمیں کہ خدا ہی مالک ہے جنت کا اور اُسکے نیچے زمین کا اور نہیں کوئی اُس کے سوا، تم اُسکی ہدایات اور احکامات کو اپنے ساتھ رکھو‘‘ (بحوالہ Dt.4:39,40)۔ اسطرح یہی نکتہ اُجاگر کیا گیا ہے۔

بس خداکے وجود کو یو نہی مان لینا اپنے آپ میں خدا کی رضا کا سبب نہیں ہوسکتا۔ اگر ہم سنجیدگی سے مانیں کے ہمارا ایک حقیقی خالق ہے ہمیں اس کے ” احکامات کو ---- اپنے اندر سمونا ہوگا‘‘ ان مضامین کا مقصد یہ بتانا ہے کہ و ہ احکامات کیا ہیں اور کیسے ان کو اپنے اندر سمویا جائے۔ جیسے جیسے ہم خدا کے قوانین کو سمجھنے کی جستجو میں بڑھتے جا ئیں گے ہمیں احساس ہوگا کہ ہمارا خدا کے وجود کا یقین پختہ ہوگیا۔

عقیدہ سننے سے پختہ ہوتا اور یہ خدا کی باتیں سننے سے آتی ہیں (بحوالہ Rom.10:17) اسی طرح Isaiah 43:9-12 میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح ”خدا کی طرف سے مستقبل کے حالات کے بیانات ہمیں یہ جانکاری دیتے ہیں کہ میں ہی وہ ہوں‘‘ (بحوالہ Is.43:13)- مثلاً خدا کا نام میں ہوں اوریہ سچ ہے (بحوالہ Ex.3:14) ۔ راہب پال بیریا نام کے قصبہ میں آئے جواب شمالی یونان میں ہے ۔ ہمشہ کی طرح انہوں نے(خوش خبر) خدا کی شان میں اور اُسکے احکامات کے بارے میں بیان کیا! اُن لوگوں کے بجائے صرف سننے کے اُن کے بیان ،کو راضی خوشی دل و ماغ سے قبول کیا اور اُن احکامات کو آسمانی کتاب میں تلاش کیاحقیقت تک پہنچے۔ اسلئے اُن میں سے بہت سارے ایمان لائے (بحوالہ Acts17:11,12) اُنکے عقیدہ کی وجہ تھی اُنکا کھلا دماغ روزانہ کے معمول اور ترتیب اور ڈھنگ سے اُن احکامات کی بائبل میں تلاش ہے ۔ اس سچّے عقیدہ کاحصول، خدا کی طرف سے دلوں کی اچانک روحانی تبدیلی کی وجہ سے نہیں تھا ۔ جیسا خدا کا کرنا نہیں ہے تو پھر کیا یہ ممکن ہے کے دُنیاکے لوگ فقط کسی اجلاس میں چلے جائیں جیسے کے بلی گراہم کی روحانی مہم یا پھر پینٹا کوسٹل کی روحانی تجدیداور وہاں سے ایمان سے لبریز ہو کر باہر نکلیں؟اس طرح حسب معمول آسمانی کتاب میں ایسی ہی کتنی باتیں تلاش کی گئی ہیں؟ یہ خالی پن نئے عیسائی اپنے بعد کے تجربہ میں پاتے ہیں۔ یہ کمی ایمان (حقیقتہً) کی چونکہ حقیقتہً بائبل کی تلاش پر مبنی ہوتی یقناً ایمان سے دور چلے جانے کا باعث ہے۔

ان مضامین کا مقصد یہ ہے کہ آسمانی کتاب کا مطالعہ اور اُس میں تلاش حق کا ایک ڈھانچہ مہیا کیا جائے ، جسکی وجہ آپ میں عقیدہ پیدا ہو۔ سچے گوسپل کی سماعت

سے لگائو اور اس پر سچا عقیدہ ہی گوسپل کی تبلیغوں میں اکثر سب سے روشن پہلو رہا ہے۔

-۔" زیادہ تر لوگ کورنتھیاں سن کر عقیدہ لائے اور عیسائی ہیں "
(بحوالہ Acts18:8)
(بحوالہ Acts15:7)۔-" لوگ گوسپل کی باتیں سنتے تھے اور یقین کرتے تھے"
(بحوالہ I cor.15:11) -۔" تو سنو ہم تبلیغ کرتے ہیں اور تم ایمان لاتے ہو"
(بحوالہ Lk. 8:11) -۔ اخلاقی حکایات میں تذکرے کئے گئے ہیں وہ خدا کی باتیں ہیں
سرسوں کے پودوں میں نکلنے والا پھول جو حقیقت ہے اور وہی ہے
اس طرح ایمان ذہن کے قبول کرنے سے پیدا ہوتا ہے (بحوالہ LK.17:6) اعتقاد
۔ اعتقاد کی باتیں اور اچھے عقائد (بحوالہ Rom.10:8)،اعتقاد کی باتیں'(بحوالہ 1Tim.4:6)
جو دلوں میں آتا ہے وہی خدا اور اسکی باتوں پر یقین کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے (بحوالہ Gal.2:2 cp. Heb.4:2)۔
-۔راہب جان ہمارے لارڈ کی تحریر کردہ زندگی کے بارے میں کہتا ہے کہ "وہ سچ کہتا ہے (یعنی با لکل سچ) کہ تم ایمان لائو (بحوالہ Jn.19:35) اور اس طرح خدا کی بات کو" سچ" کہا گیا ہے (بحوالہ Jn.17:17) تاکہ اس پر ہم ایمان لائیں۔

یہ عظیم انسان، شاندار جُزہے بائبل کا کہ خدانے ایک انسان پیدا کیا۔انسانی جسم کی شکل میں۔یہ بھی عیسائت کا بنیادی اصول ہے کہ یسوع خد اکا بیٹا ہے۔ اگر خدا کوئی ساخت (جسمانی) نہیں ہے تواس کے لئے ناممکن ہے کہ اس کاکوئی بیٹا ہوتا جو "اُس کی ہئیت عکس "تھا۔ (Heb.1:3) کے " خدا" کے ۔ مزید یہ کہ یہ مشکل ہوگیا کہ ساتھ اس کے رشتے کا تانابانا جوڑا جائے، اگر خدا صرف ہمارے ذہنوں کا ایک خیال ہے، خلا ء میں کہیں گردش کرتی ہوئی روح ہے تواس کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ یہ افسوسناک ہے کہ زیادہ تر مذاہب میں خدا کے سلسلے میں ایسا غیر حقیقی اور ناقابل فہم تصور موجود ہے

خدا حقیقی معنوں میں ہم سے عظیم ہے اور یہ سمجھ لینا چاہیے کہ زیادہ تر لوگوں کاعقیدہ انہیں اس واضح وعدوں پر یقین سے روکتے ہیں کہ کبھی نہ کبھی ہم خدا کو دیکھیں گے ۔ اسرائیل میں خدا کی ہئیت کو دیکھنے کا عقیدہ نہیں تھا (بحوالہ Jn.5:37) جو اس بات کی وضاحت ہے کہ اس کی حقیقی معنوں میں کو ئی شکل ہے ۔ اس قسم کا عقیدہ خدا کو سمجھنے اور اس کی باتو ں پر عمل کر نے سے آتا ہے ۔

’ ’ دلوں میں ایمان پیدا کرو - پھر وہ لوگ خدا کو دیکھ سکینگے(
Matt.5:8)بحوالہ

’ ’ اس کے (خدا کا) نو کر اسکی خدمت کریں گے -- اور وہ اس کا چہر ہ دیکھ
سکیں گے اور اس کا نام(خدا کا) (بحوالہ Rev.3:12) ان کی پشیا ینو ں پر رو شن
ہو گا -(بحوالہ Rev.22:3,4)
اس قسم کی تعجب خیر ا مید اگر ہم اس پر ا یما ن لاتے ہیں تو اس کے اثر ات
ہماری زند گی پر ضر ور پڑ یں گے -
’ ’ تما م انسا نو ں کے ساتھ امن اور تقد س کو ا پنا ئے بغیرکو ئی بھی انسان
لارڈ کو نہیں دیکھ سکے گا ‘‘(بحوالہ Heb.12:14) -
ہم قسم نہ کھائیں ،کیو نکہ اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے ، خدا کے تخت کا وعدہ اور
بحوالہ) ‘‘ وہ اس پر ظاہر ہو گا Matt.23:22) اسے دیکھ سکتے ہیں جیساکہ وہ
موجود (یسوع میں ظاہر ہوگا) اور ہر وہ شخص جس کو اس کا ا نتظا ر ہے خود کو
پاکیز ہ کر ے گا کیو نکہ وہ خود پا کیزہ ہے ‘‘ (بحوالہ1Jn.3:2,3) -

اس زندگی میں آسمانی باپ کا تصور بالکل بے معنی ہو جاتا ہے، لیکن ہم کو مایوس
نہیں ہونا ہے‘ اس ایک زندگی میںآخر اس سے ملاقات ہوئی۔ ہم اسے اپنی آنکھوں
سے دیکھیں مشکوک نظر آتاہے جو ہماری اس کے بارے ذہنی تصویر ہے۔ اس طرح
انسانی دشواریوں کی گہرائیوں کے بارے جاب کو خدا کے ساتھ مکمل رشتے پر
خوشی ہے جس کاا ٓخری دن وہ مکمل طور پر تجربہ کرسکے گا۔

اس طرح جب جسم ختم ہوجائے (یعنی موت کے بعد) کیڑے مکوڑے اس جسم کو
کھا جائیں گے اس وقت بھی میں اپنے گوشت پوست کے ڈھانچے سے خدا کو دیکھ
سکیں ۔؛جسے صرف میں اپنے لئے دیکھ سکوں گا ، اورآنکھیں حیر ت زدہ ہو جایں
گی ، اور اسے دو سرا کو ئی نہیں دیکھ سکے گا ‘‘ (بحوالہJob19:26,27)

اور راہب پال د کھوں اور تکلف کی دوسرئی زند گی کیلئے بے چین ہو گیا :‘‘ اب ہم
اسکو شیشے کے ذریعے ، تا ریکی میںدیکھ رہے ہیں ،لیکن اس کے بعد ہم آمنے
سامنے ہوں ‘‘)بحوالہ(1cor.13:12

خدا کے بارے میںصحیح علم با ئبل کے عقا ئد کے متعدد دوسر ے اہم اہم حصوں
کو ہمارے لئے کھو ل دے گا - لیکن جب کو ئی جھو ٹ بو لتا ہے تو دوسرا جھوٹ
بو لنے پر مجبو ر ہو تا ہے ، اس طرح خدا کے بارے میں جھو ٹا تصور سچا ئی
کے کے نظام میں ر کاوٹ بنے گا جس کے بارے میں مقدس کتابوں میں تذ کر ہ
ہے - ا گر تم ان باتوں سے متفق ہو ، یا کچھ حد تک یہ سننے کیلئے تیا ر ہو تو سو

ال پیدا ہو تا ہے ، کیا تم حقیقت میں خدا کو جا نتے ہو ۔ اب ہم اس کے (خدا) کے بارے میں بائبل کی مز ید با تیں بتائیں گے ۔

اگر خداکاوجود ہے' تو یہ سوچناقطعی درست ہے کہ وہ (خدا)اپنے (خدا) بارے میں کچھ باتیں ضرور بتائے گا ۔ ہم یقین کرتے ہینکہ بائبل انسان کیلئے خداکی وحی ہے، اورا س میں دیکھتے ہیں کہ خدا کی صفت کا انکشاف کیا گیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ خدا کہ اس کے کلا م کو اس (خدا) کی ''بنیاد'' قرار دیا گیا ہے) بحوالہ کیونکہ اگر یہ ہمارے دماغ پر اثر انداز ہوتا ہے تو ہمارے اندر ایک 1) Pet.1:23 (James 1:18; 2 Cor 5:17نئی بات پیدا ہوتی ہے جس میں خد ا کی صفت) بحوالہ کاتصور ہے ، اس لئے جس قدر زیادہ سے زیادہ ہم خود کو خداکے کلام کی طرف راغب کریں کے اور سبق میں اس قدر زیادہ سے ہم اس (خدا) کے بیٹے کے عکس جو خدا کے مکمل عکس کی شکل میں (Rom.8:29کی تصدیق کریں گے۔) بحوالہ ان حقائق کی روشنی میں بائبل کے تاریخی ابواب ، ان باتوں) Col.1:15 ہے)بحوالہ سے بھرے ہینکہ خدانے انسان اور قوموں کو کس طرح سمجھانے کی کوشش کی' اور ہمیشہ ہی ان ہی بنیادوں پر اپنی صفت بیان کی ہے۔
عبرانی میں کسی شخص کا کردار اس کی صفت او ر/ یا اس کے بارے میں اطلاعات کا سرچشمہ ہوتا ہے ۔ جس کی واضح مثالیں ہیں:

یسوع' نجات دہندہ' ہے کیونکہ، وہ اپنے بندوں کو '
Matt.1:21)ان کے گناہوں سے بچائے گا'')بحوالہ
ابراہیم' ='ایک بڑی قوم کا باپ ' 'متعد قوموں' کیلئے اسے'
Gen.17:5)میں نے باپ بنایا')بحوالہ

اس لئے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ خدا کا نا م اور اس کی صفات ہمیں اس (خدا) کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کر سکتی ہیں۔ کیونکہ خدا کی صفت اور مقصد کے بہت سارے پہلو ہیں۔ اصل میں اس کے ایک سے کئی زیادہ نام ہیں۔
اس کے ناموں کا تفصلی مطالعہ/ کا مشورہ عیسائیت قبول کرنے کے بعد دیا جاسکتا ہے خد اکی صفت کے بارے میں مزید معلومات جیسا کہ اس (خدا)کے نا م سے ظاہر ہوتا ہے جو لارڈ کے لئے ہماری پوری زندگی میں کام آئے گا اس کے بعد اس کا تعارف بہت ضروری ہے۔
جس وقت موسیٰ نے اپنی زندگی کے دشوار گزار لمحات کے وقت عقیدہ کو تقویت دینے کیلئے خد اکے بارے میں گہرائی کے ساتھ معلومات حاصل کرنا چاہا تو ایک فرشتہ'' جس نے لارڈ کے نام کا ڈنکا بجایا: لارڈ' لارڈ جو خدا ہے، رحم کرنے والا اور رحمان ہے اچھا ئیوں اور سچائی میں ساتھ دینے والا ہے۔ ہزاروں کے گناہوں کو بخشنے والا، تفریق، مخالفت کرنے والوں اور گناہ گاروں کو معاف کرنے والا اور Ex.34:5-7)وہی ہر قصور کو معاف کرے گا'')بحوالہ
ہر واضح ثبوت ہے کہ خداکے نام اس کی صفات کے برابر ہیں۔ ان میں اس کی موجود گی ثابت کرتی ہے کہ خد اکی صفت ہے۔ اور یہ دلیل پیش کرنا احمقانہ حرکت

کہ روح کا ایک جھونکا ان صفات کاحامل ہے جو ہم جیسے انسانوں سے بھی پیدا کی جاسکتی ہے ۔

خدا نے ایک خاص نام کا انتخاب کیا ہے جس کے ذریعے وہ اپنی مخلوق میں پہچانا اور یاد رکھا جائے گا، یہ ایک خلاصہ تھا اپنے لوگوں کے ساتھ اس (خدا) کے مقصد کا۔

اسرائیلی مصر میں غلام تھے اور انہیں ان کے اندر خد اکے وجود کو تازہ کرنے کی ضرورت پیش آتی موسیٰ کو حکم دیا گیا کہ انہیں خداکے نام سے آگاہ کرو اس طرح سے انہیں مصر چھوڑنے ان سے جس زمین کا وعدہ کیا گیا ہے اس طرف سفر کرنے میں مدد ملے گی)بحوالہ cp. I Cor.10:1) ۔ اس سے قبل کہ ہم عیسائیت قبول کریں اور خدا کی طرف سفر کا آغاز کریں خدا کے نام کے تعلق سے بنیادی اصولوں کو سمجھانا نہایت ضروری ہے

تھا، مطلب یہ کہ ‘ (YAHWEH) خدانے اسرائیل سے کہا کہ اس (خدا) کا نام یہود اللہ میں ہوں اور میں ہوں یا زیادہ صحیح ڈھنگ سے اس کا ترجمہ کیا جائے تو مطلب ہو گا کہ ’ میں وہی ہوں جو میں ہوں)بحوالہ Ex.3:13-15) اس نام میں اس کے بعد تھوڑی حد تک اضافہ کیاگیا: خدانے موسیٰ سے مزید کہا (اضافہ کے ساتھ) تم اسرائیل کی اولادوں کو بتائو ‘ دی لارڈ یہود اللہ (Yahweh) تمہارے آبائو اجداد کا خدا ۔‘ ابراہیم کا خدا‘ اسحق کا خدا اور یعقوب کا خدا-- یہی میرا نام ہے ہمیشہ کیلئے اور میری یاد گار ہے تمام نسلوں کیلئے‘‘)بحوالہ Ex.3:15)

(اس لئے خدا کا مکمل نام ہے ’’دی لارڈ گارڈ‘‘ (خدائے بر تر

پرانا صحیفہ زیادہ تر عبرانی زبان میں لکھا گیا تھا اور ہمارے انگریزی ترجمہ میں بہت ساری تفصیلات شامل نہیں ہیں ایسا اس وقت ہوا جب ” خدا‘‘ کے عبرانی لفظ کا ترجمہ کیاگیا۔ عام عبرانی لفظوں میں سے ایک لفظ ” خدا‘‘ کا ترجمہ’ الو ہم ‘ (Elohim) کیا گیا ہے جس کے معنی عظیم ترین ہے۔ خدا کی یاد گار اس کا نام ہے ، جس کے بارے میں و ہ خود چاہتا ہے کہ اسے (خدا) یاد رکھا جائے اسی لئے عظیم یہود اللہ(YAHWEH ELOHIM)

یعنی

وہ جس کی عظیم ترین گروپ میں شناخت ہو گی

تو اس طرح خدا کا مقصد اپنی صفت اور اپنی اہمیت کو لوگوں کے ایک بڑے گروپ کے سامنے انکشاف کرتاہے۔اس کی باتیں مانتے ہوئے ہم خد ا کی صفات اب اپنے اندر پیدا کرسکتے ہیں کیونکہ بہت ہی محدود طور پر خدا اس زندگی میں اپنے سچے بندوں کے ساتھ خودکو ظاہر کرے گا۔ لیکن خداکا م اس وقت کی پیشگوئی ہے جب یہ زمین اس (خدا) کی جیسی صفت اور فطرت کے حامل لوگوں سے بھرجائے گی)بحوالہ cp. 2 Pet.1:4) اگر ہم خواہش کرتے ہیں کہ خدا کے مقصد سے جڑے

رہیں اور خد اجیسا بنیں تاکہ موت نہ آئے مکمل اخلاقیات کے ساتھ ’ ہمیشہ زندہ رہیں تو ہمیں اس کے (خداکے) نام لئے خود کو ضرور جوڑ لینا چاہئے ایسا کرنے کیلئے عیسائی بنتے ہی اسکا نام حاصل کرنا ہے۔ یعنی کہ عظیم یہود اللہ بحوالہ (Matt. 28:19) میں بھی شامل کرتا ہے، ("Seed") یہ ہمیں ابراہیم کی نسل (Gal.3:27-29) بحوالہ جس نے ہم سے زمین کے ابدی وارثے کا وعدہ کیا ہے (Gen.17:8; Rom.4:13 عظیم ترین ” - ‘ ’(Elohim) کا گروپ جس میں خدا کے نام کی پیشگوئی مکمل ہوئی۔ اس کی مزید تفصیل کے ساتھ مطالعہ 3.4 میں وضاحت کی گئی ہے۔

ابتک اس مطالعہ میں جو کچھ ہم نے پڑھا ہے وہ فرشتوں کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے

جسمانی،شخصی
خدا کے نام سے منسلک
ایسا رابطہ جس سے خدا کی روح اپنی وصیت پوری کرتی ہے۔
اس کی صفت اور مقصد کی روشنی میں۔
اور اس کے بعد اس کا ظہور

ہم نے مطالعہ1.3 میں تذکرہ کیا تھا کہ عبرانی الفاظ میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا لفظ جس کاترجمہ” خدا۔“ سے کیا گیا ہے وہ ’ عظیم (Elohim) ہے جس کے حقیقی معنی بڑا طاقت والا ہے۔ اس طاقت والے کے ساتھ خداکانام منسلک ہے جسے’خداکے نام سے پکارا جاتا ہے کیونکہ وہ اس (خدا) کے قریب ہیں۔ اور یہ سب فرشتہ کہلاتے ہیں۔

لفظ کی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ خدا نے تخلیق (Genesis 1 کتاب پیدائش) بحوالہ کے بارے میں چند احکامات صادر کئے ہیں، اور” ان کا نفاذ ہوا۔ یہ فرشتے ہی تھے جنہوں نے ان احکامات کو نافذ کیا۔
فرشتے جو طاقت میں افضل ہیں، انہوں اس کے (خدا) کے احکامات کو اس کی ” آواز میں فرشتوں نے سنا“ (Ps.103:20 بحوالہ

اس لئے یہ یقین کرلینا چاہیے کہ جب ہم یہ پڑھتے ہیں کہ خدانے دنیا بنائی لیکن یہ بھی اس طرف اشارہ دیتاہے اب Job 38:4-7 کام اصل میں فرشتوں نے انجام دیاتھا۔ میں دنیا کی تخلیق کے تعلق سے جو تذکرہ ہے اسے Gen. 1 یہ بہترین وقت ہے کہ پڑھا جائے:

پہلا دن ''خداکہتا ہے، روشنی ہوجا: اور روشنی ہوجاتی ہے ''

دوسرا دن ''خدا کہتا ہے، پانی کے درمیان فلک تیار ہوجا ۔ اور پانی تقسیم ہوجاتا ہے (زمین پر) اور (بادلوں میں) اور یہ ہوجاتا ہے'' (بحوالہ v.6,7)

تیسرا دن ''خدا کہتا ہے، جنت کا پانی یکجاہو (سمندر اور بحر تیار کرنے کیلئے) اور سوکھی زمین ظاہر ہو '' اور ایسا ہوجاتا ہے (v.9)

چوتھادن ''خدا کہتا ہے،روشنی ہوجا-- جنت میں-- اور روشنی ہوجاتی ہے'' (بحوالہ v.14,15)

پانچواندن ''خداکہتا ہے، چلتے پھرتے جانداروں کو پانی میں لائو--- مرغا مرغی کواُڑیا جائے -- اور خدانے ہر جاندار شئے کی تخلیق کی'' (بحوالہ v.20,21) اور ایسا ہوگیا''۔

چھٹا دن ''خدانے کہا، زمین پر جانداروں---- مویشوں اور رینگنے والے جانداروں کو لائو ---- اور ایسا ہوگیا (بحوالہ v.24)

اسی چھٹے دن انسان کی بھی تخلیق ہوئی۔ خدا کہتا ہے، ہمیں انسان کو اپنی پسند اپنے عکس جیسا بنانا چاہتے(بحوالہ Gen.1:26) ۔ ہم نے ان آیات کے بارے میں مطالعہ 1.2میں تبصرہ کیا ہے۔ فی الحال ہم یہ بتانا چاہتے ہیں '' کہ خداجو یہاں خود کو انسان سے مشابہ نہیں کررہا ہے۔ ہمیں آدمی بنانا چاہئے'' اس سے ایسا لگتا ہے کہ' خدا ایک سے زائدآدمی کا حوالہ دے رہا ہے۔ عبرانی میں '' عظیم (Elohim) کا تجربہ خداسے کیاگیا ہے جس کے معنی زبردست طاقت والا ہوتا ہے جو فرشتوں نے ہمیں اپنے عکس میں تخلیق کیا اور وہ بھی ہمارے جیسے جسم رکھنے والے ہیں جیسے ہمارے ہیں۔ وہ ہماری صفت ہیں، محسوس کرنے والی جسمانی ہئیت اوران میں بھی خداکی صفات موجود ہیں۔

ان معنوں میں فطرت کا حوالہ ان معنوں میں دیا گیا ہے کہ کوئی فرد اپنے جسمانی ڈھانچے کی بنیاد ی حقیقت کو اگر سمجھتا ہے۔ بائبل میں دو قدرت ' کا تذکرہ ہے اس کی باتوں کے مطابق یہ ممکن نہیں ہے کہ دونوں ''قدرت 'ایک ساتھ ہو۔

(خداکی فطرت (مقدس فطرت

(مکمل) گناہ نہیں کرسکتا (بحوالہ Rom.9:14; 6:23 cp. Ps.90:2; Mt.5:48; James 1:13)

1(بحوالہ Tim.6:16 مرنہیں سکتا، یعنی کہ وہ لافانی ہے)بحوالہ
((Is.40:28طاقت اور توانائی سے بھر پور)بحوالہ

یہ خدا اور فرشتوں کی فطرت ہے اور جسے یسوع کو اس کے دوبارہ زندہ ہونے کیلئے دی گئی تھی)Acts 13:34; Rev.1:18; Heb.1:3) بحوالہ - یہ وہ فطرت ہے جسکا ہم سے وعدہ کیا جاتا ہے
(Lk.20:35,36; 2 Pet.1:4; Is.40:28 cp.v 31)

انسانی فطرت

گناہوں میں ڈوبا ہوا)James 1:13-15)بحوالہ

یہ عنوان فطری ذہنت کے ذریعے)بحوالہ Jer.17:9; Mk.7:21-23)

انجام موت ، یعنی فنا ہونے والا) بحوالہ Rom.5:12,17; 1 Cor. 15:22)

بہت ہی محدود توانائی، جسمانی)بحوالہ Is.40:30) اور ذہنی)

بحوالہ)Jer.10:23

یہ تمام آدمیوں کی فطرت ہے اچھے اور برے تمام فطرت رکھنے والے۔ فطرت کا خاتمہ موت ہے)بحوالہ Rom.6:23) - یہ وہ فطرت ہے جو یسوع کی فانی زندگی میں اس کے ساتھ)بحوالہ Heb.2:14-18; Rom.8:3; Jn.2:25; Mk.10:18) -
یہ بد قسمتی کی بات ہے کہ انگریزی لفظ '' فطرت'' اورکردار ہے: ہم اسے ایک جملے میں اس طرح استعمال کرسکتے ہیں کہ جان بہت فراخ دل ہے۔ یہ اس کی فطرت کے معنی میں نہیں ہے لیکن اپنی کازپر کرنا چاہیے۔ جو انسانی فطرت کی طرح ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ فطرت کو ہم اس مطالعہ میں اس طرح استعمال نہیں کررہے ہیں۔

فرشتوں کا ظہور

فرشتے خداکی فطرت کے حامل ہیں وہ گناہ نہیں کرتے اورنہ وہ مرینگے۔ توسمجھ لو کہ گناہ سے موت ہوتی(بحوالہ Rom.6:23) ہے وجود کی شکل میں ہوبہو جسمانی ساخت کے ہوتے ہیں۔اور یہی وجہ ہے کہ جب فرشتے زمین پر آتے ہیں تو وہ آدمی کی طرح نظر آتا ہے۔

فرشتے ابراہیم کے پاس خداکی باتیں بتانے کیلئے آئے ان کا تذکرہ۳ آدمیوں کے گروپ کے طور پر گیا ہے جن سے ابراہیم پہلے تو عام آدمی کی طرح ملے، کیونکہ وہ اسی طرح نظر آرہے تھے: تھوڑا پانی لو، میں تم سے التجا کرتا ہوں، اپنے ہاتھ پیر دھوئو اور درخت کے نیچے آرام کرو(بحوالہ Gen.18:4)

ان میں دو فرشتے شہر سوڈوم (Sodom) میں لاٹ (Lot) کے پاس گئے۔ وہاں بھی انہیں لاٹ (Lot) اور سوڈوم کے شہریوں نے آدمی سمجھا۔ دو فرشتے سوڈوم آئے''۔

لاٹ نے انہیں اپنے ساتھ رات گزار نے کیلئے کہا۔ لیکن سوڈوم کے آدمی اس کے پاس آئے اور دھمکی آمیز لہجے میں کہا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو اتنی رات کو یہاں آئے تھے؟'' لاٹ نے التجا کی'' یہ لوگ بے ضرر ہیں'' ریکارڈ میں بھی انہیں آدمی کہا گیا؛ اور ان آدمیوں نے لاٹ سے کہا--- خدائے بر تر نے ہمیں سوڈوم کو تباہ کرنے کیلئے بھیجا ہے (بحوالہ Gen.19:1,5,8,10,12,13) -

نئے صحیفہ میں ان حادثات کا تذکرہ کیاگیا ہے کہ فرشتے انسانونکی شکل میں ہیں؛'' اس لئے اجنبیوں کی خاطر مدارات کرنا مت بھولو ، کچھ لوگوں نے (ابراہیم اور لاٹ) نے انہیں پہچانے بغیر ان کی ضیافت کی' (بحوالہ Heb.13:2)

جس کے بارے (Gen.32:24جیکب رات بھر ایک اجنبی سے لڑتا رہا) بحوالہ Hos.12:4)مینبعد میں ہمیں بتایا کہ وہ ایک فرشتہ تھا(بحوالہ

دو آدمی سفید چمکتے ہوئے لباس میں یسوع کے دوبارہ ظہور کے موقع پر(بحوالہ Acts1:10اور صلیب پر چڑھائے جانے کے وقت موجود تھے (بحوالہ Lk.24:4) اور یہ فرشتے تھے۔(

-(Rev.21:17تو دیکھو فرشتے اور ایک آدمی میں کس قدر مماثلت ہے(بحوالہ

فرشتے گناہ نہیں کرتے

فرشتے چونکہ خدا کی فطرت کے حامل ہیں' اس لئے وہ مر نہیں سکتے اس کا مطلب ہے ہوا کہ گناہ انسان کو موت کے منہ میں ڈھکیل دیتا ہے۔ اس لئے فرشتے گناہ نہیں کرتے اور وہ نہیں مریں گے۔ یونانی اور عبرانی زبان میں فرشتوں کوپیغام پہچانے والا کہاگیاہے، یہ فرشتے خدا کے ملازم یااس کا پیغام پہچانے والے ہیں۔ جو اس(خدا کے) فرماں بردار ہیں۔ اس لئے ان کے بارے میں یہ سوچنا ناممکن ہے کہ ان سے گناہ سرزد ہوگا۔ اس طرح یونانی لفظ اجیلوس (aggelos) جس کا ترجمہ فرشتہ سے کیا گیا ہے تو اُس لفظ کا ترجمہ پیغام پہچانے والا بھی ہے ۔ جب انسان اور اس کے پیغام پہچانے والے (Mt.11:10)کا تذکرہ ہوتا ہے۔ یعنی راہب جان اور وہ افراد جنہوں نے (Lk.9:52یسوع کے پیغام پہچانے والے (بحوالہ (Lk.7:24) کیلئے جاسوسی کی تھی۔ یعنی یہ ممکن ہے کہ " فرشتے' (James 2:25)(بحوالہ انسانی پیغامبر کی شکل میں گناہ کرسکتے ہیں۔
مندرجہ ذیل اقتباسات واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ تمام فرشتے (ان میں صرف چند نہیں)اپنی فطرت سے ہی خدا کے فرماں بردار ہیں اور اس لئے وہ گناہ نہیں کرسکتے ہیں۔

’ ’ لارڈ نے جنت میں اپنا تخت تیار کیا اور اس کی اقلیم پرا س کی حکومت تھی
ورزی کوئی نہیں کرسکتا تھا) لارڈ کی خلاف (یعنی جنت میناس کی
مہربانیوں کے نتیجے میں اس (خدا) کے فرشتے جو زبردست طاقت کے
مالک ہیں اس کے احکامات بجالائے اور اس (خدا) کی باتیں ان کے ذریعے سنی
مہربانیوں کے نتیجے میں تمام فرشتے مہربان کی گئیں۔ لارڈ
تھے“ تھے، یہی اس (خدا) کے وزراء تھے جو اسے خوش رکھتے
-(بحوالہ Ps.103:19-21)

’ ’ (بحوالہ اس کی حمد کرتے تھے، تمام فرشتے --- اس کے مہربان“ Ps.148:2)

” یہ فرشتے کام کرنے والی روحیں نہیں ہیں۔ اور ان لوگوں کی (ایمان والوں
کیلئے)خدمت کے لئے انہیں بھیجا گیا جونجات کے جانشین ہونگے؟“
(بحوالہ Heb.1:13,14)

لفظ ” تمام کی بار بار تکرار سے پتہ چلتا ہے کہ فرشتے دو گروپوں میں تقسیم نہیں
ہوئے ہیں جن کے بارے میں کہا گیا ہے ایک گروہ اچھا اور دوسرا گناہ گار
گروپ ہے۔ فرشتونکی فطرت کواچھی طرح سمجھنے کی اہمیت ہی ان پر یقین اور
انکی فطرت میں شامل ہونے کا انعام ہے،“ وہ لوگ جو قابل احترام سمجھے جاتے
ہیں جوگناہ نہینکرتے ہیں--- نہ و ہ کبھی مرسکتے ہیں وہ لوگ فرشتوں کے برابر
ہیں (Lk.20:35,36) -- ” موت یہ سمجھنا بہت بڑا نکتہ ہے۔ فرشتے مر نہیں سکتا!
۔ اگر (بحوالہ Heb 2:16 Diaglott margin) فرشتوں کو اپنی آغوش میں نہیں لیگی
فرشتے گناہ کرسکتے تو وہ لوگ جنہیں انعام کیلئے قابل احترام سمجھا گیا تھا یسوع
کی واپسی کے بعد بھی گناہ کرسکتے ہیں۔ اور یہ گناہ موت کی آمد کا ذریعہ ہے
اس کے بعد ان کی کوئی ابدی زندگی نہیں ہے اگر ہم سے گناہ (بحوالہ Rom.6:23)
ہونے کا ڈر ہے تو ہمیں مرنے کابھی خطرہ ہے۔ اس طرح اگر فرشتے گناہ کریں
گے تو ابدی زندگی کیلئے خداکا وعدہ بے معنی ہو جائیگا۔ دیکھ لو ہما ر ا انعام فر
شتو ں کی فطرت کو ا پنا نے کے بعد ہی ملے گا ۔ فر شتو ں کے حو ا لہ
سے ظا ہر ہو تا ہے کہ فر شتو ں کی کو ئی کٹیگری نہیں (بحوالہ Luke 20:35,36)
ہے یعنی کہ اچھے یا گنا ہ گا ر ۔ اور اس طرح فر شتو ں کی صرف ایک کٹیگری
ہے ۔
اگر فر شتے گنا ہ کر سکتے ہو تے تو خدا ہما ری زند گی اور ہمارے معاملا ت
میں کوئی بھی د خل اندازی کے قا بل نہیں ہو تا ۔ اس طر ح اس (خدا) نے یہ ا علا
ن کر دیا کہ وہ اپنے فر شتو ں (بحوالہ Ps.103:19-21) ۔ کے ذریعے کا م کرتا ہے
انہیں خدا نے حقیقی معنو ں میں روحوں سے بنا یا ہے کہ وہ (خدا) اپنی روح کی
طا قت سے ہر مقصد کی تکمیل کر سکے اور یہ کام فر شتے کر تے ہیں
(بحوالہ Ps.104:4) عیسائیوں ۔ ناممکن ہے گے اس طر ح وہ نا فر ما بر دا ر ہوں ۔

کو خدا کی اقلیم لئے روزآنہ عبا دت کر نا چا ئے تا کہ یہ اقلیم زمین پر آئے اور اس
کی وصیت پو ری ہوتی جس طرح جنت مینپوری ہو ئی ہے (بحوالہ Mt. 6:10)
۔اگر خدا کے فر شتے جنت میں گنا ہ کا ارتکاب کر تے تو اس (خدا) کی و صیت کا
وہا ں پو ر ی طر ح عمل در میں نہیں ہو سکتا تھا ۔ اور اس طرح خدا کی مستقبل
کی اقلیم میں بھی یہی صور تحا ل ہوسکتی ہے ۔ دنیا میں جہا ں گنا ہ گاروں اور فر
ماں بردا روں کے درمیان جنگ چل رہی ہو وہا ں امن و سکو ن ۔ بہت مشکل ہے
لیکن ایسا نا مکن بھی نہیں ۔

لیکن۔۔؟
متعدد ، عیسا ئی وچرچ یہ سو چتے ہیں کہ فر شتے گناہ کر سکتے ہیں اور گنا ہ گار
فر شتے مو جو د ہیں جوزمین پر گنا ہ اور مسا ئل کے ذمہ دار میں ۔ ہم اس غلط
فہمی کے بارے میں مطا لعہ 6 . میں مکمل طو ر پر گفتگوکرینگے۔ فی الحال ہم
مند رجہ ذل نکات پیش کررہے ہیں:۔

یہ ممکن ہے کہ ہما ری تخلیق سے قبل بھی کوئی تخلیق ہو یعنی جیسا کہ جینیسس۱
(Genesis 1) مینریکارڈ کیا گیا ہے یہ نہ قا بل فہم ہے کہ مو جود ہ فر شتو ں میں
جو اچھا ئی اور برا ئی سمجھنے کی مکمل صلاحیت موجود ہے (بحوالہ Gen.3:5)
اس زندگی میں اس قسم کی صورتحال سے گزر رہے ہیں ۔کچھ لو گ جو اس عمر
کوپہنچے جب وہ گنا ہ نہیں کر سکتے ہو ں لیکن یہ ممکن نہیں ہے ، لیکن یہ سب
خام خیالیاں ہیں جو ہر آدمی یہی سوچنا چاہتا ہے ۔ بائبل ہم سے کہتی ہے کہ ہم
موجودہ صورتحال کے با رے میں جو جاننا چاہتے ہیں وہ فرشتے ہیں اور گناہ نہیں
کرتے تمام فرشتے خدا کے فرمانبردار ہیں۔

’ ’ جنت میں کوئی گناہ گار نہیں ہوتا۔‘‘ اس کا مطلب ہے خدا خالص دیکھنے والا
ہے وہ برائی سے دور ہے‘‘ (بحوالہ Hab.1:13)اس طرح کی صورتحال میں
Ps.5:4,5 میں وضاحت کی جاتی ہے: شیطان اس سے نہیں ٹکرا سکتا ہے۔ اور کسی
احمق کی خدا کی جنت میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ خدا کی جنت مینفرشتوں کے ذریعے
اس (خدا) کی نافرمانی اس کے بالکل منافی ہے جو باتیں ان اقتباسات میں بتائی گئی
ہیں۔

یونانی لفظ فرشتہ جس کا ترجمہ پیغامبر سے کیا گیا ہے جو انسانوں سے مماثلت
رکھتا ہے جیسا کہ ہم نے بتایا ہے ۔ اس قسم کے انسانی پیغامبر بے شک گناہ
کرسکتے ہیں۔

۔اور یہ شیطان ہیں، گناہ گار بندے جو زندگی کے ہر منفی پہلو کے ذمہ دار ہیں اور
جو کفر پریقین رکھتے ہیں۔ اس طرح کفر کی ترکیبیں عیسائیت کے لئیے تشویشناک
ہینجو عیسائیت میں داخل ہوچکی ہیں۔

- چند مٹھی بھربائبل کے ایسے اقتباسات ہیں جن سے گناہ گار فرشتوں کی موجودگی کے بارے میں غلط فہمی پیدا ہوسکتی ہے۔ انہیں ایسی کتابوں میں دیکھا گیا ہے جو ناشرین کے پاس دستیاب ہیں اور جن کے عنوان ہیں' شیطان کی تلاش 'اس قسم کے اقتباسات کو بائبل کی تعلیمات کی دولت کی مخالفت کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے جو اس وقت موجودہے۔

۱۔ خدا میں اپنے ایمان کومضبوط کرانے میں سب سے زیادہ کیا مددگار ہے ؟
اے۔ چرچ جانا
بی۔ عبادت گزاری کے ساتھ بائبل کا مطالعہ
سی۔ عیسائیوں سے گفتگو کرنا
ڈی ۔قدرتی منظر دیکھنا

۲۔ مندرجہ ذیل میں خدا کیلئے سب سے زیادہ کون سی درست وضاحت ہے؟
اے۔ ہمارے ذہن میں صرف ایک خیال
بی۔ ماحول میں روح کی موجودگی
سی۔ خدا کا وجود نہیں ہے
ڈی۔ ایک حقیقی مادہ پرست شخص

۳۔ خدا ہے
اے۔ ایک اتحاد
بی۔ تثلیث
سی۔ ایک میں بہت سے خدا
ڈی۔ کسی بھی طرح سے اس کی ناممکن وضاحت

۴۔ خدا کا نام 'یہود اللہ ' کے کیا معنی ہیں ؟
اے۔ وہ جو ہو گا
بی۔ وہ جو طاقت وروں کے ایک گروپ میں ظاہر ہوگا
سی ۔ایک عظیم ترین
ڈی۔ طاقت

۵۔ لفظ فرشتے کے کیا معنی ہیں؟
اے۔ آدمی جیسا
بی۔ پروں جیسے بازو والا
سی۔ پیغامبر
ڈی۔ معاون
۶۔ کیا فرشتے گناہ کر سکتے ہیں ؟
اے۔ ہاں
بی۔ نہیں

مطالعہ ۲: خدا کی روح

2.1: خدا کی روح:وضاحت

چونکہ خدا یک حقیقت ہے اور س کا وجود ہے اس لئے وہ محسوس کرتا ہے اور اس کے جذبات ہیں، یہ توقع کی جاسکتی ہے اس کہ وہ کسی بھی طرح سے اپنی خو ا شیا ت اور احسا سا ت ہما ر ے سا تھ با نٹ ر ہا ہے اس کی ا و لد دو ں کی ہما ر ی ز ند گی میں بہت ا ہمیت ہے جن میں اس کے کر دار کی جھلک نظر آ تی ہے خدا یہ سا ر ے کا م اپنی رو ح کے ذر یعے ا نجا م د گیا ہے ا گر ہم خدا کے با ر ے میں جا ننے کی خو اہش کر یں اور اس کے سا تھ سر گر م ر شتہ ر کھتے ہیں تو

ہمیں یہ سمجھنے کی ضر ورت ہے کہ خدا کی رو ح کیا ہے - اور یہ کس طر ح یہ اتنا آسا ن نہیں ہے کہ لفظ ’’روح کے کیا معنی ہو تے   سے کا م کر تی ہے -

ہیں اس کی مکمل طو ر پر و ضاہت کی جا سکے ۔ مثا ل کے طو ر پر اگر آ پ کسی شا دی میں جا تے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ آپ کا یہ تقصر ہ ہو ؛؛ و ہا ں کیا خو ش و خر و ش تھا ؛؛ اس سے آپ کا مطلب یہ ہو تا ہے کہ ما حو ل بہت ا چھا تھا ؛؛ کس طر ح سے بھی شا دی میں سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا ؛؛ ہر کو ئی بہتر ین لبا س پہنے ہو ے تھا ؛ کھا نا اچھا تھا ؛ لو گ ایک دو سر ے سے بڑئی خو ش اخلا قی کے سا تھ گفتگو کر رہے تھے ؛دلہن بہت خوبصورت لگ رہی تھی و غیرہ وغتر ہ ۔ یہ تما م مختلف با تیں شا دی کی رو ح (جو ش وخر و ش) کہلہ تیں ۔ اس طر ح خدا کی رو ح میں اس کے بارے میں ہر با ت تفیل سے ظا ہر کر تی ہے ،عبرانی کا تر جمہ پرانے صحیفہ مینسائنسـ ـ ۔ ' یاطا قت سے کیا گیا) (spirit لفظ روح ہے ، اس طر ح خدا کی رو ح اس ی سا نس ہے ' جو خدا کا جُز ہے اور اس کے ذہن کی عکاسی کر تا ہے ۔ ہم ایسی مثا لیں دیں گے کہ کس طر ح سے لفظ' روح' کا استعمال کسی کے ذہن کو رو شن کر نے یا سمجھانے کیلئے مطالعہ 4.3 میں کیا گیا ہے ۔ وہ یہ کہ رو ح کا حوالہ خدا کی صرف طا قت سے نہیں دیا گیا ہے ۔ جیسا سے پتہ چلتا ہے ' وہ یہ ہے " خدا کی روح کی طاقت''۔ Rom. 15:19 کہ

بائبل کی یہ عام تعلیم ہے کہ ایک آدمی جو سوچتا ہے وہ اپنی ہرکات اورسکنات ہماری ہرکات و (Prov.23:7; Matt.12:34سے ظاہر کرتا ہے (بحوالہ سکنات سے ظاہر ہونے والے اندازے اسکی تعریف کرتے ہیں۔ ہم کچھ سوچتے ہیں اور وہ کرتے ہیں۔ اس سے کہیی زیادہ شاندار طریقہ سے خداکی روح ظاہر ہوتی ہے، خدا کی روح بھی وہی ہے، یہ وہی طاقت ہے جس کے ذریعے وہ (خدا) اپنی ضروری باتوں ، اپنے حکامات اور مقصد کو ظاہر کرتاہے ، خدا سوچتا ہے اور اس کے بعد وہ کرتا ہے۔ " جیسا کہ میں نے سوچا، تو ایسا ہونا چاہیے، اور جیسا کہ میرا کو ئی مقصد ہے، تو وہ برقرارکھا جاتا ہے'' (بحوالہ Is.14:24) ۔

خدا کی طاقت

متعدد اقتباسات میں خدا کی روح کی اسکی طاقت کے ساتھ واضح طور پر شناخت کی گئی ہےکائنات کی تخلیق کے لئے، ''خدا کی روح پانی سطح پر نمودار ہوتی تھی'' اور خدا سے کہا تھا،روشنی ہوجاتے: اور روشنی ہوگئی تھی ۔ (Gen.1:2,3) ''
۔

خدا کی روح ایسی طاقت تھی جس کے ذریعے یعنی کہ روشنی کا وجود عمل میں آیا'' اپنی روح کے ذریعے اُس نے جنت بنائی ، اس کے ہاتھوں شرارت سے بھر پور اژدہا بنایا گیا ہے ۔(بحوالہ Job 26:13) اور لارڈ کے حکم سے جنت بنائی گئی ، " ۔ اسکی سانسوں سے تمام جنّتی آئے (بحوالہ Ps.33:6) خدا کی روح کی اس طرح ۔ سے و ضاحت کی گئی ۔

اس کی سانس

اس کی آواز

اس کے ہاتھ

یہی اسکی طاقت تھی جس کے ذریعے یہ تمام چیزیں بنانے میں کامیاب ہوا۔ اس
،جو اسکی Jn.1:13)طرح اس کے خدا کی مرضی سے دوبارہ اُٹھیں گے۔ (بحوالہ
۔ اس کی خواہش پر عمل اس کی روح کے (Jn.3.3-5)روح کے ذریعے ہوگا (بحوالہ
ذریعے ہوگا ۔ تمام قدرتی تخلیقات کا جو تذکرہ کیا گیا ہے، اس کے بارے ہمیں اس
طرح بتایا گیا ہے، " تونے اپنی روح کو بھیجا، اور ان کی تخلیق ہوئی : اور (اس
۔ یہ روح/طاقت (Ps.104:30کے بعد) تونے زمین کو نئی مشکل عطا کی''(بحوالہ
تمام چیزوں کو ختم بھی کرسکتی ہے، جس طرح ان کی تخلیق کی ہے۔ یہ سوچنا
بہت آسان ہے کہ حادثات سے بھر پور زندگی خدا کی روح کی سرگرمی کے بغیر
ہی آگے پڑھتی رہے گی۔ جب ایک ایسا آدمی ہے جو اپنی اس زندگی سے پریشان
ہوگیا تھا، اسے دوسرے پیغبر نے خد ا کی روح کے بارے میں یاد دہانی کرائی:
''اگر وہ (خدا) روح اور اپنی سانس اس کے اندر داخل کر دے ۔ پورا جسم ایک ساتھ
-(Job 34:14,15سڑگل جائے گا،اور آدمی پھر دھول میں تبدیل ہو جاے گا''(بحوالہ

ہم مطالعہ 4,3 میں دیکھتے ہیں کہ ہمیں اور تمام جانداروں کو جو روح عطا کی
گئی ہے اس پر ہماری زندگی کا دارو مدارہے ۔ ''ہم زندگی کی روح کے ذریعے
ہماری پیدائش کے) .Gen.7:22 A.V. mgسانس لیتے ہیں '' جو ہمارے اندر(بحوالہ
۔یہی اس کو بناتی ہے ''تمام Ps.104:3; Gen.2:7)وقت خدا نے ڈالی ہے(بحوالہ
۔ کیونکہ خدا Num. 27:16 cp. Heb.12:9)جانداروں کی روح کا خدا''(بحوالہ
زندگی کی طاقت ہے جو تمام تخلیقات پر قادر ہے' اس کی روح ہر جگہ موجود ہے
۔داؤد یہ تسلیم کرتا ہے کہ اس خدا کی روح اس کے اندر موجود ہے جہاں کہیں بھی
وہ گیا تھا ' اور اس کے ذریعے روح کی طاقت کے دریعے وہ (خدا)داؤد کے ذہن
اور سوچ و فکر کے ہر پہلو کو سمجھ لیتا تھا ۔اس طرح خدا کی روح تصوران
معنوں میں ہے کہ وہ ہر جگہ موجود ہے جبکہ وہ (خدا)جنت میں موجود ہوتا ہے ۔

''توبہتر طور پرمیرے اٹھنے بیٹھنے کے بارے
میں جانتا ہے ' توسمجھ سکتا ہے میرے تمام
خیالات کو ------- میں کہاں بچ کے جاسکتا ہوں تیری روح سے؟
تمام انسانوں کیلئے--- میرے ساتھ میں کہا ں بچ
کے جا سکتا ہو ں تیری روح سے؟
میں اپنے وجود سے کہانبھا گ سکتا ہو ں ؟ اگر میں سمندر کی گہرائی
میں بھی چلا جا وں ؛
وہا ں بھی تیر ا ہا تھ (رو ح کے ذر یعے) مجھے پکڑے گا '' (
-(Ps.139:2,7,9,10بحوالہ

مقدس روح

ہم نے خدا کی رو ح کے بہت بڑے نظر یے کو سمجھ لیا ہے ؛یہ اس کا ذہن اور
اس کا مقصدہے ،اور طا قت بھی جس کے ذر یعے وہ اپنے خیا لا ت کے ذریعے تما

م کا م کر تا رہتا ہے ‘‘۔ جس طرح کوئی آدمی اپنے دل میں سوچتا ہے ‘‘اسی طرح وہ
اور اس طرح خدا کے اپنے خیالات ہیں ‘ وہ خود Pro.23:7) بھی سوچتا ہے (بحوالہ
، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خدا کی شخصیت نہیں Jn.4:24)اپنی روح ہے (بحوالہ
ہے۔ہماری مدد کرنے کیلئے خدا کی روح موجود ہوتی ہے ’’ہم اکثر اس کی مقدس
روح‘‘ کے بارے مینپڑھتے ہیں ۔

A.V. مقدس روح کے بارے میں نئے صحیفہ میں خاص طور پرتذکرہ کیاگیا ہے۔
کا استعمال کیا گیا ہے لیکن اس کا تر (Holy Ghost)‘‘ کے ضوا بط میں مقدس آتما
جمہ ہمیشہ ’’مقدس روح ‘‘کے طورپر واضح کیا گیا ہے ‘ ‘یہ پرانے اقتباسات ’’خدا
سے واضح Acts 2 کی روح ‘‘یا’’لارڈ کی روح ‘‘کے برابرہے ۔ان اقتباسات جیسے
ہوا ہے جس میں یہ کہاگیاہے کہ راہبوں کے قید کے زمانے مینمقدس روح ان پر
نازل ہو رہی تھی۔ پیٹر نے وضاحت کی ہے کہ جوئل کی یہ پیشگوئی سچ ثابت
ہوتی ہے۔ جس میں وضاحت ” میری (خداکی) روح ‘‘ کے نازل ہونے کا تذکرہ کیا گیا
میں کہا گیا ہے کہ یسوع ” مکمل Lk. 4:1 ۔ ایک بار پھر Acts 2:17) ہے)بحوالہ
مقدس روح کے ساتھ‘‘ ار دن سے واپس آیا؛ بعد میں اسی باب میں یسوع نے ان
باتوں کی تکمیل کے بارے مینبتایا جن کا تذکرہ عیسائیہ 61 : میں کیا گیا ” خدا عظیم
کی روح میرے اند رسرائت کرتی ہے۔‘‘ دونوں حالات میں (اور دوسرے کئی
معاملات میں) مقدس روح کو پرانے صحیفہ میں ‘‘ خدا کی روح ‘‘ سے تعبیر کیا گیا
ہے۔‘‘

اب آپ دیکھیں کہ مقد س روح کا خدا کی طاقت سے مندرجہ ذیل اقتباسات میں کس
طرح موازنہ کیا گیاہے:
مقدس آتما (روح) اس پر(مریم) پر آئے گی، اور اس برتر کی طاقت اس پر ’’
Lk.1:35)غالب آجائے گی ‘‘ (بحوالہ

۔مقدس روح کی طاقت--جو عظیم ترین طاقت کا نمونہ اور عجوبہ ہے، جوصرف
(Rom.15:13,19 خدا کی روح کی طاقت ہی ہوسکتی ہے‘‘(بحوالہ

1(Thess. ۔ہماراگوسپل (تعلیم) آیاطاقت، اور مقدس روح کی شکل میں‘‘ (بحوالہ
1:5

۔مقدس روح کے جو وعدے اپنے شاگردوں سے کئے گئے ہیناس میں انکی
موجودگی کے بارے میں کہاگیا ہے‘‘ اس کی عظیم ترین طاقت کو
Lk. 24:49۔)سمجھو‘‘(بحوالہ

یسوع نے خود کو" وقف کر دیا تھا۔ مقدس روح اور اس کی طاقت کیلئے "
10:38 بحوالہ) (Acts

پال اپنی تعلیمات ذریعے خدا کی طاقت کے مظاہرے کے ساتھ بھرپور مدافعت کر سکتا ہے ؟ "میری تقریر اور میری تعلیم --- روح اور اسکی طاقت کا مظاہرہ تھی "
1(بحوالہ) Cor. 2:4 -

ہم نے خدا کی روح کی وضاحت اس کی طاقت خیالات اور احکامات سے کی ہے ،جس کے بارے میں وہ اپنے کام سے جو اس کی روح انجام دیتی ہے سب کچھ ظاہرکرتی ہے ۔ہم نے سابقہ ابواب میں یہ بتایا ہے کہ خدا کی روح کی سر گرمیوں کو کائنات کی تخلیق میں کس طرح دیکھا گیا "اپنی روح کے ذریعے اس نے جنت تشلیل دی "(بحوالہ Job 26:13) اور خدا کی روح پانی کی سطح پر نمودار ہوئی اور Gen.1:2 - اب ہم یہ پڑھتے ہیں کہ "خدا کے موجودہ تخلیق عمل میں آئی(بحوالہ Ps. 33:6) کلام سے دنیا بنی تھی(بحوالہ ، جیسا کے کتاب پیدا ئش میں تذکر ہ کیا گیا ہے کہ " خدا نے کہا " چیز وں کی تخلیق ہو نا ہے ' اور یہ سب ہو گئیں۔خدا کی روح ،اس طر ح سے اس کے کلا م میں پو ری طرح سے نظر آئی ہے ۔ٹھیک اسی طرح سے جیسے ہم اپنے خیالات اورخواہشات کااظہارکرتے ہیں ۔ حقیقی معنوں میں بہت ہی صحیح ڈھنگ سے " ہم "اس کو ظاہر کر سکتے ہیں ۔ یسوع نے بڑی دانشمندی کے ساتھ اشارہ کیا ہے "فراوانی کے ساتھ دل (دماغ)کی باتیںآدمی کے منھ سے نکلتی ہیں"(بحوالہ Matt.12:34) اگر ہم اپنی باتوں پر قابوں پاسکتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں اپنے خیالات کو قابو میں رکھنا ہے۔ خدا کی باتیں اُس وقت' اس کی روح یا خیالات کی عکاسی کرتی ہیں۔ یہ اس کی عنایت ہے۔بائبل میں اس کی باتیں تحریرکردہ میں 'کہ ہم خدا کی روح اور اس کے خیالات کو سمجھ سکیں ۔ خدا نے تحریری طور پر تخلیقی تحر یک کے طریقے سے اپنی روح کے اظہار کا معجزہ دکھایا ہے ۔یہ ضابط کی بنیاد لفظ" روح"پر مبنی ہے :-
IN-SPRIT-ATIONروح ۔میں۔تحریک

روح'کے معنی "سانس "یا سانس لینے کے ہیں " تحریک "کا مطلب "سانس لینے ' "مینمضمرہے ۔اس کے معنی ہیں کہ وہ الفاظ جو لوگوں نے لکھے تھے خدا کی " تحریک "کے زور پر تھے جو وہ خدا کی روح کی باتیں تھیں ۔ پال نے تموتھی کی ہمت افزائی کی کہ وہ بائبل کے ساتھ اپنی مانوسیت کو نہ گنوائے جس سے وہ اس حقیقت کو بھول جائے گا یہ خدا کی با تیں ہیں ۔ اور اس کے بعد وہ تمام باتیں بتائیں جن کی ضرورت ہمیں خدا کی سچی معلوما ت کیلئے پڑتی ہے :-

’’تو نے بچپن سے ہی مقدس اسلامی کو پڑھا ،
جس نے تجھے بچانے کیلے عقل تعلیم عطا کی اور
یہ عقیدہ کے ذریعے ہی حا صل ہوا جو سیوع میسح
میں موجود ہے ۔تمام اسلامی کتابیں خدا کی تخلیقی
کے ذریعے بھیجی گئی ہیں اور عقیدہ ‘ثبوت ‘اصلاح
کیلے سو دمند ہیں ‘ ہر معنوں میں تمہارے لئے :کہ خدا
کا بندہ ہو سکتا ہے کہ صحیح (مکمل) ہو ،مکمل طور
پر ہر چیزسے آراستہ (ہر طرح سے آراستہ ، N.I.V)
اپنے تمام اچھے کا موں کیلئے‘‘(بحوالہ 2 Tim. 3:15-17

اگر تحریک شدہ عقیدہ اس قسم کی مکمل معلومات فرہم کرتا ہے تو خدا کی حقیت سے ہمینانکار کر نے کیلئے کسی داخلی روشنی کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن خدا کے بارے میں اپنی معلومات کے سلسلے میں کتنی بارلوگ اپنے ہی خیالات اور تجربات کے بارے میں شک و شبہات میں مبتلاہیں کہ اگر خدا کی تحریک کی باتیں عقیدہ کے ذریعے قابل قبول ہیں تو وہ عیسایت کی زندگی میں کسی فردکیلئے مکمل راہ مشعل ہیں اس لئے ہماری زندگی میں کسی اور صحیح طاقت کی ضرورت نہینہے ۔ اور ایسی کو ئی ضرورت ہے ۔، تو خداکی باتوں ہم نے مکمل طورپر آراستہ نہیں کیا ہے جیساکہ پال نے وعدہ کیا ہے کہ ایسا ہوگا ۔ اپنے ہاتھو ں میں با ئبل کو پکڑواور یقین کرو کہ حقیقی طورپر خداکی روح کی بات میں کچھ سچا عقیدہ ہے۔ اسرائیلیوں کی طرح جیساکہ آج زیادہ تر عیسائی ،خدا کی کہی ہوئی باتوں میں کا بڑی Heb.4:2 اس لئے زیادہ دلچسپی لیتے تھے ۔ ہم سبھوں کو ضرورت ہے کہ ہوشیاری کے ساتھ مطالعہ کریں :۔

’’ہمارے اندر گوسپل کی تعلیمات موجود تھیں
اور اس طرح ان کے (اسرائیل تاریکی کے دورمیں)
اندر بھی : لیکن خدا کی تعلیمات سے ان کو فائدہ
نہیں ہوا ، اور انہوننے جو کچھ سنا اس پر ان کو عقیدہ
نہیں آیا ‘‘

خدا کی روح کی باتوں میں مکمل اعتماد کے بجائے جوانہیں ملی تھیں انہوں روحانیت کامختصر راستہ اپنانے میندلچسپی لی اس کی وجہ یہ تھی کہ اچانک ہمارے اوپر نیکی کی طاقت حاوی ہو جاتی ہے ،جو ہمیں خدا کو قبول کرنے پر مجبور کرتی ہے بجائے اس کے خداکی باتوں پر یقین کرنے کے بجائے ہم اپنی زندگی کو تکلیف دیں اور خدا کی روح کو ہمارے دلوں کومنور کرنے کا موقع ملے ۔

خدا کی باتوں میں موجود زبردست روحانی طاقت کو قبول نہ کر نے سے زیادہ تر
''عیسائی ''یہ سوال کرنے پر مجبور ہو گئے کہ تمام الہامی کتابیں مکمل طور پر خدا
کی تخلیقی تحریک ہیں ۔ ان لوگوں نے یہ کہا کہ ہم نے جتنا کچھ بائبل میں پڑھا ہے
وہ سب ایک عقلمندبوڑھے آدمی کی نجی رائے ہے ۔ لیکن پیٹر نے اس غیر منطقی
عذ ر کو بڑے موثر ڈھنگ سے غلط ثابت کردیاہے ۔

ہمارے پاس پیغمبر ونکی بتائی ہو ئی باتیں ہیں''
اور تمینان باتوں پر دھیان دیناچائے--- اس
سے کہینزیادہ تمہیں سمجھ لینا چاہیے۔
یہ بہت اہم ہے) کہااسلامی کتابوں کی پیشگوئیاں)
پیغمبروں کی اپنی خام خیا لیاں نہیں تھیں ۔ پیشگوئی
کیا جاناٹھیک اس طرح ہے جیسے کوئی آدمی خدا
کی باتیں بولتاہے کیونکہ اس کے ساتھ
مقدس روح ہو تی ہے'' (بحوالہ2 Peter 1:19-21 N.I.V.

ہمیں ان سب با تو ں سے بالا تر ہو کر یقین کرنا چایئے کہ بائبل تحریک ہے۔

بائبل کے مور خین

الہامی کتابوں کی مکمل تخلیقی تحریک پڑ اعتقاد اس لئے بہت ہی اہمیت کا حامل
ہے ، وہ لوگ جنہوں نے بائبل لکھی تھی ان کے ساتھ روح تھی جس نے انہینتحریک
دی تھی ، اس لئے ان کی باتیں ان کی اپنی نہیں تھیں ۔اس لئے خدا کی بات ہی سچ
ہے(بحوالہ Jn.17:17 2 بحوالہ)جو ذہنوں کی اصلاح کرتی ہیں(Tim. 3:16,17) ،
یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ زیادہ تر لوگوں کو سچ کو غلط قرار دئیے جانے پر
تکلیف ہوتی ہے۔ دہرآشوب میں پیغمبر کو خدا کی ان باتوں کو بتانے میں جن سے
انہیں تحریک ملی تھی سخت مخالفت کا سامنا ہوا تھا، اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا
کہ ان باتوں کو ریکارڈ میں نہیں رکھا جائے گا اور نہ ہی ان باتوں کی تشہیر ہوئی
جوا ن پر نازل کی گئی ہیں۔ لیکن چونکہ خدا کی باتوں کی تحریک انسانی خواہش
کے بجائے خدا کا فرمان تھیں، اس لئے اس نے " مقدس روح نے'' اس کو مکمل
کیا کیونکہ اس کے علاوہ دوسرا کوئی راستہ نہیں تھا ۔ " میری روز محالفت ہوئی
اور میرا مذاق اڑایا گیا --- اس کے بعد میں نے کہا میں اس کا تدکرہ نہیں کروں گا
اور نہ ہی اس کا نام لوں گا۔ لیکن اس کی باتیں میر ے دل میں تھیں جیسے کہ
بھڑکتے ہوئے شعلے ہڈیوں میں جذب کردئیے گئے ہوں، اور میں ضبط سے کا م
لینے کے سلسلے میں بہت پریشان تھااور میں کچھ نہیں کرسکتا تھا''
(بحوالہJr.20:7,9) -

اگر یہ لوگ تھوڑا بہت بھی تحریک سے متاثر ہوتے تو ہمیں سچی باتیں یا خدا کی
باتیں بتانے میں زیادہ دشواری نہیں ہوتی ۔ اگر وہ لوگ جو کچھ حقیقت میں لکھتے
تھے اور اگروہ خدا کی باتیں تھیں، تو تخلیقی تحریک کے دور میں ان پر خداکی

روح کا پورا اختیار تھا ۔ ورنہ جو کچھ انہوں نے لکھا وہ مکمل طور پر خد اکی باتیں نہیں ہوسکتی تھیں۔ اگر ہم یہ ماننے کے لئیے تیار ہوجائیں کہ خدا کی باتیں صرف اس کی ہی باتیں ہیں تو اسے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔ " اس کی باتیں بالکل خالی ہیں۔ اس لئے اس کے ماننے والوں کا ان سے عقیدہ ہے‘‘(بحوالہ Ps. 119:140)-

اس طرح بائبل کی کتابیں انسانوں کے ادب کے بجاے خدا کا کلام ہیں جواس نے روح کے ذریعے انجام دیا ہے۔ اس کی سچائی کا انکشاف اس طرح ہوتا ہے کہ نئے صحیفہ میں پرانے صحیفہ کی تحریروں کا حوالہ دیا گیا ہے:-

یہ بتاتی ہے کہ کس (R.V. mg.) Matt. 2:5
طرح اسے " پیغمبروں کے ذریعے لکھا گیا۔‘‘
خدااسے ان کے ذریعے تحریر کروادیا تھا۔
مقدس روح کی باتیں دائود بیان کررہے ’’-
؛ یہ وہی Acts 1:16تھے‘‘ ----(بحوالہ
بیان تھا جس کا حوالہ پیٹر نے بائبل کے ایک
حصہ زبور سے دیا ہے: بحوالہ cp. Heb.3:7)

بائبل کے مصنفین ابتدائی عیسائیوں کیلئے اسی لئے غیر اہم تھے، جبکہ یہ حقیقت ہے کہ ان کی تحریروں کو خدا کی روح سے تحریک ملی تھی جو اہمیت کی حامل ہے۔

خدا کی باتوں کی طاقت

خدا کی روح کا تعلق نہ صرف اس کے شعور / حکامات سے ہے بلکہ اس طاقت سے بھی ہے جس کے ذریعے وہ اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے، اس لئے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ اس کی روحانی باتیں صرف اس کے شعور کا حصہ ہی نہیں ہیں، بلکہ دنیا میں زبردست طاقت بھی ہے۔

اس طاقت کی سچی تعریف ہی ہمیں اس کا حصہ بننے کیلئے رضامند کریگی، ایسا کرنے میں کسی بھی قسم کی شرمندگی کے احساس پر قابو پانے کیلئے ہماری معلومات کے مطابق خدا کی باتوں پر اعتقاد ہی ہمیں توانائی بخشے گا جس کی ہمیں ضرورت ہے اپنی نجات کیلئے اور وہی اعتقاد چھوٹی موٹی دشواریوں کو دور کردے گا۔ ان باتوں کے زبردست تجربے کی بنیاد پر ' پال لکھتا ہے:-

مجھے یسوع کی گوسپل(باتیں) پر شرمندگی نہیں ہے: کیونکہ ’’
نجات کیلئے یہ خداکی طاقت ہے‘‘ (بحوالہ Rom.1:16) -

Luke 1:37(R.V.) بھی یہی مقصد ظاہر کرتی ہے:
خدا کی کوئی بھی بات اس کی طاقت (روح) کے منافی نہیں ہے ‘‘۔

بائبل کا مطالعہ اور اس کی باتوں پر اپنی زندگی میں عمل کرنا ہی بہتر ین زندگی ہے ۔ یہ باتیں ان سردمہری سے بالکل بھی کوئی اور ربط نہیں رکھتی ہیں کہ ماہر ین دینیات تعلیمی سوچ و فکر اورمتعددچرچ کے عیسائی اس کو بہترسمجھتے ہیں ‘‘،جہاں چند اقتباسات کو بہت ہی مختصر اندازمیں پیش نہیں کیا گیا ہے ،لیکن ان پر عمل در آمد کیلئے کو ئی کو شش نہیں کی گئی ۔ خدا کی بات بہت تیز (بر قرار)اور ۔ ’’خدا کی Heb. 4:12;1:3) طاقتورہے ‘‘ ؛ ’’اس (خدا)کی طاقت کی بات ‘‘(بحوالہ بات ڈھنگ سے تمہارے اندر بھی اس طرح کام کرتی ہے کہ جیسا عقیدہ ہے ۔اپنی بات کے ذریعے خدا اپنے بندوں ، کے ذہنوں میں Thess. 2:13‘‘(بحوالہ (1 دن کے ہر گھنٹہ تحریک دیتا رہتا ہے۔
گوسپل کا بنیادی پیغام جو آپ پڑھ رہے ہیں خدا کی سچی طاقت ہے ؛ اگر ہم اس کو جاری رکھتے ہینتو ،یہ زندگی میں ایسا کام کرے گا کہ تم خدا کی ایک اولاد میں تبد یل ہو جائو گے ،اس زندگی میں خدا کی روح کا مظاہر ہ تمیں تیا ر کر رہا ہے کہ تم خدا کی روحانی فطرت میں تبدیل ہو جا ئو اورجو یسو ع کی واپسی کے وقت ۔ پال کی تعلیمات کا مقعد ’’روح اور اس (خدا)کی Pet.1:4 ظاہر ہو گی(بحوالہ (2 ۔ Cor. 2:4 طاقت کے مظاہر ئے میں چھپا ہو ا ہے ‘‘(بحوالہ(1

ہم ایسے لوگوں مینگھرے ہوتے ہیں جن کا خدا کی بات پرمشتمل بائبل پر نیم عقیدہ ہے،جبکہ و ہ یسوع پراپنے اعتقاد کا دعویٰ کرتے ہیں ۔اس طرح وہ خدا پر یقین کا بھی دعویٰ کرتے ہیں ،لیکن پھر بھی یہ ماننے میں ناکام ہو جاتے ہیں کہ وہ ایک حقیقی انسان ہے ۔الہامی کتابوں کی مکمل تحریک کا ہمارے احسا سات اور اعتقاد پر بھرپور تاثر سے انکار کرتے رہتے ہیں ’لوگ خدا کی طاقت سے انکار کر رہے ہیں کی باتینہمارے ذہین میں آتی ہیں ‘ ہمارے اندر اچھائیاں موجود ہیں ، 2 Tim. 3:5 لیکن اس کی طاقت سے انکار کرتے ہیں ‘‘،یعنی گو سپل کی بات کی طاقت سے منکر ہیں ۔

ہمار ی قدامت پسندی کا دنیا مذاق اڑاتی ہے (’’تم یقین نہیں کروگے کہ ایساہی ہے ،کیا یقین کرتے ہو؟۔‘‘)،اور اگر ایسا ہے تو ایساہی یقین پال اور تعلیمات دینے والے اس کے گروپ کو ہی تھا :’’ان لوگونکو کلیسا کی تعلیمات اس طرح ہے جس سے بے وقوفی کا خاتمہ ہوتا ہے ؛لیکن ہمارے اندر جو محفوظ ہے ،وہ خدا کی طاقت ہے ۔ Cor. 1:18 ‘‘(بحوالہ(1

ان تمام باتوں کے ذہن میں آتے رہنے سے،کیا ہم میں سے ہر ایک اپنی باتوں میں بائبل کو پورے عقیدے کے ساتھ پکڑ نہیں سکتا ،اور کیا پوری فر ما نبر داری اور سوجھ بو جھ کے ساتھ پوری توجہ سے ہمیشہ اسے نہیں پڑھ سکتا ؟

خدا کے بندوں کا اس کی بات کے تیئنانداز نظر
بائبل کے ریکارڈ کا حساس مطالعہ اس بات کی آگاہی کرتا ہے کہ مصنفین نے نہ صرف یہ تسلیم کیا کہ ان کوتحریک ملی تھی ،بلکہ انہوں نے با ئبل کے دوسرے مصنفین کے بارے میں بھی یہ فیصلہ کہ ان کو بھی تحریک ملی تھی۔ دأود نے یسوع کی افضلیت کا اس میں تذ کرہ کیا ہے ۔جب دأود کے زبور میں یسوع کے حوالے سے کہا گیا تو یہ تذکرہ ان الفاظ کے ساتھ تھا ،'' دأود نے روح ---''(بحوالہ Mt. 22:43 ،میں اس حقیقت کے ساتھ اس کو تسلیم کیا کہ دأود کی باتیں تخلیقی تحریک تذکرہ کیا تھا ، جس Jn.5:45-47) تھیں ۔یسوع نے بھی موسٰی کے بارے میں''(بحوالہ میں کیا گیا تھاکہ اسے یقین تھا کہ موسٰی نے جو کچھ لکھا ہے وہ سچ ہے ۔نام نہاد عیسائیوں کو یہ شبہ تھا کہ موسٰی کیا کچھ لکھ سکتے ہیں ،لیکن یسوع کا رویہ ان باتوں کے بالکل منافی تھا۔۔'' انھوں نے موسیٰ کی تحریروں کو '' خداکے احکامات''(بحوالہ Mark 7:8,9) قرار دیا تھا۔ بے ایمان مشکوک افراد کا یہی گروپ دعویٰ کرتا ہے کہ پرانے صحیفہ کی زیادہ تر باتیں خیالی ہیں، لیکن یسوع یا پال نے اسے کبھی ایسا نہیں سمجھا۔ یسوع نے ملکہ شیبا کو ایک تاریخی حقیقت(بحوالہ Mt. 12:42 کے طورپر قبول کیاہے؛ ایسا ان کا کہنا نہیں ہے، بلکہ ملکہ شیبا کی کہانی عام ہے----، راہبوں کارویہ ان کے لارڈ کے رویے کے مانند ہی تھا۔ ایسا ہی رویہ پیٹر میں تھا اس پر '' پیشگوئی باتوں کو سننے کا تجربہ جو اس نے اپنے کانوں سے سنا تھا اس پر'' پیشگوئی کی زیادہ سچی '' ((بحوالہ(2 Pet.1:19-21) باتیں حاوی ہوگئی تھیں۔ پیٹر کو یقین تھا کہ پال کے خطوط '' الہامی'' تھے ٹھیک '' دوسری الہامی کتابوں'' کی طرح ہے، یہ باتیں عام طور پر پرانے صحیفہ کی تحریروں میں استعمال ہوئی ہیں---- اس طرح پیٹر نے دیکھا کہ پال کے خطوط پرانے صحیفہ کی طرح ہی مستند ہیں۔

Acts (cp. Acts 13:51; Mt.10:14) ، گوسپل کی روایات اور انکشافات (یعنی کہ میں ایسے اشا رے ملے ہیں، جن میں نہ صرف یہ اشارے ہیں کہ ان لوگوں کو اسی روح سے تحریک ملی تھی ۔ بلکہ گوسپل کے ریکارڈز کو یہ قرار دیا گیا کہ اس کی تحریر کو نئے صحیفہ سے تحریک ملی تھی ۔ پال نے 1 Tim. 5:18 میں دونوں کا حوالہ دیا ہے Dt. 25:4) اور Lk.10:7 پرانے صحیفہ میں) الہامی کتاب'' مینبحیثیت ''۔ پال نے یہ نقطہ پیش کیا کہ اس کا پیغام یسوع کی طرف سے تھا، جو اس نے خود نہیں بھیجا تھا۔ (بحوالہ Gal. 1:11,12; 1 Cor. 2:13; 11:23; 15:3) اس کو ۔ Gal.5:17 میں پال کی James 4:5 دوسرے راہبوں نے تسلیم کیا تھا، اس طرح کی باتوں کو ''ا لہامی ''قرار دیا ہے۔

۔ یہ ہوسکتا ہے کہ بائبل Heb.1:2) انکشاف کی کوئی ضرورت نہیں ہے(بحوالہ میں دوسری تخلیقی تحریک شدہ تحریروں کے اشارے ملے ہیں لیکن اب یہ تحریریں

موجود نہیں (یعنی کہ جشیر کی کتاب، نیتھن ، الیجاہ، پال ٹوکو رنتھ کی تحریریں اور جان کی تیسری کتاب میں تحریر ہے کہ جاننے ایک غیر محفوظ خط چرچ کو لکھا تھا جسے ان نے قبول کرنے سے انکار کردیا تھا)۔ ان تحریروں کو ہمارے لئے محفوظ کیوں نہیں کیا گیا ؟ ایسا اس لئے ہوا کہ وہ ہمارے لئے قابل بھروسہ نہیں تھیں۔ اس لئے یہ یقین کر لینا چاہئے کہ جو کچھ ہمارے لئے قابل بھروسہ تھا ان سب کو خدانے محفوظ رکھا۔

کبھی کبھی یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ نئے صحیفہ کی کتابوں کو آہستہ آہستہ اس لئے قبول کرلیا گیا کہ وہ تخلیقی تحریک تھیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ راہبوں نے ایکدوسرے کی تحریروں کو تخلیقی قرار دیا جس سے اس کی منافی ہوتی ہے۔ اس تجربہ کیلئے معجزاتی روح کا تحفہ موجود تھا جس سے پتہ چل سکتا تھاکہ یہ، خطوط اور باتیں جن کی تخلیقی تحریک ہونے کا دعویٰ کیا جارہا ہے اصل میں ہیں ۔ اس کا مطلب ہے کہ تخلیقی (بحوالہ1 Cor.14:37; 1Jn.4:1; Rev. 2:2) تحریک کے خطوط کوفوری طور پر تحریک شدہ کی حیثیت سے قبول کرلیا گیا تھا۔ اگر غیر نگراں انسانی تحریروں کا انتخاب ہماری بائبل میں موجود ہوتا تو یہ کتاب مستند نہیں ہوتی۔

انسانوں کے ساتھ اس کے تعلقات کے مختلف مواقع پر خدانے اپنی طاقت (” مقدس روح “) کا استعمال ان انسانوں پر کیا ہے۔ اس کے باجود ایسا کبھی بھی نہیں ہوا کہ یہ بے مقصد رہا ہو جبکہ ان انسانوں کو اس قابل بنایا تاکہ وہ ایسا کرسکیں جیسا وہ چاہتے ہیں، ہمیشہ ہی اس مقدس روح کا استعمال ایک خاص مقصد کیلئے ہواہے۔ جب یہ لوگ اس کے عادی ہوجاتے تو خداکی روح واپس بلا لیا جاتا ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کی روح اس طرح سے کام کرتی ہے کہ اس (خدا) کی مرضی کو وہ اپنے ڈھنگ سے عمل میں لاسکے۔ اس کی مرضی اکثر انسانوں کی زندگی میں مختصر وقفے کیلئے تکالیف لاتی ہے یہ سب اس کے طویل مدتی مقاصد کو روبہ عمل لانے کیلئے ہوتا ہے (دیکھئے مطالعہ 6.1) ، اس لئے اسے تکلیف کیلئے غیر ضروری طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ اس طرح سے یہ اعتماد اس کیلئے ہونا چاہیے کہ ہمارے لئے خداکی مرضی کسی اچھے مقصد کیلئے ہے۔

مقدس روح کے سلسلے میں عیسائیوں میں عام روئیے کے یہ بالکل بر خلاف ہے؛ ایسے تاثرات دئے گے تھے کہ یسوع پر یقین کا فائدہ ہے کیونکہ اس سے جسمانی راحت مل سکتی ہے۔ یعنی کہ انسان کو بیماری سے نجات ملے گی، جو

راحت مقدس روح پہنچا تی ہے۔ اس کی وضاحت اس طرح سے کی جاسکتی ہے کہ قحط زدہ ملکوں جسے یوگینڈا میں لوگوں کے اس دعوے کے باوجود وبائی امراض پھیلے، کہ ان کے پاس بیماریوں کے علاج کیلئے روحانی تحفے موجود ہیناور یہ تاریخی، حقیقت ہے کہ اس قسم کے دعوے اکثر انسان کی زبردست ضرورت کے وقت ٹھیک ہوتے ہیں۔ یہ خود بھی بھی روحانی طاقت کی موجودگی کے دعوئوں کو شک میں ڈال دیتے ہیں؛ اگر کوئی شخص ایسے تجربے کی تلاش میں ہے جو انسان کی موجودہ مشکلات کو ظاہر کرنا چاہتا ہے، تو یہ دعویٰ کرنا بہت آسان ہے کہ اسے ایسی راہ مل گئی ہے جودشواریوں کو دور کردے گی۔

آج کل بہت سارے عیسائی روحانی تحائف کے حصول کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن ان سے جب یہ سوال کیا جاتا ہے کہ ان کا اصل مقصد کیا ہے، تو ان کے جواب غیر یقینی ہوا کرتے ہیں۔ خدا نے ہمیشہ ہی اپنی روح کو خصوصی اور واضح چیزوں کے حصول کیلئے مقرر کیا ہے۔ اس لئے جن لوگوں کے پاس روح کے تحائف موجود ہیں وہ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ اس کا استعمال کس مقصد کیلئے کیاجاسکتا ہے ، اور اس لئے ان کو ان کے استعمال میں اہم کامیابی حاصل نہیں ہوتی بلکہ مکمل طور پر کامیاب ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آج کے دور میں دکھوں کو دور کرنے کیلئے ان کے پاس روحانی تحائف موجود ہیں تو وہ اس میں ناکام ہوجاتے ہیں یا پھر اسے تجربات سے حاصل کررہے ہیں جہاں ان کو کچھ کامیابی ہی حاصل ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل مثالیں روحانی تحائف بخشنے کیلئے معقول وجوہات اور وضاحت ظاہر کرتی ہیں۔ ان سب سے ایک بھی معاملے میں کوئی بامقصد عنصر موجود نہیں ہے جو تحائف کی موجودگی سے منسلک ہو، نہ تو کسی کے پاس ایسے تحائف موجود ہیں جو معقول طریقے سے اس کا استعمال کرسکیں۔ کیونکہ ہم خداکی روح کے بارے میں بات کررہے ہیں، یہ ناقابل یقین ہے کہ انسان براہ راست اس کا استعمال کرسکتا ہے، یہ دیکھتے ہوئے کہ اسے ان لوگوں کو اس لئے سونپا گیا ہے کہ وہ خداکی خاص مرضی کیلئے استعمال کی جاسکیں، بجائے اس کے کہ کوئی آدمی اسے عارضی طورپر اپنے مقصد میں لائے (بحوالہ cp. Isa. 40:13 -

- اسرائیل کی ابتدائی تاریخ میں، انہوں نے بڑی (عبادت گاہ قربانی کے لئے (اسرائیلوں کی عبادتگاہ بنانے میں کامیاب ہوگئے تھے جس میں اور دوسری مقدس اشیاء رکھی جاسکیں،تفصیلی ہدایات جاری کی گئی تھیں کہ کس طرح تمام اشیاء رکھی جائیں جو خداکی عبادت کیلئے ضروری ہوسکتی ہیں۔ اس کو پورا کرنے کیلئے، خدانے اپنی روح کوتحریک ان لوگونکو

دی۔ یہ لوگ " روح کی صلاحیت سے معمور ہوگئے
، تاکہ وہ لوگ آرون (Aaron's Garments)
کے لباس ---- وغیرہ
- تیار کرسکیں '' (بحوالہ (Ex. 28:3

خدا''، (Bezaleel)- ان میں ایک آدمی،بیزالیل
کی روح سے معمور تھا،سمجھداری میں ،اور دانشمندی میں ،
اور عقلمندی میں اور ہر طرح سے وہ مکمل تھا ،--- گولڈ
کے کام میں --اور پتھر تراشنے میں -- یعنی کے ہر
طرح کے کام میں ماہر'')بحوالہ (Ex. 31:3-5
میں موجود ہے کہ کس Num.11:14-17-
طرح سے روحانی / طاقت کے حامل موسیٰ کے
ماننے والوں نے یہ صلا حیتیں اسرائیل کے
بزرگوں کو عطاکیں تاکہ لوگوں کی پریشانیوں
کو دور کرنے کیلئے اس کا استعمال ہوسکے اور
موسیٰ پر کم دبائو آئے۔ موسیٰ کی موت سے
کچھ ہی وقفہ قبل روح کا تحفہ ان سے نکل کر جو شور میں
تحلیل ہوگیا تاکہ وہ بھی خدا کے بندوں صیح ڈھنگ سے
رہنمائی کرسکے(بحوالہ Deut. 34:9)-

- اس وقت سے اسرائیل کے لوگ اپنی زمینوں پر بستے
رہے اور لوگ جنہیں انصاف کرنے والے کہاجاتا تھا
ان کی رہنمای کرتے ہے اس کے بعد پہلا شہنشاہ
سول) ظاہر ہوا۔ اس دوران ان کتابوں میں یہ)
تذکرہ کیا گیا ہے کس طرح سے خداکی روح ان
انصاف کرنے والوں میں سے چندپر نازل ہوئی
اور اسرائیل کو ان کے خلاف حملہ کرنے والوں
، اوتھنیل (Othniel)(بحوالہ (Jud. 3:10
جیڈیون (Gideon)(بحوالہ (Jud. 6:34
اور جیفتھاہ (Jephthah) بحوالہ Jud. 11:29)
سے نجات ملائی۔

، (Samson)- ایک اور انصاف کرنے والے شخص، سیمسن
کو روح عطا کی گئی تاکہ وہ اس شیرکو مارسکے
جس نے ۳۰ افراد کو ہلاک (بحوالہ (Jud.14:5,6
اور اس کے نرخرے کردیا تھا(بحوالہ Jud.14:19)

کو الگ کردے جسے باندھ کررکھا گیاتھا
- ایسی مقدس روح سیمسن کے Jud.15:14)بحوالہ)
پاس مستقل نہیں رہی۔ یہ اس پر کسی خاص
مقصد کے حصول کیلئے طاری ہوتی تھی اور اس
کے بعد واپس ہوگئی تھی۔
یہ سب ان باتوں کے ثبوت ہیں کہ خداکی روح کے استعمال کا تحفہ حاصل کرنا ان مقاصد کیلئے نہیں۔
نجات کی ضمانت۔
ایسی باتیں جو کسی کی زندگی کو تقویت دیتی ہے۔
ان کے اندر کوئی معجزاتی طاقت ۔
ایسی باتیں جو ’ نجی تجربے سے حاصل کی جاسکتی ہیں‘۔

یہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ مقدس روح کے تحائف کے باب میں بہت ہی زیادہ غیر واضح وجوہات موجود ہیں۔ لوگ جو یہ دعوٰی کرتے ہیں کہ ان کے پاس مقدس روح کی طاقت‘ ہے اور متعدد گوسپل حال میں تعلیمات دینے والے روحانی تحائف کے حصول ‘ کا شور مچاتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ کیا انہیں ’یسوع نے قبول‘ کیا ہے۔ لیکن سوال یہ پیداہوتا ہے کہ ، کون سے تحائف ان کے پاس ہیں؟ یہ ناقابل فہم بات ہے کہ انسان کو خود نہیں معلوم کہ اس کے پاس تحفہ موجود ہے ۔ سمین کو ایک شیرکو مارنے کیلئے روحانی تحفہ دیا گیا تھا (Jud.14:5,6)بحوالہ ؛ کیونکہ وہ بھٹکتے رہے اس خونخور جانور سے پرشان تھا اور اسے پتہ تھا کہ اسے یہ روحانی تحفہ کس لئے دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کے دماغ میں کوئی شک وشبہہ نہیں تھا۔ یہ نظریہ ان لوگوں کے خیالات کے بلکل بر عکس ہے جو آج یہ دعوٰی کرتے ہیں کہ انہیں مقدس روح مل گئی ہے، لیکن اسے کسی خاص مقصد کیلئے استعمال نہیں کرسکتے ہیں، اور نہ ہی انہیں یہ معلوم ہے کہ کون ساتحفہ (تحائف) ان کے پاس موجود ہونا چاہیے۔

پہلی صدی میں تحائف کی وجوہات

یسوع کا آخری حکم راہبوں کیلئے یہ تھا کہ وہ دنیابھرمیں جا کرگوسپل(بحوالہ Mark 16:15,16) کی تعلیمات عام کریں ۔ان لوگوں نے اپنے پیغام میں سیوع کی موت اور ان کے دوبارہ نمودار رہنے کا تذکرہ کیا ۔لیکن یاد رکھو کہ اس کے بعد کوئی نیاصحیفہ نہیں ہے جیسا کہ ہم سنتے ہیں ۔لیکن ایسا ہوا کہ لوگوں نے یہ کہانی شروع کردی کہ ایک شخص نظارتھ کایسوع ہے جو عجیب لگتی تھی کہانی ایسی ہے کہ اسرائیل کا ایک بڑ ھئی جو سچا انسان تھا مر گیا اور پرانے صیفہ کی پیشگوئیانسچ ثابت کرنے کیلئے دوبارہ زندہ ہوا ،اور اب لوگوں سے کہہ رہا ہے کہ وہ عیسائی بن جائیں اور اس کی تقلید کریں ۔

ان دنوں دوسرے لوگ بھی اسی نقش قدم پر چلنے لگے -انہوننے دنیا کو کچھ ایسی باتیں بتائینکہ عیسایئونکو جو تعلیمات دی گئی ہیں خدا کی طرف سے نازل ہوئی تھیں نہ کہ یہ فلسفہ شمالی اسرائیل کے مچھیروں کہ ایک گروپ کی من گھڑت کہانی تھی -

ہمارے دنوں میں ہم نے اپیل کی تھی کہ نئے صحیفہ کی باتیں اوریسوع کا عقیدہ یہ ثابت کرنے کیلئے ہے کہ ہمارا پیغام خدا کی جانب سے ہے ، لیکن ان دنوں ،اس سے قبل کہ انہیں تم پر عام کیا جاتا ،خدا نے تبلیغ کرنے والوں کو اس کی اجازت دی کہ وہ مقدس روح کا استعمال کریں تا کہ اس سچائی کو ظاہر کریں جو وہ لوگ کہہ رہے ہیں- یہی خاص وجہ تھی کہ دنیا کے سامنے تحائف کو استعمال کیا گیا ،تم پر شدہ نیا صحیفہ کی عام موجودگی نے نئے مقصد یں کے اندر عقیدہ پیدا کرنے میں دشوار ں پیدا کروں - مختلف پریکٹیکل مسائل جو ان لوگوں میں پیدا ہوتے ان کا کوئی واضح حل نہیں تھا ؛ ان کیلئے بہت رہنما ئی تھی کہ وہ سیوع میں اپنے کو پیدا کر نے میں کامیاب ہو تے - ان وجو ہات کی بنیادپر تحر یک شدہ پیغامات کے ذرلیعہ ابتدائی معتفدین کی سچائی کیلئے مقدس روح کے تحائف عطاکئے گئے، ایسا اس وقت تک ہو تا رہاجبتک کہ ان پیغامات کو نئے صحیفہ میں تحریر نہ کریں کیا اور یسوع کی تعلیمات تحریر کرکے عام نہ کی گئیں-

ہمیشہ کی طرح مقدس روح کو سونپے کی وجوہات صاف طور پر بیان کی گئی ہے:-

جب وہ (یسوع) بلندی (جنت) پر گئے، انہوں--- تحائف (روح) لوگوں کو عطاکئے--جو صوفیوں کو سچا بتانے کیلئے ، اور ان کام (تعلیمات) کو عام کرنے کیلئے تھے، یسوع کے جسم کو آخری منزل تک پہچانے کیلئے تھے‘،‘ یہی عقیدت ہے (بحوالہ Eph. 4:8,12 -

اس طرح پال نے روم میں معتقدین کو لکھا - ” بس تم لوگوں سے ملنا چاہتا ہوں، تاکہ میں تمہیں کچھ روحانی تحائف دے سکوں، جو تمہارے پاس ہمیشہ رہے‘‘(بحوالہ Rom.1:11 -

تحفہ کے استعمال کے باب میں گوسپل کی تعلیمات، کی تصدیق کی ضمانت ہے، ہم اسے یوں پڑھ سکتے ہیں:-

”ہمارا گوسپل تمہارے اندر صرف لفظ کی شکل میں نہیں آیا، بلکہ طاقت، اور مقدس روح، اور سب سے زیادہ یقین دہانی کی شکل میں بھی تھا ‘‘ یہ سب معجزت کے طور پر تھا(بحوالہ 1) Thess. 1:5 cp. 1 Cor. 1:5, 6 -

پال کہتاہے " ان باتوں کو جنہیں یسوع مجھ سے کہلوانا چاہتا ہے لفظ اور (معجزہ) کی شکل میں اعتقاد بحال کرنے کیلئے، اپنی عظیم شان اور وجود کے ذریعے ، خداکی روح کی طاقت کے ذریعے"(بحوالہ Rom.15:18,19 -

گوسپل کی تعلیمات پر دھیان دیتے ہوئے ، ہم پڑھتے ہیں، " خدانے ان سب کو حقیقت کے طور پر بھی ان کے سامنے پیش کیا، نشانیوں اور معجزے کی شکل میں، اور زندہ معجزات کی طور پر --- جو مقدس روح کے تحائف ہیں"(بحوالہ (Heb. 2:4

قبرص میں گوسپل کی تعلیمات معجزات پر مبنی تھی، اور " نائب (گورنر)، نے جب یہ دیکھا کہ کیا گیا ہے، تو اسے یقین ہوگیا اور وہ عقائد سے لبریز ہوگیا"(بحوالہ Acts 13:12 -

اس طرح معجزہ نے اسے اس کی تعلیم کے ذریعے حقیقی معنوں میں عقیدہ کا احترام کرنا سکھایا۔ آئکو نیم (Iconium) میں بھی " لارڈ یسوع نے اپنی شخصیت کی مثال پیش کی ، نشانیاں اور عجوبے دیکھانے کی اجازت دی "(بحوالہ Acts 14:3 -

یہ تمام باتیں راہبوںکے تبصروں کی یکجا کردی گئیں ، تاکہ تعلیم دینے کیلئے ، اس کے حکم کی تکمیل ہو " وہ لوگ روانہ ہوئے اورہر طرف تبلیغ کی لارڈ ان کے ساتھ تھا ، اور نشانیوں کے ساتھ ان کی باتوں کی تصدیق کرتا جاتا تھا"(بحوالہ (Mark 16:20-

مخصوص لمحات پر مخصوص باتیں

روح کے تحائف اس لئے عطاکئے گئے تھے کہ مخصوص اوقات میں مخصوص کا م انجام دئیے جائیں ۔ ا س سے وہ دعوے غلط ثابت ہوتے ہیں کہ کسی انسان کی زندگی میں روحانی صلاحیت تاحیات رہے گی۔ پیٹر سمیت، دوسرے راہب یسوع کو صلیب دئیے جانے کے فوراً بعد(بحوالہ Acts 2:4) پنیٹی کوسٹ (Pentecost) کی تقریب کے موقع پر "مقدس روح سے معمور تھے "۔ اس موقع پر وہ غیر ملکی زبانیں بھی بولنے کے قابل تھے تاکہ شاندار طریقے سے وہ عیسائی گوسپل کی تبلیغ کرسکیں۔جب اقتدار وقت نے روکنے کی کوشش کی تو، "پیٹر نے، جو مقدس روح سے معمور تھے ۔ انہیں اپنے جواب سے لاجواب کردیا(بحوالہ Acts 4:8 - جیل سے ان کی رہائی کے بعد وہ خدا کی روحانی صلاحیتوں سے بھر پور تھے جس کے ذریعے وہ تبلیغ کے لئے آگے بڑھ سکتے تھے ۔ " یہ تمام لوگ مقدس روح سے معمور تھے، اور وہ شجاعت کے ساتھ خدا کی باتیں بتارہے تھے"(بحوالہ Acts 4:31-

گہری نظر رکھنے والے قاری یہ ضرور سمجھ لیں کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ" وہ لوگ روح کے تحائف سے پہلے سے معمور تھے، اورانہوں نے یہ کام انجام دیا ۔ ان میں روحانی صلاحیت مخصوص کام کی انجام دہی کیلئے پیدا ہوئی تھی۔ لیکن انہیں خدا کے منصوبہ کو دوسرے مقاصد کے استعمال کیلئے دوبارہ روحانی صلاحیت حاصل کرنا پڑی ۔ پال اسی طرح سے عیسائیت قبول کرنے کے بعد " مقدس روح سے معمور تھے" ، لیکن کئی برسوں کے بعد انہیں دوبارہ " مقدس روح کی صلاحیت " کو حاصل کرنے کی ضروت پڑی تاکہ ایک شریر آدمی کو اندھا کرکے اسے سزا دے سکے)بحوالہ Acts 9:17:13:9 ۔

معجزاتی روحانی صلاحیت کے بارے مینتذکرہ کرتے ہوئے، پال نے لکھا ہے کہ ابتدائی معتقدین نے انہیں قبول کیا یہ سب کچھ یسوع کی روحانی صلاحیت کے حدود میں کیا تھا(بحوالہ Eph. 4:7) " ا یک " حدود" کیلئے یونانی لفظ کے معنی ۔ محدود حصہ یا پیمانہ " (مضبوطی کا مظاہرہ) ہوتا ہے ۔ صرف یسوع کے پاس ہی بغیرکسی حد یا پیمانے کے روحانی صلاحیت موجود تھی یعنی کہ وہ اس کی مرضی (بحوالہ John 3:34) سے اس صلاحیت کو مکمل آزادی کے ساتھ استعمال کرسکتے تھے۔

ہم اب ان روحانی صلاحیت کی وضاحت کریں گے جن کے بارے میں ایسا لگتا ہے کہ پہلی صدی مینسب سے زیادہ تذکرہ کیا گیا ہے۔

پہلی صدی کی روحانی صلاحیتیں

پیشگوئی

پیغمبر (Prophet) کے یونانی لفظ میں معنی یہ ہوئے کے وہ شخص خداکی باتیں بتائے ۔ یعنی کہ وہ شخص جس کے اندر خداکی باتیں بتانے کی صلاحیت ہو، جو ان ہی لمحات میں مستقبل میں پیش آنے والے حالات کے بارے میں پیشگوئی کرسکے(بحوالہ (2 Pet.1:19-21 ۔ اس طرح " پیغمبر " وہ ہیں جن میں پیشگوئی کرنے کی روحانی صلاحیت موجود ہو۔جو " یروشلم سے انٹیوچ (Antioch) آیا ہو۔ ان میں سے ہی اگابس نامی ایک انسان سامنے آیا اور اس نے روحانی طاقت کی زور پر یہ پیشگوئی کہ دنیا بھر میں زبردست تباہی (قحط) ہوگی؛ جو کلیڈئس سیزر کے زمانے میں رونما ہوئی ۔ اس وقت کے ماننے والے نے، اور ہر شخص نے اپنی صلاحیت بھر ، اپنے بھائیوں کو امداد بھیجنے کا فیصلہ کیا(بحوالہ Acts 11:27-29 ۔ اس قسم کی زبردست نوعیت کی پیشگوئی جو چندبرسوں میں سچ ثابت ہوئی ، ان لوگوں میں موجود نہیںہے جو آج کل دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ پیشگوئی کرنے کی روحانی صلاحیت رکھتے ہیں، یقینی طورپر ، ابتدائی دور کے چرچ کو یہ یقین تھا کہ یہ روحانی طاقت حقیقی معنوں میں ان میں موجود ہے ، اس لئے وہ اپنا وقت اور

دولت ان پریشان لوگوں کو راحت پہچانے میں صرف کرتے تھے جن کے بارے میں پیشگوئی کی تھی - اس قسم کی باتوں کی مثالیں آج کے دور کے نام نہاد روحانی طاقت کے حامل چرچ میں پائی جاسکتی ہیں۔

صحت یاب کرنا

یہ دیکھتے ہوئے کے روئے زمین پر خداکی ، آنے والی اقلیم سچی اقلیم کی اچھی خبر وں (گوسپل) کی راہب تبلیغ کررہے ہیں، تو کہا جانے لگاکہ انہیں معجزے دیکھاکر اپنے پیغام کی تصدیق کرنا چاہئے کہ وہ دور کس طرح کا ہوسکتا ہے، جب " اندھونکو آنکھیں مل سکتیں تھیں ، اور بہروں کے کان سننے کے قابل ہوجائینگے۔ - خد ا کی اقلیم میں Isa. 35:5,6) اس وقت اپاہج انسان چلنے کے قابل ہوگا "(بحوالہ انسانوں کی صورتحال کے بارے میں مزید معلومات کیلئے دیکھئے مطالعہ5 - جب خدا کی اقلیم زمین پر قائم کی گئی تو، اس قسم کے دعوے نصف طور پر پورے نہیں کئے جائیں گے ، نہ ہی اس میں کوئی شک ہوگا کے اقلیم یہاں موجود ہے یا نہیں۔ اس لئے اقلیم کے پیغام کی خداکی معجزاتی تصدیق اپنی تکمیل کے مراحل میں تھی، اور قطعی شکل سے انکار نہیں کیا جاسکے تھا : اسی وجہ سے بھی ابتدائی معتقدین کے ذریعے معجزاتی طور پر صحت یاب کرنے کے واقعات عام لوگونکی نظروں کے سامنے تھے۔

ایک بہترین مثال پیٹر کے اس کارنامے سے ملتی ہے جب اس نے ایک اپاہج فقیر کو صحت یاب کیا جسے ایک عبادتگاہ کے دروازے پر بیٹھا دیا تھا - Acts 3:2 میں تذکرہ ہے کہ لوگ اسے روزانہ وہاں چھوڑ دیتے تھے - تاکہ لوگ اس سے اچھی طرح مانوس ہوجائیں۔ پیٹر اپنی روحانی طاقت کا استعمال کرتے رہے۔اسے صحت یاب کردیا اس کے بعد ، " وہ اٹھ کر کھڑا ہوگیا ، اور چلنے لگا، اور لوگوں کے ساتھ وہ عبادات گاہ میں داخل ہوگیا، وہ چل رہا تھا اور چل رہا تھا.... اور تمام لوگوں نے اسے چلتے پھرتے دیکھا اور خداکی حمد کرنے لگے اور لوگ جانتے تھے کہ وہ وہی شخص ہے جو عبادتگاہ کے خوبصورت دروازے پر بھیک مانگنے کے لئے بیٹھار ہتا تھا؛ اور لوگ اس کارنامہ سے حیرت زدہ ہوگئے جو اس اپاہج کے ذریعے ان کے سامنے آیا۔ اور وہ اپاہج شخص جسے پیٹرنے صحت یاب کیا تھا ...... تمام لوگوں کے ساتھ سائبان کی طرف دوڑ گئے.... جہاں پیٹر موجود تھے جنہوں نے عجوبہ کیا تھا"(بحوالہ Acts 3:7-11 -

پیٹر نے اس کے فوراً بعد ہی یسوع کے دوبارہ نمودار ہونے کے بارے میں با آواز بلند لوگوں کو بتاناشروع کردیا چونکہ لوگوں کے پاس اس صحت یاب اپاہج کی زندہ مثال تھے اور جس پر وہ نہ تو سوال کرسکتے تھے اور نہ ہی اس کوجھٹلاسکتے ، اس لئے ہمیں یقین ہے کہ اُنھوں نے پیٹر کی باتوں کو خدا کی باتوں کے طور پر قبول کرلیا ہوگا۔ عبادت گاہ کے درواز ے پر " عبادت کے اوقات لوگ امڈ پڑے؛ جیسا کہ سنیچر کی صبح کسی خریداری کے Acts 3:1) میں(بحوالہ

مال پر لوگوں کا جم غفیر نظر آتا ہے۔ خدانے اس قسم کے واضح معجزے کے ذریعے اپنی باتوں کی تبلیغ کی تصدیق کیلئے اسی لئے ایسی جگہ کا انتخاب کیا تھا۔ میں ہم یہ پڑھتے ہیں کہ " راہبوں کے ہاتھوں کے ذریعے Acts 5:12 اس طرح بہت سارے نمونے اور عجوبے لوگوں کے سامنے پیش کئے گئے "۔ اس قسم کا دعویٰ پنٹیے کوسٹل ' کے ہیلرس (صحت یاب کرنے والے) کی جانب سے کیا گیا تھا اور بجاے سڑکوں پر یا مقعقدین ' کے جم غفیر کے سامنے انہوں نے چرچ کے پیچھے چیزوں کو دکھا نا شروع کردیا اور معجزہ ہونے کے سلسلے میں یہ دعویٰ کیا کہ ان میں متوقع طورپر روحانی صلاحیت ہے، یہ کارنامہ انہوں نے عام لوگوں کے سامنے نہیں پیش کیا۔

یہ کیاجاسکتا ہے کہ موجودہ مصنفین روحانی طاقت کے حامل موجودہ دعوے داروں کے ساتھ ان معاملات پر بحث کرنے کے لئے زبردست تجربات سے لیس ہیں، اور روحانی طاقت سے معمور ہونے کے کئی دعوئوں کا سامنا کررہے ہیں۔اس طرح میننے نجی طور پر نامکمل طور پر صحت یاب کئے جانے اور ایسے مناظر دیکھے ہیں، جنہیں خاص طور پر قبول نہیں کیا جاسکتا ہے؛ ان چرچ کا کوئی پرُ ایمان رکن یہ اعتراف ضرور کرے گا کہ یہ باتیں میں نے پینٹے کوسٹل کے سمجھدار دوستوں کو بتائیں اور کہا " میں اس سے منکر نہیں ہوں کہ تمہارے پاس ایسی عظیم طاقتیں موجود ہیں اور کس کے پاس نہیں ہیں؛اس لئے مجھے تم سے یہ پوچھنا ہے بے معنی لگ رہا ہے کہ حقائق کا میرے سامنے مظاہرہ کرو۔ اور اس وقت میں تمہارے عقیدے کی پوزیشن کوقبول کرنے سے انکا ر کرو نگا، جو فی الوقت مینالہامی کتابوں کی تحریر سے اسے نہینملا سکتا ہوں " کبھی بھی " روحانی صلاحیت اور طاقت کا مظاہرہ ' واضح طورپرمیرے سامنے نہیں پیش کیا گیا۔

میرے رو یئے کے بر خلاف پہلی صدی کے قدامت پسند یہودیوں نے ان امکانات کو قبول کرنے سے انکار کردیا تھا کہ عیسائیوں کے پاس خداکی معجزاتی روح کی صلاحتیں موجود تھیں۔ اس کے باوجود انہیں یہ اعتراف کرنا پڑاکہ ، " اس آدمی --- جو یروشلم (Jn. 11:47)(یسوع) نے ایک قابل قبول طور پر معجزہ دکھا یاتھا(بحوالہ میں بسنے والے تمام لوگوں کے سامنے آشکار ہوا، اور ہم اس سے انکار نہیں ۔ اسی طرح جن لوگوں نے مختلف زبانوں میں Acts (4:16کرسکتے ہیں "(بحوالہ ۔ (Acts 2:6راہبوں کی باتیں سنیں یقینی طور پر وہ " حیران" رہ گئے(بحوالہ پینٹاکوسٹل کے جواب میں آج ایسی باتیں رونما ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگ جدید کے سامنے اس کی تردید کرتے ہوئے حق بجا نب (Pentecostal) پینٹا کوسٹل ہینکہ ان کے پاس یقینی طور پر کرشماتی مناظر دکھانے کی طاقت ہے۔ اور یقین ہے کہ اس بحث میں ایک اہم ترین نکتہ ہے۔ اگر کوئی معجزہ یروشلم بھر میں گرما گرم بحث کا موضوع بنتا، تو یہ کہنادرست نہیں ہوگا کہ کوئی سچا معجزہ لندن کے ٹرافلگر اسکوائر یا نیروبی کے نیاہارورو پارک میں ہوا ہوگا ، اور اس کو خداکی

کرشماتی روحانی طاقت کی دنیا میں آج کے دور میں موجودگی کو تسلیم کرلیا جاسکتا ہے۔

پینٹاکوسٹل کے ذریعے صحت بخشنے ' کا معاملہ جذباتی اور نفسیاتی صورتحال کا نتیجہ ہے، بجائے اس کے کہ خداکی روح براہ راست اپناکام کررہی ہے۔ اس کے برعکس ، پیٹر اس قابل تھا کہ وہ لوگوں کو صحت یاب کرنے کیلئے معجزوں کی سچی روحانی طاقت کا استعمال کرے کیونکہ یہ معجزے سڑکوں پر دکھائے گئے تھے(بحوالہ Acts (5:15 ؛ پال کی روحانی طاقت کے معجزے کو سرکاری وزیر (Acts 13:12,13 ،نے اپنی آنکھوں سے دیکھا جسے ان باتوں پر یقین نہینتھا(بحوالہ علاوہ ازیں لسٹرا شہرمیں رہنے والے بہت سے لوگوں نے بھی اس معجزے کو دیکھا(بحوالہ Acts 14:8-13) ۔ چونکہ روحانی طاقت کے مظاہرے کیلئے فطرت کی پس پشت اہم ضرورت تھی، اسی لئے اس کو سرعام پیش کیا گیا، جو کوئی اس کوغلط ثابت نہ کرسکا اور یہ یقین کرنے پر مجبور ہوگیا کہ یہاں خداکی طاقت کا عام مظاہرہ اس (خدا) کے سچے بندوں کے ذریعے کیاگیا یسوع کے ذریعے معجزاتی طریقے سے صحت یاب کرنے کا ایک ایسا ہی واقعہ رونما ہواتھا " لوگ حیران رہ گئے (جنہوں نے اس معجزہ کو دیکھا) اور خدائی عظمت کے مطیع ہوگئے، یہ کہتے ہوئے کہ ہم نے کبھی بھی اس انداز ایسا معجزہ نہیں دیکھا ہے (بحوالہ (Mk. 2:12-

زبانیں

راہبوں کو جن میں چند سخت گیر مچھرے تھے انہیں یہ اعزاز حاصل ہواکہ وہ گوسپل کی تعلیمات عام کرنے کیلئے دنیا بھر کا دورہ کریں (بحوالہ Mk.16:15,16) ۔ لیکن ان کا پہلا یہ رد عمل تھا، "لیکن میں ان کی زبانیں نہیں جانتا !'' یہ ان کیلئے بہت اہم مسلہ تھا، '' میں اسکول میں زبانوں کا اچھا طالب علم نہینتھا''، جبکہ وہ بہت کم اسکول گئے تھے۔ان کے بارے میں ہرجگہ یہ لکھا گیاہے " کہ وہ غیر تعلیم یافتہ اور نابلد انسان تھے'' (بحوالہ Acts 4:13) اور پھر بھی وہ ہرزبان پر عبور رکھتے تھے۔ اور یہاں تک کہ زیادہ تر تعلیم یافتہ مبلغین (یعنی کہ پال) کیلئے زبان کبھی بھی رکاوٹ کاذریعہ نہیں رہی ہے۔ جب تبدیلی مذہب ہوا، تو ایکدوسرے کو سمجھانے کیلئے جس بھروسے کی انہیں ضرورت تھی وہ میسر نہیں تھا (جبکہ تحریری طور پرنیا صحیفہ موجود نہیں تھا) تو اس وقت وہ ایکدوسرے کی زبان نہیں سمجھ رہے تھے جو سب سے بڑا مسلہ تھا۔

اس پرقابو پانے کیلئے غیر ملکی زبانیں بولنے (" بولیاں'') اور اس نظریے اور انہیں سمجھنے کی صلاحیت عطا کی گئی۔ عجیب بات ہے کہ " زبانوں'' کے اس نظریے میں دوبارہ ظاہر ہونے والے عیسائیوں کے درمیان زبردست اختلاف ہے، جو اپنے اظہار کے طریقے اور آوازوں کو ہی '' زبانیں'' قرار دیتے ہیں۔ اس تذبذب کو یہ ظاہر کرتے ہوئے ختم کردیا جاسکتا ہے کہ بائبل میں " زبانوں '' کی وضاحت '' غیر ملکی زبانوں'' کے طور پر کی گئی ہے۔

یسوع کی جنت میں طلبی کے فوراً ن بعد ہی پینٹاکوسٹ کے صہیونی جشن میں، راہب ‘‘ مقدس روح کی صلاحیت سے لبریز تھے، اور انہوں نے دوسری زبانیں بولنا شروع کردیا ---- یہ واقعہ ایک ساتھ ہوا (ایک بار پھر روحانی طاقت کا سرعام مظاہرہ تھا!) اور لوگ حیرت زدہ رہ گئے ، کیونکہ ہر آدمی نے انہیں اسکی زبان میں بولتے ہوئے سنا۔ا ن باتوں وہ اسقدر حیرت زدہ اور بھونچکے رہ گئے کہ ایکدوسرے سے صرف یہی تذکرہ کرنے لگے۔ سوچو، کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ یہ لوگ انجانی زبانیں بول رہے تھے؟ اور کس طرح سے ہم میں سے ہرآدمی انہیں اپنی زبان(یہی لفظ یونانی میں " زبانوں ‘‘ میں ترجمہ ہو ا تھا) میں بول رہاتھا جہاں ہماری پیدائش ہوئی تھی؟ پرتھیان اور میڈیس -----کو ہم اپنی زبان میں سن رہے تھے۔ اور لوگ حیرت زدہ تھے ‘‘(بحوالہ Acts 2:4-12) یہ غیر متوقع ہے کہ ہم - لوگوں کے تعجب اور حیرت پر دو رائے قائم کریں اگر انہوں نے آج کے دور میں روحانی طاقت کے حصول کا دعوٰی کرنے والوں سے صرف غیرمعیاری زبان سنی، تو یہ کوئی خاص اہمیت کی حامل نہیں ہے جبکہ اہم تو یہ کہ وہ ان کے سامنے بولی گئی زبانوں کو بہتر طور پر سمجھتے ہوئے حیرت زدہ ہوئے تبدیلی مذہب میں شامل ہوگئے ، جس کا تجربہ Acts 2 میں ظاہر کیا گیا ہے۔

’’زبانوں‘‘ اور " بولیوں‘‘ کے درمیان واضح تو ازن کے باوجود Acts 2:4-11 میں " زبانوں ‘‘ کو بہت ہی واضح طور پر " بولیوں‘‘ کیلئے نئے صحیفہ کے دوسرے حصے میں استعمال کیا گیا ہے، اس جملہ " عوام اور قومیں اور زبانیں ‘‘ کا استعمال زمین کے تمام انسانوں کیلئے کائنات کی تشکیل کے وقت ۵ مرتبہ استعمال کیا گیا ہے (بحوالہ Rev. 7:9; 10:11; 11:9; 13:7; 17:15) پرانے صحیفہ کے یونانی حصہ میں ’’زبانوں‘‘کیلئے یونانی لفظ بولیوں معنوں میں استعمال ہواہے (دیکھئے Gen.10:5;Deut.28:49;Dan.1:4 -)

1 Cor.14 ان احکامات کی فہرست ہے جس میں زبانوں کے استعمال کی روحانی صلا حیتوں کا تذکرہ کیاگیا ہے؛ v. 21 1 کہ رقمطراز ہے 28:11 .Is میں تشویش کا اظہارکیا گیا ہے کہ کس طرح سے اس روحانی صلاحیت کو یہودیوں کے خلاف گواہی کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے : " قانونی طور پر تحریر ہے کہ، دوسری زبانیں اور بولیاں جاننے والے آدمیوں کے ساتھ کیا میں ان کی زبان میں بات کرسکوں گا--- نے اسرائیل کے ساتھ ایسی بولیاں (زبانیں) بول رہے تھے Is.28:11 ‘‘ غیر ملکی بولیاں تھی - 1 Cor. 14 جو وہ نہیں سمجھ سکتے تھے۔ میں ایسے بہت سارے اشارے ملے ہیں جن سے ’’زبانوں ‘‘ کا حوالہ غیر ملکی بولیوں سے دیا گیا ہے‘ یہ باب روحانی طاقتوں کے غلط استعمال پر پال کی متحرک تنقید پر مبنی ہے جو ابتدائی چرچ کے زمانے میں ہوئی تھی، جس سے زبانوں اور پیشگوئیوں کے روحانی طاقتوں پر کافی روشنی پڑتی ہےہم اب اس پرمختصرتبصرہ کر یں گے ۔ ایک اہم آیت ہے :- (verse 37) آیت ۳۷

اگر کو ئی شخص خود کو پیغمبر یا روحا نی ہستی ؛ سمجھتا ہے’’
؛ تو اسے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جو با تیں میں نے تجھے عطا
کردی ہیں وہ اس کے احکامات ہیں ‘‘۔

اگر کو ئی شخص یہ دعویٰ کر تا ہے کہ اس کے پاس خدا کی تحریک کے ذایعے روحانی   صلاحیت   ہے ، تواسے یہ قبول کر لینا چاہئے کہ ان   صلاحیتوں   کا استعمال اس کے احکامات کے بغیر ممکن نہیں ۔کو ئی بھی شخص جو آج احکامات کی   مخا لفت کر تا ہے تو وہ کھلے بندوں یہ اعتراف کر تا ہے کہ وہ خدا کی تخلیقی تحریک کی باتوں سے سمجھنے کا اہل نہیں ہے۔ آیت ۱۱-۱۷ (verses 11-17) ———— -

اس لئے اگر ہم آواز کے معنی نہیں سمجھتے ، ’’
تو ہم اس کے سا تھ ہیں جو غیر مذ ہب ہے ،
اور وہ جو بولتا ہے مجھ پر ایک غیر مذہب کو
نازل کر دے گا ۔

یہا ں تک تو ؛ روحانی صلاحتیوں سے اتنا ہی حسد
کر تا ہے جتنا کہ وہ لوگ ، اور دعا کرو کہ تم
چرچ کی اصلا ح میں کامیاب ہو ۔
اسی طرح جو کچھ وہ بولتا ہے اگر اجنبی زبان
ہے تو دعاکرو کہ وہ اسے سمجھا سکے ۔

اسی لئے اگر ہم کسی اجنبی زبا ن میں دعا
کرتے ہیں تو ؛میری روح میرے ساتھ
عبادت کر تی ہے ؛

لیکن میری سوچ و سمجھ اس تک نہیں پہنچ
پاتی ہے ۔ اس وقت پھر کیا ہوگا ؟

میں روح کے ساتھ عبادت کر و گا ،
اور میں پورے ہو ش میں بھی عبادت
کروں گا ؟ میں روح کے سا تھ نغمہ سرا ہونگا
اور میں اپنی عقل سلیم کے ساتھ بھی نغمہ سراہونگا۔

اس طرح جب تو روح کے ذریعے اپنی نعمتیں نچھاور
کریگا تو کسی طرح سے وہ لوگ امین کہنگیے جو کچھ
نہیں جانتے اور کسی طرح سے تیرا شکریہ ادا کرینگے،

کیا اسکی باتیں اسکی سمجھنے کیلئے وہ اپنے اندر دانشمندی پیدا نہیں کرسکتا؟

تیرے لئے شکریہ کی بہت اہمیت ہے، لیکن’’
دوسرے کیلئے یہ ناقابل فہم ہے ‘‘۔

عبادت کے وقت بولنا ایسی زبان کا بولنا جو ان لوگوں کی سمجھ میں نہ آئے جو وہا ں موجود ہیں تو یہ بے مقصد ہے۔آدمی ادھوراں سمجھ میں آنے والی زبان کا استعمال محزع ہے ” کیونکہ عبادت‘‘ کے خاتمے کے بعد ایک سچا انسان ’’آمین ‘‘ کہ سکے گا جب کہ اسے پوری عبادت کے دوران کچھ بھی ٹھیک ڈھانگ سے کے معنی ہے ” ایسا ہوجا‘‘، (Amen) ‘‘ سمجھ میں نہیں آیا ؟ یاد رکھوکہ ” آمین یعنی کہ‘‘ اس دعا میں جوکچھ کہا گیا میں اس سے پوری طرح متفق ہوں، پال کہتا ہے کہ اس زبا ن میں بولنا جو تمہارے بھائیوں کی سمجھ میں نہ آئے انکو کچھ نہیں سمجھا سکے گی۔

آیت ۱۹ ((Verse 19 :-

اگر میں چرچ میں اپنی پوری دانستگی میں ۵ الفاظ بولتا ہوں، ’’
تو میں دوسروں کو بھی سمجھا سکتا ہوں، جو کسی نا معلوم کے
زبان کے ماہر، الفاظ سے کہیں بہترہے ‘ ‘

یہ بالکل آسان ہے۔ کسی غیر ملکی زبان میں یا آدمی ادھوری باتوں کے ذریعے گھنٹوں تبلیغ کے بجائے انگریزی میں یسوع کے بارے مینمختصر جملہ میرے لئے زیادہ فائدے مند ہوگا۔

آیت ۲۲ (:(verse 22 -

جہاں زبانیں نشانی کا ذریعہ ہے، ان لوگوں کے لئے نہیں ہے۔
: جو ایمان لاتے بلکہ ان لوگوں کیلئے ہے جو ایمان نہیں لائے
لیکن پیشگوئیوں ان لوگونکے لئے نہیں ہے تو یقین نہیں
رکھتے بلکہ ان لوگوں کے لئے ہے جو یقین کامل رکھتے ہیں‘‘۔

زبانوں کا استعمال گوسپل کی بیرونی تعلیمات کیلئے خاص طور پر ہوتا ہے۔جبکہ آج کے دور میں زیادہ تر لوگ زبانوں کی جانکاری کادعویٰ کرتے ہیں اور یہ باتیں معقدین کے گروپوں میں ہیں یا (خاص طور پر) ان میں کسی فرد واحد میں ہے، جو صرف نجی تجربات کی بنیاد پر ہی ہیں۔ ایسے لوگوں کی خطرناک مثالیں ملینگی کے ایسے لوگ گوسپل کی تبلیغ کیلئے معجزاتی طور پر غیر ملکی زبان بول سکتے ہیں۔1990 کی دہائی میں مشرقی یورپ میں یسوع کی تعلیمات عام کرنے کیلئے راہ نے زبانی رکاوٹوں کے (churches) ہموار ہوگئی تھی، لیکن ایسے (نام نہاد) کلیسا

سبب انگریزی میں اپنے مسودے تقسیم کئے ! تو یقینی طور پر اگر وہ زبانوں کی روحانی صلاحیتوں سے معمور تھے۔ تو اس کا استعمال کرسکتے تھے؟

- (verse 23):آیت ۲۳

”اگر چرچ ایک جگہ یکجا ہوجائیں، اور تمام اپنی زبانیں بولیں،
اور وہاں ایسے لوگ آئے جو ان زبانوکو نہ جانتے ہو یا ایسے
لوگ جنہیں اعتقاد نہیں ہوں تو، کیا وہ یہ نہیں کہیں گے
تم دیوانے ہو؟“

اور یہی ہواتھا ۔ مسلمان اور پگان نے مشترکہ طور پر پورے مغربی افریقہ میں زبانوں کی صلاحیت کے دعوے کا عجیب روئیے سے مذاق اڑایا۔ یہاں تک کے ایک اعلیٰ دانشور عیسائی ایک پینٹا کوسٹل میٹنگ کے دوران ایک گوشہ میں خاموشی سے بیٹھ کر یہ سوچ رہا تھا کہ یہ اراکین پاگل ہیں۔

- (verse 27):آیت ۲۷

”اگرکوئی شخص نا معلوم زبان بولتا ہے، تو دوسرے کو
بولنے دو یا پھر کم ازکم تیسرا بولے،اور سمجھاتے وقت،
کسی ایک کو چاہنے کہ اس کا مطلب سمجھائے۔“

کسی سروس کے دوران صرف دو یا تین افراد اس علاقے کی زبان بولیں ایسا ممکن نہیں ہے کہ سامعین کے سامنے ۳ سے زائد مختلف زبانیں بولی جائیں ایسی سروس جلدہی اپنی اہمیت کھو دے گی اگر اس موقع پر مقرر اس زبان کو دوسر سے زائد مرتبہ ترجمہ کرے گا۔ مرکزی لندن کی ایک میٹنگ میں جہاں انگریزوں کی اکثریت تھی اور وہاں فرانسیی اور جرمن میں بھی موجود تھے اور اس موقع پر زبان کی صلاحیت کا تحفہ کسی کے پاس ہوتا تو مقررین انہیں بہتر طور پر استعمال کرسکتے تھے۔

پیسٹر: اچھی شام Pastor: Good Evening) (

(پہلی زبان کا مقرر : بون سوئر (فرانسیی First-tongue speaker: Bon soir (French)

(دوسری زبان کا مقرر: گوتن ابینڈ (جرمن Guten soir(German) Second-tongue speaker:

لیکن فطری طور پر انہیں چاہئے تھا کہ ایک کے بعد دوسرا تقریر کرتا۔ یکے بعد دیگرے ان کی تقریروں سے عجیب الجھن پیدا ہوگئی؛ کیونکہ کسی زبان میں، کوئی

بات پیش کرنا بنیاد ی جذبات کو پیداکرنا ہے، بہت سارے لوگوں کے منہ سے یہ باتیں نکل رہی تھی ۔ میں نے یہ جائزہ لیا کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے شروعات کی تو اس سے متاثر ہوکر اسی طرح اس نے اپنی بات کہنا شروع کردی۔

زبانوں کی معلومات کاپیشگوئی کی صلاحیت کا تحفہ پیشگوئی کیلئے استعمال کیا جانا چاہئے تاکہ تخلیقی تحریک کیلئے خدا کا پیغام / مقرر کے ذریعے غیر ملکی زبان میں سنایا جاسکے(زبان کی صلاحیت کے ذریعے) دوتحائف کے اس قسم کے استعمال کی ایک مثال Acts19:6 میں ملتی ہے۔ اس طرح اگرلندن میں منعقد ہ کسی میٹنگ میں انگریز اور بہت سارے فرانسیسی سیاح شریک ہوتے ہیں اور مقرر فرانسیسی بولتا ہے تو انگریز کو جو وہاں موجود ہیں تو انہیں چاہئے " کہ وہ سمجھائیں اس لئے زبانوں کا ترجمہ مثال کے طور پر فرانسیسی سے انگریزی میں ترجمہ کیا جانا چاہئے۔ اسی طرح اگر کوئی فرانسیسی کسی فرانسیسی زبان کے مقرر سے کوئی سوال پوچھتا ہے اور مقرر اس کو سمجھنے سے قاصر ہے، اس کے باوجود اس کوسمجھے بغیر اس کے پاس فرانسیسی بولنے کی صلاحیت ہے۔ ایسے موقع پر ترجمہ کرنے کی صلاحیت کے حامل کا اس سلسلے میں اس کی مدد کے لئے وہا ں موجود رہنا ضروری ہے۔

ترجمہ کرنے کے تحفہ کی صلاحیت کے حامل کی موجودگی کے بغیر' جب اس کی ضرورت ہے، زبان کی صلاحیت کا تحفہ استعمال میں نہیں لایا جاسکتا ہے۔''--- کسی کو ترجمہ کرنا چاہئے ۔ لیکن اگر سمجھانے والا موجود نہیں ہے،تو اسے چرچ میں خاموش رہنا چاہیے'' (بحوالہ(1 Cor.14:27,28 کی '' زبانوں '' یہ حقیقت ہے کہ ۔ جانکاری کے موجودہ دعوے دار ایسی بولیاں بولتے ہیں جنہیں کوئی نہینسمجھ سکتا ۔ یا کسی ترجمہ کے بغیر سمجھانا ممکن نہیں تو یہ ان احکامات کی مکمل طور پر حکم عدولی ہے۔

آیت ۳۳ (verse 33): -

'' اور پیغمبروں کی روحیں پیغمبروں کی نسبت کے مطابق ہیں۔
خداجو تذبذب نہیں پیدا کرتا بلکہ امن لاتا ہے ، جیسا
کہ تمام چرچ کے سینٹ میں ہے''۔

مقدس روس کی صلاحیتوں کی موجودگی کا کس تجربے سے کوئی تعلق نہیں ہے جوکسی شخص کو عام ہوئیں کی دائرے سے باہرلاتا ہے، روحانی صلاحیت کسی طاقت کے بجائے جوانہیں بے لوث خدمت کا جذبہ کرتی ہے۔ اس کے استعمال کرنے والے کے قابو میں ہوتی ہے ۔ اکثر ایسے ' غلط دعوے کئے جاتے ہیں کہ بد روحیں یا ' شیطانی روحیں' کے معتقدین کے غیر محفوظ' ہیں (دیکھئے مطالعہ 6.3)، لیکن مقدس روح اس کے معتقدین کے دلوں کو معمور رکھتی ہے ۔ لیکن روحانی طاقت جس کا حوالہ 1 Cor. 14 :32 میں دیا گیا ہے خصوصی کاموں کیلئے اس کے

حامل کے قابو میں دی گئی ہے ، شیطانی طاقت کے برخلاف جو انسانی فطرت میں ہے یہ کوئی بنا ئی ہوئی اچھی طاقت نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ ، ہم نے ابتداء میں بتایا تھا کے مقدس روح کی یہ صلاحیت مخصوص کاموں کے انجام دینے کیلئے مخصوص مواقع پر کام کرتی ہیں ، یہ طاقت ان کے پاس ہمشہ نہیں رہتی تھی ۔

آیت ۳۴ :(verse 34) ۔

–''اپنی عورتوں کو کلیسائوں میں خاموش رکھو :ان کیلئے وہاں بولنے کی اجازت نہیں ہے ، لیکن خدا برداری اور اس کے قانون کے احکامات انہیں ماننا فرض ہے '' ۔

اس آیت کے تناظر میں روحانی صلاحیت کے تحائف کے مطابق کسی چرچ کی سروس کے دوران کسی عورت کو بولنے کی اجازت نہیں ہے۔اس سلسلے میں مکمل طور پر خلاف ورز ی کا امکان اس وقت پیدا ہوسکتا ہے اگر سامعین میں جذباتی طور پر احساسات کو پیدا کرنے کیلئے سمجھ میں نہ آنے والی زبان بولی گئی تو عورتیں ، بچے ۔ اوریقنیی طور پر وہاں موجود کوئی شخص جو کچھ سمجھنا چاہتا ہے --- ایسی ناسمجھ باتوں سے متاثر ہوسکتا ہے اور اس طرح سے وہ کچھ بھی کہہ سکتا ہے ، جو زبان کے طور پر کہا جائے گا۔

کوئی زبان بولنے اور پیشگوئی میں آج کے ماڈرن چرچ میں عورتوں کی اہمیت کو قبول نہیں کیا گیا ہے جس کے اس آیت میں واضح طور پر احکامات جاری رکھے گئے ہیں۔ ہتک آمیز، احمقانہ بحث کے سلسلے مینپال عورتوں سے نفرت میں اسکی نفی کی گئی ہے: اگر کوئی شخص (verses) کرتا تھا بعد کی چند آیتوں خود کو پیغمبر یا روحانی شخصیت کا حامل سمجھتا ہے تو اسے سمجھ لینا چاہیے کے ایسی باتیں جو ہم تم نے پیدا کی ہیں لارڈ کے احکامات ہیں''(بحوالہ (1 Cor. 14:37 اس کیلئے پال تنہاذمہ دار نہیں ہے۔

خداکی روح کے معجزاتی تحائف اس کے معتقدین کے ذریعے دوبارہ استعمال کئے جاسکتے ہینتاکہ یسوع کی واپسی کے بعد موجودہ دنیا کو خداکی اقلیم میں تبدیل کیاجاسکے۔ یہ تحائف " آنے والی دنیا (دور) کی طاقت سے موسوم کئے گئے ہیں'' (بحوالہ Heb.6:4,5 اور Joel 2:26-29 میں اسرائیل پشیمان ہونے کے بعد بہت تیزی کے ساتھ روحانی تحائف نازل ہورہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تحائف یسوع کی واپسی کے بعد ان کے ماننے والوں کو دئیے جائیں گے جو اس کا ثبوت ہے کہ ایسی روحانی صلاحیت فی الحال ان میں موجود نہیں ہیں۔ کسی بھی عیسائی آنکھیں

کھول کر الہامی کتابوں اور دنیا کے حالات، کودیکھ لینا چاہیے کہ لارڈ کی واپسی بہت جلد ممکن ہے (دیکھئے Appendix 3) -

بائبل کی پیشگوائی میں واضح طور پر نکات پیش گئے ہیں کہ پہلی صدی کے دوران ، جب لوگوں کے پاس روحانی صلاحیتوں کے تحائف موجود تھے لیکن بعد میں انھیں واپس لے گیا تھا :-

’’ چاہے کیسی بھی پیشگوائی ہو، وہ ناکام ہوجائیں گی،چاہے کیسی بھی زبانیں ہوں، وہ گنگ ہوجائیگی، چاہے کیسا بھی (تحفہ) علم ہو، وہ غائب ہوجائیگا۔ لیکن جب صحیح وقت آئیگا تو اس کے ادھورے کا م مکمل کئے جائینگے‘‘(بحوالہ (1 Cor. 13:8-10 (G.N.B.) - ‘ ‘ - یہ تحائف ” عارضی ہیں

وہ روحانی تحائف جو پہلی صدی میں موجود تھے واپس لے لئے جائینگے ” جب جوکوئی مکمل آئیگا ‘‘۔ یہ یسوع کی دوسری آمد کے بارے مینںہیں ہے یعنی اس وقت دوبارہ یہ تحائف عطا کئے جائینگے۔ یونانی میں لفظ’ مکمل ‘ کے معنی ہیں وہ جو پورا یابالکل مکمل ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ جس نے کوئی گناہ نہیں کیا ہو۔

یہ مکمل باتیں ان نصف معلومات کا متبادل ہیں جو ابتدائی عیسائیوں کے پاس پیشگوئی کی صلاحیت کے طور پر موجود تھیں۔ یاد رکھو کہ پیشگوائی ، خدا کی تخلیقی تحریک کی باتوں کو بتانے کا تحفہ تھی ، یہ ایسے الفاظ کے تحریری ریکارڈ ہیں جو بائبل میں موجود ہیں۔

پہلی صدی میں، متوسط درجے کے معتقدیں کو نئے صحیفہ کے بارے میں بہت کم معلومات تھی جیسا کہ ہمیں اس کا علم ہے۔ انہوں نے چند روز کے معاملات کے بارے میں اپنے چرچ کے بزرگوں سے پیشگوائی کی چند باتیں سنی ہوگی ، وہ یسوع کی زندگی کا مختصر خاکہ بھی جانتے ہوں گے اور ہوسکتا ہے کے پال کے ایک یا دو خطوط بھی انہوں نے سنے ہو نجو پڑھے تھے۔ لیکن جب پیشگوائی کی باتوں کا تحریری ریکارڈ د انہیں تقسیم کیا گیا ، تو اس وقت پیشگوائی کے تحفہ کی موجودگی کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی ۔ اسطرح یہ کام مکمل ہوگیا اور وہ روحانی تحائف کی زبانی تعلیم کا متبادل بن کر آیا اور پھر ایک مکمل نیا صحیفہ سامنے تھا:-

’’ تمام الہامی کتابیں خدا کی تخلیقی تحریک کے طور پر بھیجی گئی ہیں، اور یہ عقیدہ ، دوبارہ ثبوت ‘ اصلاح ،ا ورصحیح رہنمائی کیلئے فائدہ مند ہیں: تاکہ خداکا بندہ کامل (مکمل) بن سکے‘‘(بحوالہ (2 Tim. 3:16,17 -

کہنا یہ ہے جو کامل یا مکمل بناتی ہے ، وہ تمام الہامی کتابیں، اس لئے ایک ہی بار " تمام الہامی کتابوں کی تخلیق ہوئی اور تحریر کی گئی ہیں، اور ان کی تکمیل کے بعد جب یہ سب مکمل ہوگئیں تو اس کے بعد معجزاتی تحائف واپس لے گئے۔

اب اپنی جگہ پر پہنچ گیا تاکہ پہیلیونس کو بہتر طور پر Ephesians 4:8-14 مکمل کرسکے:-

جب وہ (یسوع) بلندی (جنت) کی طرف گیا، اس نے --- (روح) تحائف اپنے ’’ ماننے والوں کے حوالے کردیا --- تاکہ یسوع کے جسم کی تکمیل ہو، یہ تحائف اس وقت تک کیلئے تھے جب تک کہ ہم میناعتقاد (یعنی کہ ایمان) اور خداکے بیٹے کے بارے میں علم نہ آجائے ، اور ایک مکمل آدمی بن جائے--- اسوقت تک ہم ادھر ادھر اچھلنے والے بچے نہ رہیں اور عقیدہ پر سچے ڈھنگ سے عمل کرنے لگیں‘‘۔

پہلی صدی کے تحائف اس وقت کے دئے گئے تھے جبتک کہ آدمی مکمل اور پختہ نہ ہوجائے اور Tim. 3:16,17 2 کا کہتا ہے کہ ‘‘خدا کے بندے کامل ہیں ‘‘ کیونکہ ان کا " تمام الہامی کتابوں پر عقیدہ ہے ۔ Col. 1:28 بھی یہی تعلیم دیتا ہے کہ تکمیل ‘ خدا کی باتوں کو سمجھنے سے ہی ہوتی ہے ۔ ایک بار جب تمام الہامی کتابیں مکمل ہو گئیں ‘ تو مختلف کلیساوں کی جانب سے پیش کردہ عقائد کو سمجھنے میں کسی قسم کا کو ئی تذبذب نہیں ہو نا چاہئے ۔ صرف ایک بائبل ہے ؛ ٹھیک اس طرح جس طرح دنیا ایک حقیت ہے ‘‘(بحوالہ Jn.17:17 ، اس کے مطالعہ کے ذریعے ہمیں " عقیدہ کی پختگی ‘‘ ملے گی ، یہ وہ عقیدہ ہے جس کے بارے میں Eph. 4:13 ph. میں تذکرہ کیا گیا ہے ۔ سچے عیسا ئی کو ایسا ہی عقیدہ حاصل ہو ا ہے۔ان معنو ں میں وہ کامل (مکمل) ہیں جو خدا کی مکمل بات مانتے ہیں ، تحریر کا نتیجہ ہے ۔

معجزاتی تحائف Eph.4:14 آخر میں یہ نوٹ کیا جاسکتا ہے کہ کس طرح روحانی بچپن ، کو پسند کیا ، اور کس طرح پیشگوئی کی روشنی میں ،معجزا تی تحائف کو واپس لے لیا جایگا Cor. 13:11 1 ۔ بھی ایسی ہی با تیں کہتا ہے روحانی صلاحتیوں کے تحائف کی موجود گی کے بارے میں کچھ کہنا روحانی بلوغت کی نشانی نہیں ہے ، ان الفاظ کے پڑھنے والوں میں معلومات کا اضافہ خدا کی تحر یر کردہ باتوں کو گہرائی سے سمجھنے کی طرف قدم ہے ، اور خدا کا خود کے بارے میں ہمارے سامنے اس کے ذریعے بنیا وی انکشا ف کی تکمیل کا مظہر ہے ، اور خندہ پیشانی کے ساتھ اس کی فر مابر دا ی کا جواب۔

۱۔ ان میں سے کس کے معنی لفظ ' روح' کے ہیں؟

اے) طاقت | بی) تقدس
سی) سانس | ڈی) دھول

۲۔ مقدس روح کیاہے؟

اے) ایک آدمی
بی) طاقت
سی) خداکی طاقت
ڈی) تثلیث کا ایک حصہ

۳۔ بائبل کس طرح سے لکھی گئی؟

اے) لوگوں نے اپنے آئیڈئیے لکھ ڈالے۔
بی) لوگوں نے وہی لکھا جسے وہ سمجھتے تھے کہ خدا جانتاہے۔
سی) خداکی روح لوگونکی تخلیقی تحریک کے ذریعے۔
ڈی) اس کے کچھ حصے تخلیقی تحریک ہیں بلکہ دوسرے نہیں ہیں۔

۴۔ روح کے معجزاتی تحائف دئیے جانے کیلئے مندرجہ ذیل میں سے کون سی وجہ ہے؟

اے) گوسپل کی زبانی تبلیغ کی حمایت کرنا
بی) ابتدائی کلیسائی تیاری
سی) لوگوں کو زبردستی عیسائی بنانا ۔
ڈی) راہبوں کو ان کی نجی دشواریوں سے بچانا۔

۵۔ ہم خداکی صداقت کے بارے میں یہاں پڑھ سکتے ہیں؟
اے) بائبل سے مکمل طور پر اور مکمل طور پر اپنی سوچ سمجھ کے ذریعے
بی) مقدس روح کے ذریعے جو ہمیں ہربات براہ راست بیاتی ہے، یا بائبل نے مطالعہ کے ذریعے
سی) صرف بائبل کے ذریعے
ڈی) مذہبی مبلغین / راہبوں کے ذریعے

ُ

مطالعہ۳: سوالات

ہمارے مطالعہ کے دوران ہم اس وسیع معلومات تک پہنچے ہیں کے خدا
کون ہے اور وہ کس طرح سے کام کرتا ہے۔ ایسے کرتے ہوئے ہم نے ان معاملات
کے سلسلے میں متعدد مشترکہ غلط فہمیوں کو دور کیا ہے۔اب ہم مزید مثبت ڈھنگ

سے ان چیزونکی طرف دیکھنا چاہتے ہیں جن کے بارے میں خدا نے ''وعدہ کیا ہے اپنے
ان سے' جن کی اس سے عقیدت'' ہے۔ (بحوالہ James.1:12; 2:5)
حکامات کو برقرار رکھتے ہیں (بحوالہ Jn.14:15) -

پرانے صحیفہ میں خدا کے وعدے صحیح عیسائیت پر مشتمل ہیں۔ موجودہ زندگی میں تجربات سے گزرتے ہوئے پال نے مستقبل کے انعامات کے باب میں کہا ہے کہ اس کیلئے وہ اپنا سب کچھ گنوانے کیلئے تیار تھا: ''اب میں سمجھ چکا ہوں اور خدانے ہمارے آباؤ واجداد سے جو وعدے کئے ہیں ان کا بھی تجربہ کرلیا ہے--- جہاں امید و یاس کے سبب--- میں ملزم بن گیا ہوں'' (بحوالہ Acts. 26:6,7) - اس نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ تبلیغ میں گزار دیا۔ خوشیاں بانٹتے ہوئے (The Gospel) کہ کس طرح سے جو وعدے آباؤ واجداد سے کئے گئے تھے خدا ئے واحد نے پورے کئے --- اس کیلئے اس نے یسوع مسیح کو بھیجا'')بحوالہ Acts13:32,33) پال نے وضاحت کی کہ ان وعدوں پر اعتقادکہ مردہ سے دوبارہ زندہ ہوجائے گا ،یہ امید پیدا کرتا ہے۔)بحوالہ Acts 26:6-8 cp. 23:8 کہ یہ معلومات یوم حشر میں یسوع مسیح کی دوبارہ آمد ہے اور خدا کی اقلیم کی واپسی) بحوالہ(Acts 24:25; 28:20, 31-

ان تمام باتوں سے اس دیومالا ئی کہانیوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے کہ پرانا صحیفہ صرف اسرائیل کی ایک تاریخ ہے جو ابدی زندگی کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا۔ خدا نے ۲۰۰۰ سال قبل اچانک ہی یہ فیصلہ نہیں کیا کہ وہ ہمیں یسوع مسیح کے ذریعے ابدی زندگی کی پیشکش کریگا۔ یہ مقصد اس کے لئے دنیا کے آغاز سے ہی تھا:-

'') وہ) ابدی زندگی کی امید کا' کسی کے بارے میں خدا' دروغ گوئی سے
کام نہیں لے سکتا' دنیا کے آغاز سے قبل ہی وعدہ کیا تھا؛ لیکن
اس نے مقررہ وقت میں اپنے وعدے پورے کئے (تشویش کے ساتھ)
تبلیغ کے ساتھ'') بحوالہ(Titus 1:2, 3-
'' ابدی زندگی' جو مقدس باپ کے ساتھ تھی اور اسے ہمارے اندرتبدیل
کردیا''(بحوالہ1 Jn. 1:2)-

یہ دیکھتے ہوئے کہ اس کے بندوں کو ابدی زندگی میسر ہو زندگی اس کے ساتھ ابتداء سے ہی تھی' اور یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ پرانے صحیفہ مینمتذکرہ انسانوں کے ساتھ ۴۰۰۰ سال کے سلوک کے دوران خاموش رہا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ پرانا صحیفہ پیشگوئیوں اور وعدوں سے بھرا ہوا ہے جو ان امیدوں کی مزید تفصیل پیش کرتا ہے جنہیں خدا نے اپنے بندوں کیلئے تیار کیا ہے۔ یہ صرف اس لئے ہے کہ یہی ہماری نجات کیلئے اہل یہود سے کئے گئے خدا کے وعدے ہیں: ایسا اس لئے ہے کہ پال نے ابتدائی عیسائی طبقہ (Ephesus) کے معتقدین کو یاد دلایا تھا کہ اس سے قبل کہ وہ ان باتوں کو سمجھیں وہ لوگ یسوع کے بغیر تھے' اسرائیل کی دولت

مشترکہ کے ساتھی ہونے اور وعدونسے ناواقفیت کے سبب وہ نا امید تھے اور دنیا
اس کے باوجود بے شک انہوں نے یہ Eph. (2:12 میں خدا کے بغیر تھے‘‘)بحوالہ
سوچا کہ ان کے ماضی کے اعتقاد نے انہیں خدا کے بارے میں کچھ امیدیں اور
معلومات فراہم کیں۔لیکن یہ خدا کے پرانے صحیفہ کے بارے میں معلومات سے نابلد
ہونے کا نتیجہ تھا۔ حقیقت میں ’’وہ مایوس تھے اور دنیا میں خدا کے بغیر تھے‘‘۔ یاد
رکھو کے پال نے کس طرح سے عیسائیت کے وجود کی وضاحت کی تھی‘‘ جیسا
کہ ’’ہمارے (یہود) آباؤواجدادسے خدا کے وعدوں کی امید‘‘)بحوالہ Acts. 26:6 -)

بڑے افسوس کی بات ہے کہ چند کلیسائوں نے پرانے صحیفے کے ان حصوں کو
بتایا تھا جس کے بارے میں انہیں ضرور بتانا چاہئے تھا۔ ’’عیسائیت‘‘ مذہب کی بنتاد
پر نئے صحیفے میں دوبارہ بیدار ہوئی جبکہ اسوقت اس کی چند آیات ہی کا استعمال
ہوسکا۔ یسوع نے واضح طور پر ہر طرح سے اس کی تاکید کی:

اگر وہ لوگ موسیٰ کو (جس کے بارے میں بائبل کی پہلی ۵ کتابوں میں ’
وہ رقم طراز ہے) اور
پیغمبروں کو نہیں سنتے ہیں تو اس کے قائل نہیں ہونگے کہ مردہ دوبارہ
زندہ ہوسکتا ہے‘‘ بحوالہ Lk. (16:31-)

بہتر ذہنیت رکھنے والوں کیلئے یسوع مسیح کی دوبارہ واپسی کے اعتقاد کیلئے یہ
کافی ہے۔)بحوالہ cp.Lk. (16:30 لیکن یسوع مسیح کا کہنا ہے کہ پرانے صحیفے کی
ٹھوس معلومات کے بغیر یہ مکمل طور پہ ممکن نہیں ہے۔

یسوع کو پتہ چلا کیونکہ پرانے صحیفے کے سلسلے میں ان میں توجہ کا فقدان
تھا۔
تو نے ان سے کہا‘ اے احمقوں‘ اعتقاد (مکمل) کو دلوں سے نکالنے والوں
ہے : یسوع کو کیا اس سے نقصان نہیں پہنچے گا تمام پیغمبروں نے کہا‘
اور وہ اپنے عروج پر جاسکیں گے؟ آغازمیں موسیٰ اور تمام
پیغمبروں کے بارے میں اس نے ان لوگوں کو سمجھایا تمام الہامی کتابوں میں ان
باتوں کے بارے میں جس کی اسے تشویش تھی) بحوالہ Lk.
24:25-27

یاد رکھو اس (خدا) کی ان تاکیدوں کو کہ کس طرح مکمل پرانے صحیفے میں اس
(خدا) کے بارے میں کیا کہا گیا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ امت نے پرانے صحیفے کے
بارے میں کبھی سنا ،یا کبھی پڑھا نہیں بلکہ انہوں نے اسے بہتر طور پر نہیں
سمجھا اور اس لئے وہ اس پر سچا یقین نہیں کرسکے۔ خدا کی باتوں کو پڑھنے کے
بجائے بہتر طور پر سمجھنا ہی ضروری ہے اور اس سے ہی سچا عقیدہ پیدا ہوتا

Acts)ہے۔ یہود پرانا صحیفہ کا مطالعہ دیوانگی کی حد تک کرتے تھے)بحوالہ
لیکن چونکہ وہ یسوع اور اس کے گوسپل سے متعلق حوالے نہیں سمجھ 15:21
سکتے تھے کیونکہ ان کا اس پر عقیدہ نہیں تھا اور پھر یسوع نے ان سے کہا:۔

اگر تم موسیٰ پر یقین رکھتے ہیں تو ان کا مجھ پر بھی عقیدہ ہوگا: جس ’’
ہے۔ لیکن اگر انہیں اس کی نے میرے بارے میں لکھا
تحریروں پر یقین نہیں ہے تو وہ کس طرح سے میری باتوں پر یقین کریں
گے؟)بحوالہ Jn.5:46,47) -

وہ نہیں سمجھ پارہے تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے سمجھنے کی کوشش کی اور
انہیں ان کی نجات کا یقین دلایاگیا:۔

کرو ان (cp. Acts. 17:11 الہامی کتابوں کی تلاش (جو خاص طور پر -’’
سوچتے ہیں (پراعتماد ہیں) کہ انہیں ابدی زندگی نصیب کے لئے جو وہ
جنہوں نے مجھے آزمایا ہوئی ہے؛ اور یہ وہی لوگ ہیں
ہے‘‘) بحوالہ Jn. 5:39)

اور ایسا ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو پرانے صحیفے کی باتیں اور
تعلیمات کے سلسلے میں کچھ حد تک معلومات رکھتے ہیں؛ یہ صرف معلومات ہے
جو انہیں اتفاقی طور پر نصیب ہوگئی ہے۔ خدا کی تعلیم کی نئے عہد نامہ کی کتابوں
او ر یسوع کے بہتر پیغامات ابھی تک ان سے دور ہیں۔ اس مطالعہ کا مقصد یہی
ہے کہ آپ کو ایسی صورتحال سے باہر نکالا جائے اور یہ اسی وقت ممکن ہے
جب پرانے صحیفے کے اصل وعدونکے اصل معنوں کو سمجھایا جائے:۔

- جنت کے باغات میں
- نوح سے
- ابراہیم سے
- داؤد سے

ان کے بارے میں بائبل (کتاب پیدائش) کی ان ہی ۵کتابوں میں تذکرہ ہے جن سے
موسیٰ نے تجربہ حاصل کیا ہے اور پرانے صحیفوں کے پیغمبروں نے۔ عیسائی
گوسپل کے تمام عناصر یہاں ہار گئے ہیں۔ پال نے وضاحت کی کہ اس کتاب
(گوسپل) کی تعلیمات مینکہا گیا ہے ’’پیغمبروں اور موسیٰ کے ذریعے کہی گئی
باتوں کے علاوہ کوئی بھی بات سہی نہیں ہے۔کیونکہ یسوع کو بیدار ہونا ہے اور وہ
سب سے پہلے ہونگے جو مردہ سے زندہ ہونگے اور لوگوں میں روشنی داخل کریں
گے‘‘ (بحوالہ Acts 26:22, 23) وہ اور ان کے آخری دنوں میں نغمہ وہی رہے گا؛
(پال) وضاحت کرنے والا ہے اور حلفیہ بیان دینے والا ہے خدا کی اقلیم کا۔۔۔ دونوں
باتیں موسیٰ اور پیغمبروں کے اختیار سے باہر تھیں صبح سے شام تک‘‘
بحوالہ(Acts 28:33)

پال کی امید جو اعلیٰ ترین عیسائیت ہے ایسی امید ہونا چاہئے جو ہمیں بے حس کردیتی ہے جو اس کی زندگی تاریکی میں دور کہیں روشنی کے مانند ہے۔ اس طرح یہ ہر ایک سنجیدہ عیسائی کیلئے ضروری ہے اس بے حسی کی اکتاہٹ کے بعد اب ہمیں ''الہامی کتابوں کو تلاش کرنا ہے''۔

Genesis انسان کے زوال کی افسوس ناک کہانی کا تعلق جینس کے باب ۳ سے ہے۔ خدا کی بات کو غلط ڈھنگ سے پیش کر کے حوا کو اس ((chapter 3 کی حکم عدولی کیلئے اکسانے کیلئے اژدہے پر اس کا عذاب نازل ہوا۔ مرد اور عورت کو ان کی نافرمانی کیلئے سزادی گئی۔ لیکن اس تاریکی کے موقع پر بھی امید کی کرن نظر آئی جب خدا نے اس اژدہے سے کہا:۔

میں تیرے اور اس عورت کے درمیان دشمنی (نفرت و مخالفت) ڈال دوں ''
تیرے بیج اور اس کے بیج؛ کے درمیان گا، اور یہ نفرت
اس کے پیر وہ (اس عورت کا بیج) تیر ا سر کچل دے گا، اور تو ہوگی؛
میں ڈس لے گا'' (بحوالہ Gen. 3:15)۔

خاص توجہ طلب ہے ؛ ہمیں اس میں کہی گئی مختلف باتوں کی (Verse) یہ آیت بڑی ہوشیاری کے ساتھ وضاحت کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک ''بیج'' کا مطلب کسی وارث یا بچہ سے ہے، لیکن اس کا حوالہ ان لوگوں سے بھی دیا جاسکتا ہے جو لوگ اس ''بیج'' سے منسلک ہیں۔ ہم بعد میں یہ پرھیں گے کہ ابراہیم کا بیج لیکن عیسائی بننے کے بعد ہم اگر یسوع سے ''بیج'' یسوع تھے (بحوالہ Gal.3:16) ۔ اس لفظ ''بیج'' ''منسلک'' ہیں تو، ہم بھی اس کے بیج ہیں (بحوالہ Gal. 3:27-29) اس طرح ایک کا حوالہ مادہ منویہ سے بھی دیا جاسکتا ہے (بحوالہ1 Pet. 1:23) سچے بیج میں اس کے باپ کی تمام خصوصیات موجود ہونگی۔

اژدہے کے بیج کا اس خاندان کے ساتھ تعلقات کا حوالہ دیا جاسکتا ہے جو اس اژدہے کو پسند کرتا ہے:۔

- خدائی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا
- دروغ گوئی
- دوسروں کو گناہ کی جانب راغب کرنا

ہم مطالعہ۶میں یہ دیکھتے ہیں کہ کوئی خاص آدمی یہ کام نہیں کررہا ہے، بلکہ یہ سب ہمارے اندر خود موجود ہے۔

- ''ہمارا بوڑھا آدمی'' گوشت پوست کا (بحوالہ Rom. 6:6)
- ''فطری انسان'' (بحوالہ1 Cor. 2:14)

۔ ’’بوڑھا آدمی، جو اپنی نفسانی ہوس کی وجہ سے بگڑا ہوا ہے‘‘
(بحوالہEph. 4:22)– ۔
(بحوالہ ’’بوڑھا آدمی اپنے وعدوں کے ساتھ‘‘-Col. 3:9)

یہ ’’آدمی‘‘ جو گناہ ہے ہمارے اندر بائبل میں متذکرہ ’شیطان‘ کی شکل میں موجود ہے، یہ شیطان اژدہے کا ’’بیج‘‘ ہے۔

عورت کے بیج کے بارے میں ایک علیحدہ حیثیت ہے۔ تو (اژدہے کا بیج) اس کی ایڑی زخمی کرسکتا ہے‘‘ (بحوالہGen. 3:15) یہ انسان مستقل طور پر اژدہے کے بیج کو کچل سکتا تھا ، بیج یعنی گناہ۔ ’’یہ تیرے سر کو کچل سکتا ہے‘‘۔ ایک سانپ کے سر کو کچلنا اس کی موت کے برابر ہے۔ یعنی یہ سمجھوکہ اس کے سر میں ہی اس کا دماغ ہے۔ وہ واحد شخص جو اس عورت کے بیج متوقع ا میدوار ہو سکتا ہے وہ یقینی طور پر لارڈ یسوع ہوگا۔
یسوع مسیح، جنہوں نے (صلیب کے ذریعے) موت کو شکست دیدی (اور سے ، اور گوسپل کے ذریعے زندگی (بحوالہRom.6:23)اس کے بعد گناہ کی طاقت کو۔ اور لافانیت کو زندہ کردیا‘‘(بحوالہ2Tim.1:10))

گناہ خدا نے اپنے بیٹے کو گناہ گار جسم اور گناہ کی ذات میں، جسم میں موجود ’’ کے خاتمے کیلئے بھیجا؛ یعنی وہ شیطانی جس کا تذکرہ بائبل میں ہے،جو اژدہے کا بیج ہے (بحوالہRom 8:3)

یسوع کو ’’ہمارے گناہوں کے خاتمے کیلئے تیار کیا گیا‘‘ (بحوالہ1Jn. 3:5)

تو اسے یسوع پکارے گا (معنی ’’نجات دہندہ‘‘: جو اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں ’’ سے بچائے گا۔(بحوالہMt. 1:21)

انہیں یسوع عام طور پر ’’ایک عورت کے ذریعے پیدا ہوئے‘‘)بحوالہGal. 4:4)۔ مریم کے بیٹے کے طور پر جانا جاتا ہے، جبکہ خدا اس کے باپ تھے۔ اس طرح ان معنوں میں، بھی، وہ عورت کا بیج تھے، جبکہ اسے خدا کے ذریعے اس طرح ڈالا گیا تھا کہ دوسرا کوئی بھی آدمی ایسا نہیں کرسکتا ہے۔ عورت کا یہ بیج عارضی طور پر گناہ کے ذریعے زخمی ہونے والا تھا، یہ گناہ وہ اژدہا تھا۔" تو اس کی ایڑی زخمی کرسکتا تھا‘‘)بحوالہGen. 3:15) ایک سانپ اگر ایڑی میں ڈس لے تو وہ ایک معمولی زخم ہوسکتا ہے جبکہ سانپ کے سر کچل دینا زیادہ خطرناک ہے۔ تقریروں کے مختلف نقوش میں بائبل کی بنیادیں ہیں؛ ’’سر پر ضرب لگاؤ‘‘ (یعنی کہ مکمل طور پر روک دو یا ختم کردو) یہ سانپ کے سر کو کچل دینے کی یسوع کی تعلیم پر مبنی ہے۔

گناہ، یعنی اژدہے کا بیج، کی مذمت کی اولیت یسوع کے ذریعے صلیب پرخود کو قربان کردینے پر دی گئی ہے۔ آپ یہ دیکھئے کہ ماضی کے زمانے میں گناہ پر یسوع کی فتح کے بارے میں مختلف آیتوں (Verses) میں کس طرح سے تذکرہ کیا گیا ہے۔ ایڑی میں عارضی طور پر زخم کو اس سے تشبیہ دی گئی کہ یسوع تین دنوں تک موت سے نبرد آزمارہا۔ اس کی دوبارہ آمد اس کا ثبوت ہے کہ یہ صرف ایک وقتی زخم تھا جو قاتلانہ جھٹکے کے مقابلے میں کسی اہمیت کا حامل نہیں جو اس نے گناہ کو دیا تھا۔

یہ دلچسپ بات ہے کہ بائبل سے علیحدہ ہٹ کر تاریخی ریکارڈ میں کہا گیا ہے کہ جس شخص کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا اسے لکڑی کے تختے پر لٹکانے کے بعد اس کی ایڑی میں کیل ٹھونکی گئی تھی۔ اس طرح یسوع کی ''ایڑی زخمی ہوگئی تھی'' اور پھر موت ہوئی۔) بحوالہ Is.53:4, 5)میںکہا گیا ہے کہ یسوع کو صلیب پر ان کی موت کیلئے خدا نے کچل دیا تھا۔ یہ بات صاف طور پر اس پیشگوئی کی ضمانتہے جو Gen. 3:15 میں کی گئی تھی کی یسوع کو اژدہے کا بیج کچل دے گا۔ اس طرح خدا نے شیطان کے ذریعے کام کیا جس کا سامنا یسوع کو تھا اسے یہاں)بحوالہ Is.53:10)کچلنے والے سے تعبیر کیا گیا ہے ، جو شیطانی طاقت پر قادر ہے اور اس شیطان نے اس کے بیٹے کو کچل دیا۔ اس طرح خدا اپنے بچوں پر شیطانی حربے بھی استعمال کرتا ہے۔

آج کا اختلاف

لیکن آج کے ذہن میں یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہوگا کہ؛'' اگر یسوع نے گناہ اور موت (اژدہے کا بیج) کو ختم کردیا، تو یہ چیزیں آج بھی کیوں موجود ہیں؟'' جواب یہ ہے کہ صلیب پر یسوع نے اپنے اندر چھپی ہوئی گناہ کی طاقت کو ختم کیا؛ بحوالہ(Gen. 3:15) کی پیشگوئی یسوع اور گناہ کے اختلاف کے سلسلے میں اہمیت کی حامل ہے۔ اب اس کے معنی یہ ہیں کہ چونکہ اس نے اپنی فتح میں ہم کو شریک کیا تھا، اس طرح ہم بھی، گناہ اور موت پر فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو اس کی فتح کے جشن میں مدعو نہیں کیا گیا تھا ، یا انہوں نے آنے سے انکار کردیا تھا، یقینی طور پر اور بے شک آج بھی وہ گناہ اور موت کے تجربات سے گذر رہے ہیں کیونکہ عیسائیت قبول کرنے کے بعد)بحوالہ Gal. 3:27-29) ان کے عورت کے بیج کے ساتھ تعلقات برقرار ہیں، ان کے گناہوں کو معاف کردیا جاسکتا ہے اور اس کے بعد انہیں موت سے نجات بھی دلائی جاسکتی ہے، اور یہی گناہ کا نتیجہ ہے۔ اس طرح یسوع کی شکل میں موت کا خاتمہ'' صلیب پر)بحوالہ(2 Tim. 1:10 ، لیکن پھر بھی زمین پر خدا کے مقصد کی تکمیل ابھی تک نہیں ہوئی کہ ہزارہ کے خاتمہ تک لوگ اصل میں مرنا بند کردینگے اس کے بعد موت زمین پر دوبارہ پھر کبھی نمودار نہیں ہوگی؛ اس کیلئے اس کی حکومت ضروری ہے (خدا کی اقلیم کے پہلے حصہ میں) جب تک کہ وہ تمام دشمنوں کو اپنے قدموں کے نیچے کچل نہ دے۔ اور

1(بحوالہ(''آخری دشمن کی موت ہوگی جسے ختم کرنا ضروری ہے Cor. 15:25, 26

اگر ہم نے ''عیسائیت قبول کی ہے، تو یسوع کے بارے میں اعتقاد ہے جیسا میں تذکرہ ہے ، تم ہمارے بن جاؤ؛ تو یہ بائبل کے دلچسپ حصوں Gen. 3:15کہ میں شامل نہیں ہے، یہ سب پیشگوئیاں اور وعدے ہیں جو ہم سے براہ راست کئے گئے ہیں! عورت کے بیج کی طرح، ہم، بھی مختصر وقفہ کیلئے اپنے اندر گناہ پر فتح کے تجربے سے گذریں گے۔ جب تک لارڈ ہماری زندگی میں ہمیشہ کیلئے نہیں آتاہے، تو ہماری ایڑی بھی زخمی ہوگئی جیسی یسوع کی ہوگئی تھی۔ اس صورت میں ہم بھی مر جائیں گے۔ لیکن اگر سچے معنوں میں عورت کا بیج ہیں، تب اسوقت 'زخم' عارضی ہوگا۔ جو لوگ پانی کی گہرائی میں جاتے رہے یسوع پر اعتقاد لائے اور عیسائی بنے تو انہوں نے اس کی موت اور نمودار ہونے کے معاملے سے خود کو جوڑ لیا ہے ٹھیک اسی طرح وہ بھی پانی سے دوبارہ باہر نکلیں گے (دیکھئے Rom. 6:3-5) -

اگر ہم یسوع کا سچا بیج ہیں، تو ہماری زندگی پر Gen. 3:15 کے اثرات حائل ہونگے۔ اس معاملے میں زبردست اختلاف (''دشمنی'') ہمارے اندر موجود ہے، یہ اختلاف درست اور غلط کے درمیان ہے۔ عظیم راہب پال نے گناہ اور اس کے اپنے اصول کے درمیان جو اس میں موجود تھا کبھی نہ ختم ہونے والا اختلاف قرار دیا ہے (بحوالہ Rom. 7:14-25)

یسوع پر اعتقاد لانے کے بعد گناہ کے ساتھ ہمارے اندرونی اختلاف میں ضرور اضافہ ہوگا۔ جو ہمارے تمام دنوں میں اس طرح برقرار رہے گا ایک معنی میں یہ ہمارے لئے سخت دشواری کا سبب بن جائے گا کیونکہ گناہ کی طاقت زیادہ ہے۔ لیکن دوسرے معنوں میں ایسا نہیں ہوتا، یہ دیکھتے ہوئے کہ ہم یسوع پر اعتقاد لائے، جس نے لڑائی لڑی اور اختلاف پر قابو پایا۔ یہ نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ معتقدیں کو کس طرح سے Eph. 5:23-32 میں ایک عورت سے تعبیر کیا گیا ہے، چونکہ ہم عورت کا بیج ہیں تو ان معنوں میں ہم بھی عورت ہوئے۔

ایسے طریقے سے عورت کا بیج اگر یسوع اور ان معتقدین کی جنہوں نے اس کا کردار اپنایا، ان لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے تو اژدہے کا بیج بھی دونوں گناہ (''بائبل کا شیطان'') اوروہ افراد جوگناہ اور اژدہے کا کردار کا آزادی کے ساتھ مظاہرہ کرتے ہیں نمائندگی کرتا ہے۔ اس قسم کے لوگ خدا کی باتوں کا نہ تو احترام کریں گے اور یا پھر وہ اسے غلط طریقے سے پیش کریں گے اور یہ انہیں گناہ اور خدا سے دوری سے شرمندگی میں ڈال دیگا جیسا آدم اور حوا کے ساتھ ہوا۔ یہ دیکھئے کہ یہودی ایسے لوگ تھے جنہوں نے یسوع کو موت کے حوالے کردیا۔ یعنی عورت کے بیج نے ایڑی میں ڈس لیا۔ یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ یہ اژدہے

اور یسوع ((John the baptist کے بیج کی اصل مثالیں ہیں۔ اس کی عیسائی جان نے تصدیق کی ہے:۔

’’ جب اس نے (جان) فارسیز اور سدوسیز کے گروپ کو (یہودیوں کا گروپ جنہوں نے یسوع کو صلیب پر لٹکایا تھا) دیکھا تو وہ اس کی رہبانیت میں آگئے، اس نے ان سے کہا، اے ناتواں (سانپ) کی نسل (یعنی کیپیدا کی گئی ہے) تم کو وارننگ دیتا ہوں کہ تم آنے والی آفتوں سے نجات حاصل کرلو؟‘‘)بحوالہ Mt. 3:7)

’’ یسوع کو ان کے (فارسیز) خیالات معلوم تھے اور کہا ۔۔ اے سانپ کی نسل، تم شیطان کس طرح ہوسکتے۔۔ اس لئے اچھی باتیں کہو؟‘‘)بحوالہ Mt. 12:25,34)

وہ الفاظ ۔ یہاں تک کہ مذہبی الفاظ ۔ بھی اسی اژدہے کے کردار پر مبنی ہیں۔ صرف وہ لوگ یسوع پر اعتقاد لائے جوعورت کے بیج سے منسلک ہیں؛ دیگر دوسرے اژدہے کے بیج کے ساتھ تعلقات کی تصدیق کے حامل ہیں۔ یسوع نے کس طرح ان کے ساتھ سلوک کیا جو اژدہے کے بیج تھے ان کی یہاں مثال مل سکتی ہے:۔

۔ اس نے محبت کی روحانی طاقت اور سچی تشویش کے ساتھ انہیں تعلیم دی، پھر بھی
۔ اس نے انہیں نظر انداز نہیں کیا اور اپنی سوچ فکر سے انہیں روشناس کرانے کی کوشش کی، اور
۔ اس نے انہیں خدا کی شفقت کا مظاہرہ کیا جس انداز سے وہ موجود ہے۔

اس کے باوجود انہوں نے اس (خدا) سے نفرت کی۔ خدا کی فرمانبرداری کی ان کی اپنی کوشش نے انہیں حاسد بنا دیا۔ یہاں تک کہ ان کا خاندان)بحوالہ Jn. 7:5; Mk. 3:21)اور قریبی دوستوں نے بھی)بحوالہJn. (6:66 رکاوٹیں کھڑی کردیناور چند تو اس سے دور بھاگ گئے۔ پال نے ایسے ہی تجربات ان لوگوں کے سلسلے میں تذکرہ کیا ہے جو کہ ہر حالت میں اس کے ساتھ رہا کرتے تھے:۔

’’ کیا میں تمہارا دشمن بن گیا ہوں، کیونکہ مینتمہیں سچی باتیں بتاتا ہوں؟‘‘ بحوالہ(Gal.4:14-16)

یہ سچ کبھی بھی پسند نہیں کیا گیا، اس کو سمجھنے اور اس کو اپنانے سے ہمیشہ ہی ہمارے لئے مسائل پیدا ہوئے ہیں جب کہ ان باتوں کو سمجھانے میں کافی اذیتیں بھی سہنی پریں:۔

اور جب اسے جسمانی طور پر ایذائیں دی گئیناور کیونکہ وہ پیدا ہوا تھا ’’
سے ہوئی تھی (خدا کی باتوں کی سچی اور اس کی پیدائش روح
ایساہی آج ، اور (Peter 1:23 معلومات کے ذریعے)بحوالہ1
کل ہے‘‘ (بحوالہ Gal. 4:29)

ؘاگرہم سچے دل سے یسوع کے ساتھ ہوجائیں تو ہمیں اس کی چند تکالیف کا احساس ہوگا، اور اس طرح اس کے چند شاندار انعامات میں بھی ہمارا حصہ ہونگے۔
ایک بار پھر پال اس سلسلے میں چند مثالیں پیش کرتا ہے:۔
یہ بااعتقاد بات ہے؛ کہ اگر ہم اس (یسوع) کے ساتھ مرتے ہیں تو، ہم اس ’’
رہ سکتے ہیں؛ اگر ہم تکالیف جھیلتے ہیں (اس کے ساتھ زندہ بھی
کرسکتے ہیں۔۔۔اس کے ساتھ)، تو ہم اس کے ساتھ خوشیاں بھی حاصل
لئے میں تمام باتوں کی صداقت کی تصدیق کرنا ہو ‘ ‘
(بحوالہ2 Tim. 2:10-12)

اگر انہوں نے مجھے (یسوع کو) ایذائیں دیں، تو وہ تمہیں بھی ایذائیں دیں ’’
باتیں میرے نام کی وجہ سے تمہارے ساتھ پیش گے۔۔۔ یہ تمام
آئیں گی‘‘ (بحوالہ Jn. 15:20, 21)

مطلب یہ ہے کہ چونکہ ہم یسوع کے نام پر اعتقاد لاچکے ہیں (بحوالہ Acts 2:38; 8:16)-
کا مطالعہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ ، اگر یسوع (Verses) اس قسم کی آیتوں کے ساتھ ہونے کا اعادہ کیا گیا جو عورت کا بیج ہے، تو یہ سب اس وجہ سے ہی ہورہا ہے، ہوسکتا ہے کہ میں عورت کا بیج نہ ہوں‘‘، لیکن یقینی طور پر ہم کسی بھی ایسے حالات میں سمجھنے کی توقع نہیں کر سکتے ہیں جس سے ہم صحیح ڈھنگ سے نمٹ نہ سکیں۔ اس طرح یسوع کے ساتھ خود کو مکمل طور پر جوڑ لینے کیلئے ہمارے اندر قربانی کا جذبہ ہونا چاہئے، کیونکہ اس کا ساتھ ہمارے لئے شاندار انعام ہوگا ’’کیونکہ آج کے دور کی تکالیف کا موازنہ ہم اس پر سکون زندگی سے نہیں کر سکتے ہیں جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے‘‘۔ اور اس وقت بھی، اس کی قربانی ہماری عبادت کے ذریعے ہوگی۔ اور اس میں اس پرسکون شاندار زندگی کی یقین دہانی ہے، جس کا تذکرہ بائبل کے ابواب میں کیا گیا ہے:۔

خدا قابل بھروسہ ہے، اور وہ تمہیں تکالیف کی زندگی سے نجات دلائے ’’
لیکن ۔۔۔۔۔ تم اس سے فرار کوشش نہ گا جو تم جھیل رہے ہو؛
کروگے جبکہ تم ان تکالیف کو برداشت کرنے کے قابل ہو‘‘ (بحوالہ1 Cor. 10:13)-

-''یہ باتیں میں نے تمہیں بتائی ہیں، کہ میرے پاس سکون ہے۔اس دنیا میں
تمہیں دشواریاں لاحق ہوں گی؛ لیکن خوش ہو جاؤ؛ کیونکہ دنیا پر
میں قادر آچکا ہوں'' (بحوالہ Jn. 16:33)
اگر خدا ہمارے ساتھ ہے، اس کے بعد ان باتوں کیلئے ہم کیا کہیں گے؟ ''
تو ہمارا مخالف کون ہوسکتا ہے؟'' (بحوالہ Rom. 8:31)

آدم اور حوا کے بعد انسانی تاریخ کا سلسلہ شروع ہوا ہے، اور آدمی آہستہ آہستہ بد اعمال بنتا گیا۔ حالات اس قدر خراب ہو گئے کہ تہذیب و تمدن بالکل ہی ختم ہوگیا اس وقت خدا نے فیصلہ کیا کہ وہ ہر چیز فنا کردے گا اور صرف نوح اور ان کا خاندان بچے گا (بحوالہ Gen. 6:5-8) نوح سے کہا گیا کہ وہ ایک بڑی کشتی تیار کریں جس میں وہ اور ہر جانور کا ایک جوڑا اس وقت رہ سکے جب سیلاب سے پوری دنیا تباہ ہو جائے گی۔ دنیا میں آنے والے اس سیلاب پر یقین کرنے کی سائنٹفک وجہ ہے جو الہامی کتابوں کے واضح بیان سے ہٹ کر بھی ایک حقیقت ہے! یہاں یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ زمین (یعنی جس کے معنی سیارہ زمین کے ہیں) تباہ نہیں ہوئی تھی بلکہ زمین پر موجود گناہگار آدمیوں کا خاتمہ ہوگیا تھا: ''زمین پر چلنے پھرنے والا گوشت پوست کا ہر جاندار ختم ہوگیا تھا'' (بحوالہ Gen.7:21) - یسوع نے نوح کی دنیا کا انجام دیکھا (بحوالہ Mt.24:37) اور پیٹر (بحوالہ 2 Peter3:6-12) تھا اور یہی حالات یسوع کے دوبارہ نمودار ہونے کے بعد پیش آئیں گے۔ اس طرح نوح کے زمانے میں آدمی کی شرانگیزیوں کا موازنہ ہماری موجودہ دنیا سے کیا جا سکتا ہے۔ جسے یسوع کی واپسی پر سزا دی جائے گی۔

آدمی کی زبردست گناہوں اور اس زمین کی خود بخود تباہی کا منصوبہ تیار ہو چکا ہے، اور یہ یقین ہو چکا ہے، یہاں تک کہ عیسائیوں میں بھی، کہ یہ زمین تباہ ہو جائے گی۔ یہ باتیں بائبل کے اس بنیادی پیغام سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں کہ خدا اس زمین کی سر گرمیوں سے تشویش میں مبتلا ہے اور جلد ہی یسوع زمین پر خدا کی اقلیم تشکیل دینے کیلئے واپس آئے گا۔ اگر انسان کو اس زمین کی تباہی کی اجازت دیدی گئی تو یہ وعدے پورے نہیں کئے جاسکیں گے۔ قابل یقین ثبوت موجود ہیں کہ خدا کی اقلیم زمین پر قائم کی جائے گی اور یہ ثبوت مطالعہ 4.7 اور مطالعہ 5 میں ملیں گے۔ ----مندرجہ ذیل ثبوت کافی ہونگے کہ زمین اور شمسی نظام تباہ نہیں کیا جائے گا:-

-''یہ زمین جو اس نے بنائی ہے ہمیشہ برقرار رہے گی'' (بحوالہ Ps. 78:69)
-''زمین ہمیشہ رہے گی'' (بحوالہ Ecc. 1:4)-

-’’سورج اور چاند --- ستارے--- جنہیں خدا نے بنایا ہے وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ قائم رہنے
والے ہیں؛ اس نے قانون کا ئنات بنایا ہے جو ختم
نہیں ہوگا‘‘ (بحوالہPs. 148:3-6)

-’’زمین لارڈ کی سلسلے مینمعلومات سے بھرپور ہوگی اور پانی
سمندروں میں موجود ہوگا ‘ ‘
(بحوالہIs. 11:9; Num. 14:21) - یہ مشکل ہے کہ خدا خود ہی زمین کو
تباہ کردے۔
اس کے وعدے ابھی تک پورے نہیں ہوئے ہیں۔

-’’خدا جس نے خود زمین بنائی؛ اور اسے تشکیل دیا ؛ اس نے اسے یونہی
نہیں بنایا ہے، اس نے اس میں جانداروں کو بسانے کیلئے اسے
قائم کیا ہے‘‘ (بحوالہIsa. 45:18) - اگر خدا اسے صرف تباہ کرنے کیلئے
بناتا تو اس کا مقصد بے معنی ہوجاتا۔

کتاب پیدائش کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے ان سب چیزوں کا نوح سے وعدہ کیا تھا۔ کیونکہ سیلاب کے بعد جب نئی دنیا بسائی گئی اور وہ اس میں رہنے لگے تو اس وقت نوح کو خوف پیدا ہوا کہ کہیں دوسری بڑی تباہی نہ آجائے۔ سیلاب کے بعد جب کبھی بھی موسلادھار بارش ہوتی تو، ایسے خیالات اس کے دماغ میں ضرور آتے تھے۔ اور اس طرح خدا نے وعدہ (کئی وعدے) کیا کہ ایسا پھر کبھی نہیں ہوگا:-

-میں، نے مشاہدہ کیا ہے، اور میں نے تم سے یہ وعدہ کیا ہے--- اور میں تم
سے
یہ وعدہ نبھاؤں گا۔ (’میں‘پر کس قدر زور دیا گیا یہ دیکھئے۔ خدا کے
کارنامے جو اس نے فانی انسان سے وعدے کے طور پر
کئے ہیں!)؛ کہ سیلاب کے پانی سے تمام جاندار نہ تو ختم کئے
جائینگے؛ نہ ہی زمین کو تباہ کرنے کیلئے اور کوئی سیلاب آئے گا‘‘
(بحوالہGen. 9:9-12)

اس وعدے کی قوس و قزح کے ذریعے تصدیق کی گئی تھی:-
جب کبھی بھی میں زمین پر بادل (بارش) لاتا ہوں تو بادلوں میں قوس و ’’
قزح نظر آئے گی؛ اور میں اپنے وعدے کو یاد رکھوں گا--- میرے اور
تمہارے درمیان--- خدا اور روئے زمین پر بسنے والا ہر
جاندار کے ہمیشہ بر قرار رہنے والا وعدہ--- یہ (قوس و قزح اس وعدہ کا نمونہ ہے‘‘
-(بحوالہGen. 9:13-17)

چونکہ خدا اور زمین پر بسنے والے انسانوں اور جانوروں کے درمیان یہ ایک مستقل عہد ہے اس لئے زمین پر لوگ اور جانور ہمیشہ رہیں گے۔یہ خود اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا کی بادشاہت زمین پر ہوگی نہ کہ جنّت میں۔
اس طرح سے نوح سے کیا گیا وعدہ اقلیم کی تشکیل کیلئے گوسپل کی بنیاد ہے؛
اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ خدا اس زمین کیلئے کس قدر توجہ دیتا ہے، اور اس مقصد کیلئے اس کا ابدی مقصد کیا ہے۔ اپنے غضب کے موقع پر بھی اس میں رحم ، اور یہی اس کی محبت ہے کہ وہ اپنے جانداروں (Hab. 3:2موجود رہتا ہے (بحوالہ 1)Cor. 9:9 cp. Jonah 4:11- کی بھی پرواہ کرتا ہے (بحوالہ

گوسپل نے یسوع اور راہبونکے بارے میں جو تعلیم دی ہے وہ بنیادی طور پر وہ ابراہیم کے طرز فکر سے علیحدہ نہیں تھی۔ خدا نے الہامی کتابوں کے ذریعے، ۔ یہ وعدے (Gal. 3:8’’گوسپل سے قبل ابراہیم کے اندر تعلیم کو سمودیا تھا‘‘ (بحوالہ اس قدر اہم ہیں کہ پیٹر نے گوسپل کے سلسلے میں عوامی اعلان کا ان کے حوالے ۔ اگر ہم یہ سمجھ لیں Acts 3:13,25)کے ذریعے آغاز کیا اور اسے مکمل کیا (بحوالہ کہ ابراہیم کو کیا بتایا گیا ہے، تو ہمارے سامنے عیسائی گوسپل کی بہت ہی بنیادی تصویر سامنے ہوگی۔ ایسے کئی دوسرے اشارے بھی ہیں کہ ’’گوسپل‘‘ کوئی معمولی چیز نہیں ہے جس کا آغاز یسوع کے زمانے سے ہوا تھا:۔

۔ ’’ہم نے تمہارے حوالے خوشگوار موجیں (گوسپل) کردی ہیں، ٹھیک اسی طرح سے جس طرح سے خدا نے (یہودی) آباؤاجداد سے کئے گئے
(بحوالہ Acts 13:32,33) وعدے پورے کئے‘‘
۔ ’’خدا کی گوسپل وہی کتاب ہے جس کا اس نے اپنے پیغمبر (یعنی کہ ابراہیم، Gen. 20:7) سے مقدس الہامی کتابوں کی فرہمی کے
(بحوالہ Rom. 1:1, 2-)سلسلے میں وعدہ کیا تھا‘‘

۔ ’’اس مقصد کیلئے گوسپل کی جو تعلیم بھی انہیں دی گئی تھی وہ مردہ ہوچکی ہے‘‘ (بحوالہ1 Peter 4:6) ۔ یعنی وہ معتقدین جو پہلی صدی سے قبل زندہ تھے اور مرگئے۔

۔ ’’ہمیں بھی گوسپل کی تعلیم دی گئی، اور ٹھیک اسی طرح اُن کو بھی دی گئی‘‘ (بحوالہ Heb.4:2) یعنی کہ اسرائیل کو ان کی تاریکی کے دور میں۔

ابراہیم سے کئے گئے وعدہ کی دو بنیادی مقاصد ہیں:۔

ابرہیم کے بیج کے متعلق چیزیں (خصوصی وارث) اور (١)

ابراہیم سے کئے گئے وعدے کی زمین سے متعلق (۲)

ان وعدوں کا نئے صحیفہ میں تبصرہ کیا گیا ہے، اور بائبل کو خود اس کے ذریعے وضاحت کرنے کی اپنی پالیسی کو برقرار رکھتے ہوئے ہم دونوں صحیفوں کی تعلیمات کو یکجا کریں گے تاکہ ابراہیم سے کئے گئے وعدے کی مکمل تصویر ہمارے سامنے آسکے۔ ان وعدوں کا پرانے صحیفہ میں تذکرہ کیا گیا ہے، اور ہماری اس پالیسی کو برقرار رکھتے ہوئے کہ بائبل خود اس کی وضاحت کرے، ہم دونوں صحیفوں کی تعلیم کو اگر یکجا کرتے ہیں تو ہمیں ابراہیم سے کئے گئے وعدے کی پوری تصویر صاف نظر آتی ہے۔

ابراہیم اصل میں اُر (UR) میں رہتے تھے جو ایک ترقی پذیر شہر تھا جو اسوقت عراق میں ہے۔ جدید تاریخ سے یہ انکشاف ہوتا ہے کہ ابراہیم کے زمانے میں اس شہر میں تہذیب و تمدن کی سطح بہت بلند ہوچکی تھی۔ وہاں بینک کاری کا نظام، شہری سروس اور اس سے متعلقہ دوسری سروسیز بھی موجود تھیں۔ کسی میں کوئی اختلاف نہیں تھا، ابراہیم اس شہر میں رہتے تھے، جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے، وہ دنیا کے عظیم انسان تھے۔ لیکن اس وقت خدا کی طرف سے ایک غیر معمولی حکم ان پر نازل ہوا۔ آرام اور آسائش سے بھرپور زندگی ترک کرو اور اس زمین کی طرف نکل پڑو جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ لیکن انہیں کہاں جانا تھا اور کیا کرنا یہ مکمل طور پر واضح نہیں ہوا تھا۔ ان لوگوں سے کہا گیا کہ تمہیں ۱،۰۰۵ میل کا سفر طے کرنا ہے یہ زمین کینان تھی۔جدید اسرئیل۔

عام طور پر ان کی زندگی میں، خدا ابراہیم کے سامنے حاضر ہوا اور کئی بار حاضر ہوا اور ان سے کئے گئے وعدوں کو یاد دلایا۔ وہ وعدہ یسوع کی گوسپل کی بنیاد ہیں۔ اس طرح سچے عیسائیوں کیلئے بھی ابراہیم کی طرح حکم جاری کیا گیا ہے کہ وہ اپنی آرام اور آسائش کی زندگی کو ترک کریں اور اعتقاد کی زندگی میں داخل ہوں، جہاں خدا کے وعدوں کو اہمیت ہو اور اس کے کلام کے ساتھ زندگی گذارو۔ ہم اچھی طرح سے سوچ سکتے ہیں کہ ابراہیم اپنے سفر کے لئے اس کے وعدوں سے کس طرح سے متفق تھے۔ ’’ابراہیم کو چونکہ اس وقت مکمل عقیدہ تھا جس وقت انہیں حکم دیا گیا کہ وہ (اُر UR سے) ایک مقام (کینان) کی طرف سفر کریں جسے بعد میں ان کے اجداد کی املاک کے طور پر انہیں ملنے والا تھا، انہوں نے حکم مانا؛ اور روانہ ہوگئے، انہیں یہ علم نہیں تھا کہ انہیں کہاں جانا ہے‘‘ (بحوالہHeb. 11:8)۔

جیسا کہ خدا کے یہ وعدے پہلی بار تھے، ہم، بھی یہ محسوس کر سکتے ہیں کہ ہمیں قطعی علم نہیں ہے کہ خدا کی اقلیم کے بارے میں اس کے وعدے کیسے ہوں گے۔ لیکن خدا کے کلام میں ہمارا اعتقاد ایسا ہونا چاہئے کہ ہم بھی صِدق دل سے اس کو قبول کر لیں۔

ابراہیم کوئی بھٹکے ہوئے اور غیر مستحکم نہیں تھے کہ جو ان وعدوں پر بھروسہ کر کے کسی موقع سے فائدہ اٹھاتے۔ بلکہ وہ ایک ایسے ورثہ سے جڑے ہوئے تھے جو بنیادی طور پر ہمارے اپنے ورثوں سے بہت حد تک مطابقت رکھتا تھا۔ مسلہ صرف یہ تھا کہ انہیں فیصلوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانا تھا ٹھیک اسی طرح جو ہمیں بھی درپیش ہوسکتے ہوں اور ہم سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ انہیں قبول کریں یا نہ کریں اور خدا کے وعدوں پر عمل کیا جائے یا نہیں۔ تجارتی دوستو ں کی اجنبی نظریں، پڑوسیوں کی نظروں میں چالاکی اور ہوشیاری (''جیسے اسے مذہب مل گیا!'')--- یہ ایسی باتیں تھیں جن سے ابراہیم اچھی طرح واقف تھے۔ ابراہیم جس مقصد کے تحت سفر کرنا چاہتے تھے وہ یقینی طور پر بہت عجیب ہوں گے۔ برسوں کے طویل سفر میں ان کے سفر کا ایک ہی مقصد سمجھ میں آیا اور وہ تھا وعدے کا عہد۔ انہوں نے ان کلام کو یاد کرلیا تھا اور انہیں روزانہ پڑھتے تھے تاکہ یہ سمجھ سکیں کہ ان کلام کا مطلب کیا ہے۔

اسی قسم کے اعتقاد کا مظاہرہ اور اس پر عمل کرتے ہوئے، ہم بھی ابراہیم کی طرح، ایسا ہی اعزاز احاصل کر سکتے ہیں۔ خدا کے دوست کہلانے کیلئے اور اقلیم میں Gen. (18:17خدا کے علم کو جاننے کیلئے(بحوالہ(Isa. 41:8(بحوالہ ابدی زندگی کی امید کو برقرار رکھنے کیلئے یہ عقیدہ بہت ضروری ہے۔ ایک بار پھر ہم یہ یاد دلائیں گے کہ یسوع کی گوسپل کی بنیاد ابراہیم سے کئے گئے ان وعدوں پر ہے۔ عیسائیت کے پیغام میں سچے یقین کیلئے ہم کو، بھی ابراہیم سے گئے وعدوں کو ٹھوس طریقے سے سمجھنا چاہئے۔ کسی جس 'جستجو' والی نظروں سے ہمیں خدا اور ابراہیم کے درمیان ہونے والی گفتگو کو بار بار پڑھنا چاہئے۔

زمین

۱) '' اس ملک سے نکل جاؤ۔ اور اس زمین پر جاؤ جہاں ہم تجھے دیکھنا چاہئے''
(Gen.12:1(بحوالہ

۲) '' ابراہیم'' اپنے سفر پر روانہ ہوگئے--- بیتھل (مرکزی اسرائیل میں) کی طرف
اور خدا نے ابراہیم سے کہا--- اپنی آنکھیں کھولو، اور اس جگہ سے شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کی طرف دیکھو؛ یہ تمام زمین جو تم دیکھ رہے، یہ سب تمہیں عطا کی گئیں، یہاں ہمیشہ فصل اگاؤ--- ان زمینوں پر چلو پھرو--- اور یہ سب تمہاری ہیں (بحوالہ(Gen. 13:3, 14-17

۳) '' لارڈ نے ابراہیم سے ایک وعدہ بھی کیا ، یہ کہتے ہوئے کہ، تیرے بیج کو ہم نے یہ زمین عطا کی، جو مصر کے دریا سے عظیم دریا، دریائے فرات تک ہے''
(Gen. 15:18(بحوالہ

۴) ”وہ زمین جہاں تو میں تجھے دونگا، اور تیرا بیج اس کے بعد انہیں دے گا، ایک اجنبی ہے، یہ کسان کی زمین ہے، اور یہ تمہارے پاس ہمیشہ رہے گی“ (بحوالہ Gen. 17:8)

۵) (بحوالہ Rom. 4:13)یہ وعدہ ہے کہ وہ (ابراہیم) خدا کے کام کا وارث ہوگا“

ہم یہاں ابرہیم کیلئے کافی انکشاف دیکھ سکتے ہیں:-

۱) ”وہاں ایک ایسی زمین ہے جہاں میں چاہتا ہوں کہ تو جائے“۔

۲) ۔ تم اب اس زمین پر پہنچ چکے ہو۔ تم اور تمہاری اولادیں یہاں ہمیشہ رہینگی، قابل غور بات ہے کہ ابدی زندگی کا یہ وعدہ کسی بھی طرح سے کسی شان و شوکت اور انکشاف کے کیلئے ریکارڈ کیا گیا ہے؛ کوئی بھی مصنف بلاشبہ اس کو غلط ثابت نہیں کر سکتا ہے۔

۳) جس زمین کا وعدہ کیا گیا تھا اس کی مزید بہتر طور پر وضاحت کی گئی ہے۔

۴) ابراہیم کو اس زندگی میں توقع نہیں تھی کہ انہیں وہ اس زمین کوحاصل کرسکے گا جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ اس زمین پر 'اجنبی' تھے' اس کے باوجود وہ بعد میں وہاں ہمیشہ رہ سکتے تھے۔ ان باتوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ مرجائیں گے اور بعدمیں دوبارہ آئیں گے تاکہ اس وعدہ کو قبول کرسکیں۔

۵) اس تحریک سے، پال نے یہ دیکھا کہ ابراہیم سے کئے گئے وعدوں کا مطلب ہے کہ وہ پوری زمین کے وارث ہے۔

الہامی کتابیں اس سے ہٹ کر ہمیں یہ یاد دہانی کراتی ہیں کہ ابراہیم سے ان کی زندگی میں ان سے کئے گئے تمام وعدے پورے نہیں کئے گئے:-

” اس زمین پر عقیدہ کے مطابق انہوں نے زندگی بسائی (عارضی زندگی بسائی) جس کا ان سے وعدہ کیا گیا، اور یہ زمین ایک اجنبی ملک میں تھی، جہاں عارضی مکانات (خیمے) بنائے گئے“ (بحوالہ Heb. 11:9)

وہ اس زمین پر ایک غیر ملکی کی طرح سے تھے، ٹھیک اس احساس کے ساتھ جیسا ایک رفیوجی محسوس کرتا ہے یعنی عدم تحفظ اور اجنبی کی طرح۔ وہ بمشکل اپنے بیج کے ساتھ اپنی اس زمین پر زندگی کگذار رہے تھے۔ اپنے جانشینوں اسحٰق اور یعقوب، (جن کے ساتھ یہ وعدے دہرائے گئے تھے) کے ساتھ، وہ عقیدہ کے ساتھ مرگئے، وعدے پورے نہیں ہوئے، لیکن ان وعدوں کے پورا ہونے کا پختہ یقین تھا، اور (انہیں) اس کیلئے رضامند کرالیا گیا، اور ایمان لائے تھے، اور اعتراف کیا تھاکہ وہ اس زمین پر اجنبی اور زائرین ہیں“ (بحوالہ Heb. 11:13) ۔ چار مرحلوں پر نظر ڈالیئے:-

۔ ان وعدوں کو سمجھتے ہوئے۔ جیسا کہ اس مطالعہ سے تمہیں معلوم ہوا۔

۔ ’’ان سے متفق ہوتے ہوئے‘‘۔ اگر یہ سمجھ میں آتا ہے کہ کس طرح سے ابراہیم رضامند ہوئے تھے، تو ہم کس قدرمتفق ہوسکتے ہیں؟
۔ ان پر ایمان لاتے ہوئے۔ یسوع پر اعتقاد کے ساتھ عیسائیت قبول کرتے ہوئے (بحوالہGal. (3:27-29
۔ دنیا سے ہماری طرز ندگی کے ساتھ یہ اعتراف کرتے ہوئے کہ یہ دنیا ہمارا حقیقی گھر نہیں ہے، لیکن ہم اس امید کے ساتھ جی رہے ہیں کہ زمین پرمستقبل کا دور آنے والا ہے۔

ابراہیم ہمارے عظیم ہیرو بن جاتے ہیں اور مثال کے طور پر اگر ہم ان چیزوں کو مانتے ہیں۔ اس متبادل اعتراف کے کہ وعدوں کی تعمیل مستقبل میں مضمر ہے یہ وعدے اس تھکے ہوئے بوڑھے کی طرف سے کئے گئے ہیں جو اس نے اپنی بیوی کے مرتے وقت کئے تھے؛ اس کا اصل وعدہ تھا کہ اس زمین کو خریدنا تھا جس میں اسے دفن کیا جانا تھا (بحوالہ Acts 7:16) ۔ سچی بات ہے خدا نے ’’اس کا کوئی وارث نہیں چھوڑا، نہ ہی اتنی زمین تھی، کہ وہ اس پر قدم رکھ سکتا؛ کیونکہ اس نے صرف وعدہ کیا تھا کہ یہ زمین اس کی تحویل میں دے دی جائے گی‘‘ (بحوالہ Acts 7:5) ۔ ابراہیم کا موجودہ بیج اسی قسم کے عدم تحفظ کا احساس کر سکتا کہ انہیں املاک خریدنا یا کرائے پر لینا ہوگا۔ اس زمین پر جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ان کے نجی استعمال کیلئے، ابدی وراثت کیلئے!

لیکن خدا نے اپنے وعدوں کو برقرار رکھا ہے۔ ایک دن ایسا ضرور آئے گا جب ابراہیم اور وہ تمام جن سے یہ وعدے کئے گئے ہیں ان کو انعام ملے گا۔ Heb. 11:13, 39, 40 یہ نکات پیش کرتا ہے:-

’’ یہ لوگ عقیدے کے ساتھ مر گئے، لیکن وعدے پورے نہیں ہوئے؛ خدا نے ہمارے لئے چند بہتر چیزیں فراہم کی ہیں، اور ان کا ہمارے بغیر مکمل ہونا ممکن نہیں ہے‘‘۔

تمام سچے معتقدین وقت مقررہ پر اسی نقطہ کے تحت انعام سے فیضیاب ہونگے، یعنی آخری دن یوم حشر پر(بحوالہ2 Tim. 4:1,8; Matt. 25:31-34; 1 Peter 5:4 ۔ اس کے بعد یہ بات آئی ہے کہ یوم حشر کیلئے موجود رہنے کی غرض سے، ابراہیم اور دوسرے جو ان وعدوں کو جانتے ہیں یوم حشر سے پہلے دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ اگران سے اس وقت وعدہ پورے نہیں کئے گئے تو یہ وعدے یسوع کی واپسی پر ان کے دوبارہ زندہ ہونے کے بعد یوم حشر پر پورے کئے جائیں گے۔ اس کا کوئی متبادل نہیں ہے لیکن سوائے یہ قبول کرنے کے کہ ابراہیم کی طرح ہم اس وقت بے ہوش ہیں، یسوع کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں؛ ابھی بھی یورپ بھر میں کلیساؤں کے پرانیشیشوں پر یہ نظر آئے گا کہ ابراہیم اس وقت جنت میں ہیں اور اعتقاد کی زندگی کیلئے وعدوں کے انعام سے لطف اندوز ہیں۔ سیکڑوں برسوں

سے ہزاروں لوگوں نے ان تصاویر کو مذہبی عقیدہ کے ساتھ اور ان باتوں کے اعتراف کے ساتھ سنبھال کر رکھا ہے۔ کیا تمہارے اندر بھی بائبل کی بنیاد پر ایسی ہمت پیدا ہوگی کہ اپنے نقش قدم سے ہٹ کر چلو؟

بیج

جیسا کہ مطالعہ ۲:۳ میں وضاحت کی گئی ہے کہ بیج کا وعدہ پہلے یسوع پر لاگو ہوتا ہے، اور اس کے بعد، ان لوگوں پر جو یسوع میں اعتقاد لائے اور اس کے بعد ابراہیم کے تمام بیج کا شمار ہوتا ہے:۔

۱) ’’ میں انہیں ایک عظیم قوم میں تبدیل کردوں گا، اور میں ان پر اپنی نعمتیں نچھاور کروں گا۔۔۔ اور اس کے بعد زمین پر موجود تمام خاندان خدا کی نعمتوں سے مالامال ہوجائیں‘‘ (بحوالہ Gen. 12:2,3)۔

۲) ’ میں تیرے بیج کو زمین کی مٹی کی طرح بناؤں گا؛ اس طرح اگر کوئی آدمی زمین کی ریت کو شمار کرسکتا ہے، تو اس کا بیج بھی ریت کو شمار کرلے گا۔۔ان تمام زمینوں کی ریت کو جو تیری نظر کے سامنے ہے، تیرے لئے میں نیبہ عطا کیا، اور تیرے بیج کیلئے بھی ہمیشہ کیلئے‘‘ (بحوالہ Gen. 13:15,16)۔

۳) ’’ اب جنت کی طرف دیکھو، اور کہو (اخترشماری) کیا تم ستاروں کو گن سکتے ہو۔۔ تو تمہارا بیج بھی گن سکتا ہے۔۔ اور تمہارے بیج کو سکتے، تم گن سکتے یہ زمین ہمیشہ کیلئے دیدی گئی ہے(بحوالہ Gen. 15:5,18) ۔

۴) ’’ میں یہ سب دیدوں گا۔۔ تیرے بیج کے بعد ۔۔۔ دوسرے بیج کو، انسانوں کی زمین جو ان کے پاس ہمیشہ کیلئے رہے گی؛ میں ان کا خدا ہوں گا‘‘ (بحوالہ Gen. 17:8)۔

۵) ’’ میں تیرے بیج کو جنت کے ستاروں کی طرح ان گنت بنادوں گا، اور اس ریت کے مانند جو ساحل سمندر پر ہے؛ اور تیرے بیج کے دشمن بھی بہت ہوں گے؛ اور تیرے بیج کی شکل میں تمام قومیں جو زمین پر ہیں خدا کی نعمتوں سے سرفراز ہوں گی‘‘ (بحوالہ Gen. 22:17,18)۔

ایک بار پھر، ’’بیج‘‘ کے معاملے مین ابراہیم کی سوچ و فکر کو تعمیری حد تک وسعت دے گئی ہے:۔

۱) سب سے پہلے اس سے یہ کہا گیا کہ اسے غیر معمولی تعداد میں اسکے پیروکار ہوں گے، اور یہ کہ اس کے ’’بیج‘‘ کے ذریعے پوری زمین نعمتوں سے بھر جائیگی۔

۲) بعد میں اس سے کہا گیا کہ اسے ایسا بیج ملے گا جو اپنی تعداد آگے بڑھائے گا۔ یہ لوگ اپنی ابدی زندگی گذاریں گے، اس کے ساتھ، اس زمین پر جہاں وہ پہنچے ہیں، یعنی کہ کینان میں۔

۳) اس سے کہا کہ اس کے بیج تعداد میں اسقدر ہوجائیں گے جس قدر آسمان میں ستارے ہیں۔ یہ بات اسے ان معنوں میں کہی گئی ہے کہ اس کے بہت سارے روحانی پیروکار ہوں گے (جنت کے ستارے) اور اتنے ہی عام لوگ بھی ہونگے (جیسا کہ ''زمین پر ریت'')۔

۴) سابقہ وعدے اس وقت پس پشت چلے گئے جب مزید یقین دہانی کرائی گئی کہ وہ لوگ جو بیج کا حصہ بن گئے ان کا خدا کے ساتھ ایک قریبی رشتہ قائم ہوسکتا ہے۔

۵) اس بیج کو اس کے دشمنوں پر فتح نصیب ہوسکتی ہے۔

یہ دیکھو کہ وہ بیج زمین پر ہر طرف لوگوں کیلئے خدا کی ''رحمتیں'' لائے گا۔ بائبل میں خدا کی نعمتوں کا آئڈیا اکثر گناہ کی معافی سے جڑا ہوتا ہے۔ ''مجموعی طور پر خدا کے چاہنے والے کیلئے یہ سب سے بڑی نعمت ہے جس کی وہ ہمیشہ تمنّا کرسکتا ہے۔ اس طرح ہم ان چیزوں کا اس طرح مطالعہ کرتے ہیں'' خدا کی نعمتیں اسی کو ملتی ہیں جن کی گناہیں معاف ہوجاتی ہیں (بحوالہ Ps. 32:1)۔ ''جام شراب کے جام کو یسوع کے خون سے تعبیر کیا گیا Cor. 10:16 نعمت'' (بحوالہ1 ہے، جس کے ذریعے معافی ممکن ہوسکتی ہے۔

ابراہیم کا واحد وارث جو دنیا میں گناہوں کی معافی کا ذریعہ لے کر آیا تھا، بے شک، وہ یسوع تھا اور نئے صحیفہ میں ابراہیم سے کئے گئے وعدے کے تبصرے ان معاملات کی ٹھوس مدد فراہم کرتے ہیں:۔

اس نے (خدا) نہیں کہا 'بیجوں سے'، بہت سارے (یعنی کہ تعداد میں) بیجوں سے، بلکہ ایک سے (واحد)، اور تیرے بیج سے، کہا جو یسوع ہے'' (بحوالہ Gal. 3:16)۔

''وہ وعدہ جو خدا نے ہمارے آباؤاجداد سے کیا تھا، ابراہیم سے کہتے ہوئے کہ، تیرے بیج کو زمین کی ساری نعمتیں عطا کی جائیں گی۔ خدا نے تمہارے درمیان سب سے پہلے ا پنے بیٹے یسوع کو بلند کیا (یعنی کہ بیج کو)، اسے تمہارے پاس بھیجا اپنی نعمتیں عطا کرنے کیلئے اور اس نے کسی کے ساتھ نا برابری نہیں کی'' (بحوالہ Acts 3:25,26)۔

یہاں دیکھئے کہ پیٹر کس طرح سے ان باتوں کا حوالہ دیتا ہے اور Gen. 22:18 میں اس کی وضاحت کرتا ہے:۔

وہ بیج = یسوع

خدا کی نعمتیں = گناہوں سے معافی

یہ وعدے جو یسوع، جو بیج ہے، کو اس کے دشمنوں پر حاوی ہونے میں مددگار ثابت ہوئے۔ اگر انہیں گناہ پر اس کی فتح کے حوالے سے پڑھا جائے تو یہ اپنی جگہ پر بالکل درست ہے۔ گناہ، نہ صرف خدا کے بندوں کا بلکہ یسوع کا بھی سب سے بڑا دشمن ہے۔

بیج میں شامل ہونا

اب یہ واضح ہوجانا چاہئے کہ عیسائی گوسپل کی بنیادی باتینابراہیم کی سمجھ میں آگئی تھیں۔ لیکن یہ اہم ترین وعدے ابراہیم اور ان کے بیج یسوع سے کئے گئے تھے۔ پھر دوسروں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ یہاں تک ابراہیم کا اپنا وارث بھی اس سے خود بخود رشتہ نہیں بنا سکتا John (8:39; Rom. 9:7خصوصی بیج (بحوالہ ہے۔ پھر ہم کس طرح سے یسوع کا حصہ بن سکتے ہیں، تاکہ بیج کے ساتھ کئے گئے وعدوں میں ہمارا بھی حصہ ہوسکے۔ یہ باتیں یسوع کے تعلق سے عیسائیت ؛ آزادانہ طور پر ہم اس کے نام سے عیسائیت Rom. 6:3-5)میں موجود ہیں (بحوالہ Acts 2:38; 8:16; 10:48; 19:5)کے بارے میں پڑھتے ہیں (بحوالہ - لیکنGal. 3:27-29 اس معاملہ میں کوئی نقطہ صاف طور پر بیان نہیں کرسکا:۔

تم میں سے زیادہ تر (یعنی صرف زیادہ تر!) یسوع پر عقیدہ لائے اور عیسائی ہوئے۔ اس طرح نہ تو یہودی اور نہ ہی آزاد، نہ تو مرد اور نہ ہی عورت: تمہارے لئے (عقیدہ کے اعتبار سے) یسوع پر عقیدہ لانے کیلئے سب ایک جیسے ہیں (عیسائیت کے اعتبار سے) اور اگر تم عیسائی بنتے ہو (اس پر عقیدہ لاتے ہوئے)، ‘ ‘ تو کیا تم ابراہیم کا بیج، اور وعدوں کے مطابق اس کے وارث ہو

زمین پر ابدی زندگی کا وعدہ یسوع کے ذریعے معافی کی نعمتیں حاصل کر کے ہی پورا ہوسکتا ہے۔ یہ صرف یسوع، بیج، پر اس عقیدے کے ساتھ ہی ممکن کہ ہم نے Rom. 8:17 اس کے ذریعے کئے گئے وعدوں میں شریک ہیں؛ اور اس طرح ہم سے کہا ہے ’’یسوع کے ساتھ اس کے وارثوں مینشریک ہوجائیے‘‘۔
یاد رکھودنیا کے ہر گوشے سے لوگوں کو نعمتیں ملنے والی ہیں؛ اور یہ نعمتیں بیج کے ذریعے حاصل ہوں گی؛ اور یہ بیج لوگوں کے عالمگیرگروہ کی شکل اختیار کرلے گا، ٹھیک اس طرح سے وہ لوگ بیج بن جائیں گے۔ اس طرح بیج (واحد) لارڈ کی مرضی سے ایک نسل میں تبدیل ہوجائے گا‘‘ یعنی کہ بہت سارے لوگوں میں؛ بحوالہPs. (22:30-
ابراہیم سے کئے گئے دو قسم کے وعدوں کی ہم اس طرح سے وضاحت کرسکتے ہیں:۔

(۱) زمین

ابراہیم اور ان کا بیج اور اس کے ساتھی زمین کے وارث ہوسکتے ہیں وہ بڑی زمین پر پھیل سکتے ہیں اور وہاں ہمیشہ رہ سکتے ہیں لیکن اس زندگی میں انہیں یہ سب نہیں ملے گا لیکن یسوع کی واپسی کے بعد آخری دن یہ سب حاصل ہوجائے گا۔

بیج (۲)

اس کا بنیادی طور پر یسوع سے حوالہ دیا گیا ہے اس کے ذریعے انسانوں کے گناہوں (دشمنوں) پر قابو پایا جاسکتا ہے، تاکہ معافی کی نعمتوں سے دنیا بھر کے لوگ فیضیاب ہوسکیں۔

یسوع کے نام پر عیسائیت قبول کرنے کے بعد ہم بیج کا حصہ بن گئے ۔

اسی قسم کی دو باتیں نئے صحیفہ کی تعلیمات میں ملتی ہیں اور یہ تعجب خیز نہیں ہے کہ جب لوگوں کو اس کی تعلیم دی گئی اور وہ عیسائی بنے تو ایسے حوالے بہت کم ہیں۔ یہ وہ طریقہ تھا، اور ہے کہ جس کے ذریعے ہم سے وعدے کئے جاسکتے ہیں۔ ہم اب یہ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ، ایک بوڑھے آدمی کو موت کیوں آتی ہے، پال اس سلسلے میں اپنی امید کو ''اسرائیل کی امید'' سے تعبیر کرتا ہے (بحوالہ Acts 28:20)کیو نکہابتدائی عیسائی کی امید کی بنیادہی یہودی امید ہے۔ یسوع کا تبصرہ یہ تھا کہ ''تجارت یہودیوں کی ہے'' (بحوالہ John 4:22) اور اس کا حوالہ روحانی یہودی بننے کے وقت بھی دیا جانا ضروری ہے، تاکہ ہمیں یسوع کے ذریعے کئے گئے نجات کے وعدے سے فائدہ پہنچ سکے جس کا یہودی آباؤاجداد سے وعدہ کیا گیا تھا۔

ہم وہی پڑھتے ہیں جس کی ابتدائی عیسائی تعلیم دیتے ہیں:۔

۱) ''وہ باتیں جس سے خدا کی اقلیم کو تشویش ہو اور
۲) یسوع مسیح کا نام'' (بحوالہ Acts 8:12)

یہی وہ دو اہم باتیں تھیں جن کی مختلف معنونکے ساتھ ابراہیم سے وضاحت کی گئی تھی:۔

۱) زمین کے سلسلے میں وعدے اور
۲) بیج کے سلسلے میں وعدے۔

اقلیم اور یسوع کے بارے میں وہ ''چیزیں'' (مجموعی طور پر) بیان کرنے کے دوران تعلیمات یسوع'' کے طور پر مختص کی گئی ہیں (بحوالہ Acts 8:5 cp. v.12) یہ تمام باتیں ان معنوں میں لی جاتی ہیں کہ ''یسوع تم سے محبت کرتا ہے! یا یہ کہا جا سکتا ہے کہ تم یقین کرو کہ اس نے تمہارے لئے اپنی زندگی ترک کر دی اور تم ایک محفوظ آدمی ہو!'' لیکن لفظ ''یسوع'' واضح طور پر یہ اس کی آئندہ اقلیم کے بارے میں متعدد تعلیمات کا خلاصہ ہے اس اقلیم کے بارے میں جس کے بارے میں ابراہیم کو بتایا گیا اچھی خبریں یہ ہیں کہ اس نے گوسپل کی ابتدائی تعلیم میں اہم کردار ادا کیا تھا۔

کورنتھ میں پال کو آئے ہوئے ’’تین ماہ، گذرے تھے جہاں خدا کی اقلیم کے سلسلے میں اختلافات اور امکانات کا ماحول تھا‘‘ (بحوالہ Acts 19:8)؛ امغربی ایشیا کے وہ اِدھر اُدھر گھوم کر ’’خدا کی تعلیم کی تبلیغ کرتا رہا‘‘ (Ephesus) پرانے شہر میں (بحوالہ Acts 20:25)، اور روم میں بھی ان کی ایسی ہی تبلیغ تھی، ’’اس نے خدا کی اقلیم کی وضاحت اور اہمیت کو سمجھایا، اور یسوع کی تصدیق سے انہیں آگاہ کیا۔۔ جو انہیں قانون قدرت۔۔ اور پیغمبروں کے سلسلے میں لاحق تھی (بحوالہ Acts 28:23,31)۔ وہاں ان باتوں کی اس قدر تشہیر ہوگئی کہ اقلیم اور یسوع کے بارے میں گوسپل کا بنیادی پیغام اب اہم معاملہ نہیں رہ گیا تھا کہا جاتا کہ ’’یسوع پر اعتقاد لاؤ‘‘۔ ابراہیم کے باب میں خدا کی طرف سے بتائی ہوئی باتیں زیادہ تفصیل سے تھیں اور جن باتوں کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا وہ سچے عیسائی گوسپل کی بنیاد ہے۔

ہم نے یہ ظاہر کردیا ہے کہ یسوع کی عیسائیت نے ہمیں بیج کا حصہ بنا دیا ہے اور اس کے بعد ہم وعدون کے وارث ہوگئے ہیں (بحوالہ Gal. 3:27-29) لیکن تنہا عیسائیت ہمیں نجات دلانے کیلئے کافی نہیں ہے۔ ہمیں اس بیج کے ساتھ ہی یسوع میں، رہنا ہوگا، اور ایسا اس لئے کہ اگر بیج سے کئے گئے وعدے کو پورا ہونے کے ہم متمنی ہیں۔ عیسائیت صرف آغاز ہے، ہم ایسی دوڑ میں شامل ہوگئے ہیں کہ اب ہمیں صرف دوڑنے ہی کی ضرورت ہے۔ یہ مت بھولو کہ صرف ابراہیم کا بیج ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خدا ہمیں قبول کرے گا۔ کسی معنوں میں اسرائیلی ابراہیم کا بیج ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اپنی زندگیوں کو یسوع کیلئے وقف کئے بغیر اور ابراہیم کی مثال بنے بغیر اور عیسائیت قبول کئے بغیر وہ محفوظ ہیں (بحوالہ Rom.9:7,8; 4:13,14)۔ یسوع نے یہودیوں سے کہا، ’’مجھے معلوم ہے کہ تم ابراہیم کی اولاد ہو تو، تمہیں ابراہیم کے نقش قدم پر چلنا چاہئے‘‘ (بحوالہ John 8:37,39) اور جن سے وعدہ کئے گئے بیج کے مطابق خدا اور یسوع پر عقیدے کی زندگی جینا چاہئے (بحوالہ John. 6:29)۔

اس ’’بیج‘‘ میں اس کے آبائو و اجداد کے کرداروں کی جھلک ضرور ہونا چاہئے۔ اگر ہم ابراہیم کے سچے بیج ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم نہ صرف عیسائیت قبول کریں بلکہ خدا کے وعدوں پر، جو اس نے کئے ہیں بہت ہی سچا عقیدہ رکھیں۔ اس کے بعد اس نے کہا’’ ان تمام معتقدین کا وہ باپ ہے ---- جو لوگ ہمارے باپ ابراہیم کے عقیدے کے نقش قدم پر چلتے ہیں ، جو ان میں موجود تھا‘‘(بحوالہ Rom.4:11,12)- ’’ اس لئے تم سمجھ لو(یعنی کہ حقیقت میں اسے دل میں بٹھا لو !) کہ وہ لوگ جو با اعتقاد ہیں ، وہی ابراہیم کے بچے ہیں ‘‘(بحوالہ Gal. 3:7)-

چند مقامات پر حقیقی عقیدے کا خود ہی مظاہرہ ہوناچاہئے۔ ورنہ خدا کی نظروں میں، یہ عقیدہ نہیں ہوگا (بحوالہ James 2:17)۔ ہم ان وعدوں کی روشنی میں ہمارے

عقیدے کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ پہلی بار عیسائیت قبول کرنے کے بعد ہم نے یہ
مطالعہ کیا کہ وہ خود ہمیں اس کی تعلیم دینے کیلئے آئے تھے (بحوالہ .Gal
3:27,19) ۔ تو کیا تم حقیقت میں خدا کے وعدوں پر عقیدہ رکھتے ہو؟ یہ ایک ایسا
سوال ہے ہمیں اپنی تمام عمر خود سے کرتے رہنا چاہئے۔
پرانا اور نیا وعدہ

اب یہ ایسا ثبوت ہے کہ یسوع کی گوسپل ابراہیم سے کئے گئے وعدوں مینپڑھنے
کوملے گا۔ دوسرے پرانے وعدے ہیں جو موسیٰ کے قانون کے دائرے میں خدا نے
یہودیوں سے کئے تھے۔ ان میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر یہودی اس کے قانون کو
قبول کرتے ہیں تو ان کی زندگی مسرت اور شادمانیوں سے لبریز ہوجائے گی
(بحوالہ Deut. 28) کیلئے ابدی زندگی میں اس سیریز کی ''عہد و پیماں'' یا وعدوں
کوئی براہ راست وعدہ نہیں کیا گیا ہے۔ تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دو قسم کے ''وعدے''
کئے گئے ہیں:۔

١) ابراہیم اور اس کے بیج سے، یسوع کی واپسی کے بعد خدا کی اقلیم میں معافی
اور ابدی زندگی کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اس مینجنٹ کا وعدہ اور داؤد سے کیا گیا وعدہ
بھی شامل ہے۔
٢) موسیٰ کے زمانے میں یہودیوں سے ان کی موجودہ زندگی میں امن اور
مسرتوں کے وعدے اس صورت میں کئے گئے تھے کہ اگر وہ لوگ خدا کے اس
قانون کو مانیں جو اس نے موسیٰ کے حوالے کیا ہے۔

خدا نے اپنی اقلیم میں ابراہیم سے معافی اور ابدی زندگی کا وعدہ کیا تھا، لیکن یہ
صرف یسوع کی قربانی کے ذریعے ہی ممکن تھا۔ اس وجہ سے ہم یہ پڑھتے ہیں کہ
صلیب پر یسوع کی موت ابراہیم کے وعدے کی تصدیق کرتی ہے(بحوالہ .Gal
3:17; Rom. 15:8; Dan. 9:27; 2 Cor. 1:20 ، اس لئے اس کے خون کو ''نئے
covenant Mt. 26:28)صحیفہ کا خون، قرار دیا گیا'' (بحوالہ ۔ یہ یاد رکھنا چاہئے
کہ یسوع نے ہم سے کہا ہے کہ شراب کا پیالہ برابر استعمال کرو، اس کا مطلب خون
کے پیالے سے ہے، اور یہ ہمیں یاد دلانے کیلئے ہے (دیکھئے 1 Cor. 11:25) ۔
''یہ پیالہ نیا صحیفہ ہے (وعدہ) میرے خون کی شکل میں'' (بحوالہ Lk. 22:20) ۔ اس
لئے یسوع اور اس کے کاموں کی یادوں کو ہم بہتر طور پر اس وقت تک عمل پیرا
نہیں ہوسکتے جب تک کہ ہم ان باتوں کو اچھی طرح نہیں سمجھ لیتے ہیں۔

یسوع کی قربانی نے خدا کی اقلیم میں معافی اور ابدی زندگی کو ممکن بنادیا ہے؛
اس لئے یقینی طور پر اس ابراہیم سے اس نے وعدہ ضرور کیا ہے؛ اس طرح وہ
''بہتر صحیفہ کی ایک ضمانت ہے (بحوالہ Heb.7:22 Hebrews 10:9) میں یسوع
کا تذکرہ ہے کہ ''پہلا (وعدہ) واپس لینے کے بعد، وہ دوسرا وعدہ ضرور کرسکتا

ہے‘‘۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جس وقت یسوع نے ابراہیم سے کئے گئے وعدوں کی تصدیق کی، تو اس وقت ایک اور وعدہ کیا گیا اور یہ وعدہ موسیٰ کے ذریعے کیا گیا تھا۔ آیت (verses) میں یسوع کی موت کے ذریعے ایک نئے وعدے کی یسوع کے ذریعے ہی تصدیق کا حوالہ موجود ہے، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پرانا وعدہ اس نے واپس لے لیا تھا (بحوالہ Heb. 8:13)۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع کے تعلق سے جو وعدہ کیا گیا وہ سب سے پہلے تھا، اور اس پر اس کی موت تک مکمل طور پر عمل درآمد نہیں ہوسکا تھا، اس لئے اسے 'نیا' وعدہ قرار دیا گیا۔ موسیٰ کے ذریعے کئے گئے ''پرانے'' وعدے کا مقصد یہ تھا کہ یسوع کے کام کو اجاگر کیا جائے، اور یسوع کے تعلق سے کئے گئے وعدوں کی اہمیت کو اہمیت دی جائے (بحوالہ Gal. 3:19,21)۔ اس طرح، یسوع پر عقیدہ اس قانون کی تصدیق کرتا ہے جو موسیٰ کو دیا گیا تھا (بحوالہ Rom. 3:31)۔ پال نے بہت بہتر طریقے سے مختصر طور پر بیان کیا ہے؛ ''وہ قانون ہمارا اسکول ماسٹر ہے، جو ہمیں یسوع پر اعتقاد سکھاتا ہے، تاکہ ہمارا عقیدہ پختہ ہوسکے'' (بحوالہ Gal. 3:24)، اس کا مقصد یہ ہے کہ موسیٰ کے قانون کو محفوظ کردیا گیا، اور اس کے مطالعہ سے اب بھی ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

یہ تمام باتیں پہلی بار مطالعہ سے سمجھنا آسان نہیں ہے؛ اسے ہم مفصل طور پر اس طرح سے بیان کر سکتے ہیں:۔

یسوع کے تعلق سے ابراہیم سے کئے گئے وعدے ۔ نیا وعدہ۔
موسیٰ کو بخشے گئے قانون سے منسلک اسرائیل سے کیا گیا وعدہ۔ پرانا وعدہ۔
یسوع کی موت۔ پرانے وعدے کا خاتمہ (بحوالہ Col. 2:14-17)۔ اس کے بعد نیاوعدہ نافذالعمل ہوگیا۔

اس وجہ سے کچھ ایسی باتیں--- جو پرانے وعدہ کا حصہ تھیں، اب ضروری نہیں رہ گئیں۔ دیکھئے مطالعہ 9.5 ۔ نیا وعدہ اصل اسرائیل کے ساتھ اس وقت پورا کیا جائے گا جب وہ لوگ تبدیل ہوں گے اور یسوع کو قبول کریں گے (بحوالہ Jer. 31:31,32; Rom. 9:26,27; Eze. 16:62; 37:26)، اس کے باوجود، بے شک اگر کوئی یہودی اس وقت ایسا کرتا ہے اور یسوع پر اعتقاد لے آتا ہے، وہ فوراً ہی نئے وعدے میں داخل ہو جائیگا (جس میں یہودی،جنٹائل کا کوئی فرق نہیں ہوگا۔(بحوالہ Gal. 3:27-29)۔

سچے دل سے ان باتوں کو ماننے سے ہم خدا کے وعدوں کی سچائی سمجھ سکیں گے۔ نقاد کی طرف سے ابتدائی عیسائی مبغین پر یہ الزام غلط ہے کہ انہوں نے کوئی مثبت پیغام نہیں دیا تھا۔ پال نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا کہ چونکہ یسوع کی موت کی شکل میں خدا نے اپنے وعدہ کی تصدیق کی، جو صرف وقتی معاملہ نہیں تھا

بلکہ یہ ایک حقیقی پیشکش تھی ’’جیسا کہ خدا سچا ہے، ہماری باتیں (تعلیمات کی) جو تمہیں بتائی گئیں محض یونہی نہیں ہیں۔ خدا کا بیٹے یسوع مسیح، جس نے تمہارے درمیان ہمارے ذریعے تبلیغ کی۔ وہ محفل یونہی نہیں تھی اور نہ یہ اس کے لئے یونہی تھی، آمین‘‘ (بحوالہ2 Cor. 1:17-20-
یقینی طور پر یہ باتیں اس بلندی تک پہنچی ہیں ، جب میں یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہوں کہ ان تمام باتوں میں کیاضرور سچائی ہوگی۔۔؟

ابراہیم کی طرح داؤد اور خدا کے وعدے حاصل کرنے والے دوسروں کی بھی زندگی آسان نہیں تھی۔ وہ ۱۰۰۰ قبل مسیح اسرائیل کے ایک بڑے خاندان میں سب سے چھوٹے بیٹے کے طور پر وان چڑھے، یعنی کہ وہ بھیڑ بکریوں کی دیکھ بھال کرنے کے علاوہ بڑے بھائیوں کے حکم کے مطابق دوسرے چھوٹے موٹے کام کاج کیا کرتے تھے (بحوالہ1 Sam. 15-17) اس دوران وہ خدا پر اعتقاد کی چند سطحوں تک پہنچ گئے اس سطح پر اب تک بہت ہی کم لوگ پہنچ سکے ہیں۔

پھر وہ دن آگیا جب اسرائیل کو ان کے جارحیت پسند پڑویوں، فلسطین کے چیلنج کا سامنا ہوا، انہوں نے چیلنج کیا کہ ان کے آدمیوں میں سے کوئی ہے جو فلسطینی چمپئن دیو پیکر گولائتھ سے مقابلہ کرے، اور اس موقع پر یہ معاہدہ ہوا کہ جو بھی یہ مقابلہ جیتے گا اس کا گروپ شکست خوردہ پر حکومت کرے گا۔ خدا کی مدد سے داؤد نے ایک جھٹکے میں گولائتھ کو شکست دیدی، اس کامیابی سے انہیں اپنا بادشاہ (سول) سے زیادہ شہرت حاصل ہوگئی۔ ’’حسد ایسا ہی بے رحم جذبہ ہے جیسا کہ قبر‘‘ (بحوالہ Song. 8:6)داؤد پر سول کے مقدمہ کے بعد وہ باتیں عام ہو گئیںاور آئندہ ۲۰ برسوں تک وہ انہیں جنوبی اسرائیل کے بیابانوں میں چوہے کے مانند ڈھونڈتا رہا۔

بعد میں داؤد بادشاہ بن گیا، اور اس نے بھٹکتی ہوئی زندگی کے دوران خدا کی رحمتوں کا شکریہ ادا کیا، انہوں نے خدا کی عبادت کے لئے ایک گھر تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا۔ خدا کی طرف سے یہ جواب تھا کہ داؤد کا بیٹا، سلیمان، یہ گھر بنائے گا اور خدا چاہتا تھا کہ وہ داؤد کے لئے ایک گھر بنائے (بحوالہ2 Sam.7:4-13) - اس کے بعد ایک تفصیلی وعدہ جاری کیا گیا جس میں وہ وعدے بھی دہرائے گئے تھے جو ابراہیم سے کئے گئے تھے اور ان میں دوسری کئی باتیں بھی ہیں:-

’’ اور جب تیرے دن پورے ہو جائیں گے، اور تو تیرے باپ داؤد کے ساتھ سوئے گا تو تیرے بعد میں تیرا بیج پیدا کرونگا، جو تیرے اندر سے پیدا کیا جائے گا، اور میں اس کی اقلیم قائم کرونگا۔ وہ میرے نام سے ایک گھر بنائے گا، اور میں اس کی اقلیم کا تخت ہمیشہ کیلئے قائم کردوں گا۔ میں اس کا باپ ہوں گا، اور وہ میرا بیٹا ہوگا، اگر وہ بے انصافی کرے گا، تو میں انسان نما سلاخوں اور انسانوں کیبچے نما

لکڑی کے ٹکڑوں سے سزا دوں گا؛ لیکن میرے رحمت اس سے جدا نہیں ہوگی، کیونکہ یہ سب کچھ میں نے سول سے حاصل کیا ہے، جسے میں نے تیرے حضور مین پیش کردیا ہے۔ اور تیرے سامنے ہی تیرا گھر اور تیری اقلیم قائم کردی جائیگی؛ اور تیری حکمرانی ہمیشہ کیلئے قائم ہو جائے گی'' (بحوالہ v. 12-16-)

ہمارے سابقہ مطالعہ سے ہم یہ توقع کرسکتے ہیں کہ'' بیج '' کا جو حوالہ دیا گیا ہے وہ یسوع کے تعلقات سے ہے۔ خدا کے بیٹے کی جنت سے اس کی وضاحت اس کی تصدیق کرتی ہے، جبکہ بائبل کے دوسرے حصوں Sam. 7:14 (بحوالہ2(میں بھی ایسے کئی حوالے ملتے ہیں:۔

''میں داؤد--- کی اولاد ہوں''، یسوع کہتا ہے (بحوالہ Rev. 22:16-)۔
''(یسوع)، جسمانی گوشت پوست کے مطابق ، دائو د کا بیج بنایا گیا ہے''(بحوالہ Rom.1:3)-
''اس آدمی کے بیج (داؤد) میں خدا موجود ہی اس کے وعدے کے مطابق، جس ۔ اسرائیل میں ایک نجات دہندہ بھیجا، جو یسوع، ہے'' (بحوالہ نے Acts 13:23-)
فرشتے نے کنواری مریم سے اس کے بیٹے یسوع کے بارے میں کہا: ''خدائے برتر نے اسے اس کے باپ (آباؤاجداد) داؤد کی حکمرانی دے گا۔۔ اور اس کی اقلیم جس کا کبھی خاتمہ نہیں ہے'' (بحوالہ Luke (1:32, 332 ۔ یہ داؤد کے بیج یسوع، Sam. 7:13-، سے کئے گئے وعدے پر عمل درآمد ہے۔
اس کے ساتھ کہ یسوع کی بیج کی کی حیثیت سے شناخت کے بعد ڈھیر ساری تفصیلات اب دلچسپ اور قابل بھروسہ ہو جاتی ہیں:۔

۱) بیج

''تیرا بیج جو ہمارے جسم کے اندر سے باہر آئے گا--- میں اس کا باپ ہوں گا، اور وہ میرا بیٹا''--- تیرے جسم کے اس پھل سے میں حکمرانی قائم کروں گا''(بحوالہ2 Sam. 7:12,14; Ps. (132:10,11 ۔
یسوع، جو بیج ہے، داؤد کا ہر معنوں میں جانشین ہوسکتا ہے اور چونکہ خدا اس کا باپ ہے۔ یہ اہمیت صرف کنواری ماں سے پیدائش کے ذریعے ہی حاصل ہوسکتی ہے جیسا کہ نئے صحیفہ میں تذکرہ کیا گیا ہے؛ یسوع کی ماں مریم تھیں،اور وہ داؤد کا وارث (بحوالہ Luke 1:32) لیکن انسانی شکل میں اس کا کوئی باپ نہیں تھا۔ ''کنواری ماں'' کے ذریعے پیدائش وہ واحد ذریعہ تھا جس کے ذریعے داؤد سے کیا گیا وعدہ ٹھیک ڈھنگ سے پورا ہوسکتا ہے۔

۲) گھر

اس سے یہ ظاہر ہوتا Sam. 7:13 وہ میرے نام سے ایک گھر بنائے گا‘‘ (بحوالہ2(
ہے کہ یسوع خدا کیلئے ایک گھر بنائے گا۔ روحانی اور ظاہری دونوں طریقے سے۔
میں وضاحت کی گئی ہے کہ کس طرح سے ہزارہ میں (زمین پر Ezekiel 40-48
یسوع کی واپسی کے بعد خدا کی اقلیم کے پہلے ۱۰۰۰سال میں) یروشلم میں ایک
عبادتگاہ بنا ئی جائیگی۔ خدا کا ’’گھر‘‘ جہاں ہے جس میں وہ رہنا پسند کرتا ہے، اور
ہم سے کہتا ہے کہ وہ ایسے انسانوں کے دلوں میں گھر کرلے گا جو Isa. 66:1,2
اس کی باتوں پر ایمان لائے۔ اس طرح سے یسوع خدا کیلئے ایک روحانی گھر بنا
رہا ہے، جو سچے معتقدین کے ذریعے بنا ہے۔ جس میں یسوع کی حیثیت خدا کے
جو اپنی جگہ بہتر ڈھنگ Peter 2:4-8 اس گھر میں بنیادی پتھر جیسی ہے(بحوالہ1(
-Peter 2:5 سے رکھے گئے ہیں(بحوالہ1(

۳) حکمرانی

’’ میں اس کی (یسوع) کی حکمرانی ہمیشہ کیلئے قائم کردوں گا۔۔۔ تیرا (داؤد کا)
Sam. مکان اور تیری اقلیم۔۔۔ تیری حکمرانی ہمیشہ کیلئے قائم رہے گی (بحوالہ2(
7:13,16 cp. Isa 9:6,7 ۔ یسوع کی اقلیم کی بنیاد اس طرح سے اسرئیل کی داؤد کی
اقلیم پر ہے؛ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی آئندہ اقلیم، اسرائیل کی اقلیم کی حیثیت
سے دوبارہ قائم کی جائے گی۔ دیکھو مطالعہ 5.3 مزید معلومات کیلئے۔ اس وعدے
کو پورا کرنے کیلئے یسوع کو داؤد کے ’’تخت‘‘ یا حکمرانی کی جگہ پر حکمرانی
کرنا ہوگی۔ اور یہ ظاہری طور پر یروشلم میں ہوا تھا۔ یہ دوسرا ثبوت ہے کہ ان
وعدوں کو پورا کرنے کی غرض سے زمین پر اقلیم قائم کی جائے گی۔
۴) اقلیم

’ ’ تیرا مکان اور تیری اقلیم تیرے سامنے ہی ہمیشہ کیلئے قائم کردی جائے
اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ داؤد کے سامنے یسوع کی Sam. (7:16 گی‘‘(بحوالہ2
ابدی اقلیم قائم ہوگی۔ اس طرح سے یہ بلواسطہ وعدہ ہے کہ یسوع کی واپسی کے بعد
وہ دوبارہ زندہ کیا جائے گا تاکہ وہ اپنی نظروں سے اس اقلیم کو دیکھے جو دنیا بھر
میں قائم کی گئی ہے اور یسوع یروشلم سے اس پر حکمرانی کررہا ہے۔

یہ باتیں جن کا داؤد سے وعدہ کیا گیا ہے وہ عقل سلیم کیلئے بہت ہی زیادہ اہمیت
کا حامل ہے۔ داؤد نے بڑی خوشی کے ساتھ ان باتوں کو ہمیشہ قائم رہنے والا وعدہ
قرار دیا ہے۔ یہ سب تمام ہمارے نجات اور ہماری تمام خواہشات ہیں‘‘ (بحوالہ2(
Sam. 23:5 ۔ ان باتوں کا ہمارے نجات کے ساتھ بھی تعلق ہے؛ ان پر مسرور ہونا
ٹھیک اسی طرح ہے جس طرح خواہشات کی مکمل پر مسرور ہواجاتا ہے اس طرح
پھر یہ نقطہ پیدا کیا جاتا ہے کہ یہ عقائد بہت ہی اہمیت کے حامل ہیں۔ یہ افسوس کی

بات ہے کہ عیسائیت میں جو عقیدہ پیش کیا گیا ہے وہ ان شاندار حقائق کے بالکل متضاد:ہیں۔

- اگر یسوع جسمانی طور پر ’’پہلے سے بھی موجود تھا‘‘، یعنی کہ وہ پیدائش سے قبل ایک انسان کے طور پر موجود تھا تو وہ وعدے بالکل ہی غیراہم ہوجاتے ہیں کہ یسوع داؤد کا بیج‘‘ یا اس کا وارث ہوگا۔

- اگر خدا کی اقلیم جنت میں ہوگی، تو یسوع اسرائیل میں داؤد کی اقلیم قائم نہیں کرسکتا ہے اور نہ ہی وہ داؤد کے ’’تخت‘‘ یا اس کی حکمرانی کی جگہ سے حکمرانی کر سکتا ہے۔ یہ باتیں ظاہری طور پر زمین پر ہے، اس لئے ان کی دوبارہ، تشکیل بھی اسی جگہ ہونا چاہئے۔

سلیمان کے ذریعے وعدوں کی تکمیل؟

داؤد کے ظاہری بیٹے، سلیمان، نے داؤد سے کئے گئے وعدہ کے چند حصوں کو اور ایک ترقی King 5-8 پورا کیا۔ اس نے خدا کیلئے ایک ظاہری گھر بنایا (بحوالہ1 یافتہ اقلیم قائم کی۔ دنیا بھر کے ممالک اپنے نمائندوں کو سلیمان کے احترام کے طور ، اور اس گھر کے استعمال سے Kings 10 پر ان کے پاس بھیجتے تھے(بحوالہ1 زبردست روحانی نعمتیں حاصل ہوتی تھیں۔ سلیمان کی حکمرانی داؤد سے کئے گئے وعدوں کی تکمیل کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے جسے یسوع کی اقلیم کی شکل میں دیکھا جائے گا۔

چند کے دعوے ہیں کہ داؤد سے کئے گئے وعدے سلیمان کی شکل میں مکمل طور پر پورے ہوگئے، لیکن مندرجہ ذیل باتوں کی روشنی میں یہ غلط ثابت رہتے ہیں۔

- نئے صحیفہ کے بہت سارے ثبوت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ’’بیج‘‘ سلیمان نہیں بلکہ یسوع تھا۔
- ایسا لگتا ہے کہ داؤد ان سے کئے گئے خدا کے وعدوں سے جڑے ہوئے ہیں جو وعدے ابراہیم سے کئے گئے تھے (بحوالہ1 Chron. 17:27 = Gen. 22:17, 18-
- ـ’’بیج‘‘ کی اقلیم ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ جو سلیمان نہیں تھے۔
- داؤد نے یہ تسلیم کیا کہ وعدوں کا تعلق ابدی زندگی سے تھا، جو اس کے قریبی خاندان سے کسی طرح سے بھی منسلک نہیں ہے؛-‘‘ اس کے باوجود میرا گھر خدا کے جیسا نہیں تھا؛ جبکہ اس نے ایک دائمی وعدہ کیا ہے‘‘ (بحوالہ2 Sam. 23:5)-
داؤد کا بیج مسیحا ہے، گناہ سے نجات دلانے والا (بحوالہ Isa. 9:6,7; 22:22;-
- لیکن سلیمان بعد میں خدا سے منحرف ہوگئے(بحوالہ1 Jer. 33:5,6, 15; Jn. 7:42)

کیونکہ وہ اسرائیل کی امیدوں کے مخالفین سے جڑ (Kings 11:1-13; Neh. 13:26
گئے تھے۔

۱۔ خدا کا کون سا وعدہ گناہ اور سچائی کے درمیان زبردست جد و جہد کی پیشگوئی کا وعدہ کرتا ہے؟

اے) نوح سے وعدہ
بی) جنت کا وعدہ
سی) داؤد سے وعدہ
ڈی) ابراہیم سے وعدہ

۲۔ جنت کے وعدے پر تشویش کیلئے مندرجہ ذیل میں سے کون سا بیان سچا ہے؟

اے) اژدہے کا بیج شیطان ہے
بی) یسوع اور سچائی عورت کے بیج ہیں
سی) اژدہے کے بیج کو یسوع نے عارضی طور پر ڈس لیا تھا
ڈی) عورت کا بیج یسوع کی موت کے ذریعے کچل دیا گیا

۳۔ ابراہیم کا بیج ہمیشہ کہاں رہے گا؟

اے) جنت میں
بی) شہر یروشلم میں
سی) زمین پر
ڈی) کچھ جنت میں اور کچھ زمین پر

۴۔ مندرجہ ذیل میں سے کس کے بارے میں داؤد نے وعدہ کیا تھا؟

اے) کہ اس کا عظیم وارث ہمیشہ حکمرانی کرے گا
بی) کہ اس کے ”بیج“ کی جنت میں اقلیم قائم ہوگی
سی) کہ وہ بیج خدا کا بیٹا ہوگا
ڈی) کہ اس کا بیج، یسوع، زمین پر پیدا ہونے سے قبل جنت میں رہتا تھا

انسانوں کی اکثریت موت کے بارے میں یا اپنی فطرت کے سلسلے میں غوروفکر میں ایسا لگتا ہے کہ بہت کم وقت گزارتی ہے جو موت کا اہم ترین سبب ہے۔ اس قسم کے محاسبہ کے فقدان سے معلومات میں زبردست کمی واقع ہوتی ہے اور اس کے بعد لوگ بے مقصد زندگی گزارتے رہتے ہیں اور اپنی خواہشوں کے آگے سرجھکاتے ہوئے خود اپنے فیصلے کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں انکار کیا جاتا رہا ہے باوجود اس کے کہ زندگی اس قدر مختصر ہے کہ بہت جلد موت ہم کو دبوچ لے گی۔ ''آپ کی زندگی کیا ہے؟ یہ ایک بھاپ ہے جو کچھ وقفہ کیلئے ظاہر ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد غائب ہوجاتی ہے۔'' ہمیں ایک روز ضرور مرنا ہے ، ٹھیک اسی طرح جس طرح پانی زمین پر پھیل جاتا ہے اور پھر وہ دوبارہ اکٹھا نہیں ہوتا، ٹھیک اسی طرح جس طرح گھاس بڑھتی ہے ، صبح کے وقت (ہمارے نوجوان) ہر بھری ہوجاتی ہے اور بلوغ تک پہنچتی ہے ، شام کو اسے کاٹ دیا جاتا ہے اور بکھرجاتی ہے'' (بحوالہ James 4:14; 2 Sam.14:14; Ps. 90:5,6) ۔ موسیٰ ایک سچے مفکر تھے، اس کو تسلیم کرو ، اور خدا سے گڑگڑاؤ، ''ہمارے دنوں کے بارے میں ہمیں بتا، تاکہ ہم اپنے دلوں کو روشن کرسکیں۔'' (بحوالہ Ps.90:12) ۔ چونکہ زندگی بہت مختصر ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ سچی دانشمندی کے ساتھ ہم حصول کو اولیت دیں۔

انسان کی نظر میں موت کئی قسم کی ہوتی ہے۔ کچھ لوگوں نے موت اور جنازوں کو زندگی کا حصہ بنالیا ہے۔ آخرت اور نقصان سے بے پرواہ ہوکر۔ ان لوگوں کی اکثریت نے جن کے ساتھ 'عیسائی' کا نام جڑا ہوا ہے اس اختتام کو پہنچے ہیں کہ آدمی کی ''روح لافانی '' ہے یا لافانی ہونے کی چند خصوصیات اس میں موجود ہیں۔ ان کو موت نہیں آتی ہے جو موت کے بعد جزایا سزا کے لئے کسی مقام پر پہنچ جاتی ہے۔ موت انسان کے تجربات کا سب سے بنیادی اور حادثاتی تجربہ ہونے کے سبب یہ توقع کی جاتی ہے کہ آدمی کا دماغ اس کے دماغ میں آنے والی باتوں کو بہت جلدی قبول کرلیتا ہے ، اس لئے تمام جھوٹی تھیوریاں موت کے تعلق سے پیدا ہوتی

ہیں اور انسان اپنی فطرت ہے۔ جیسا کہ ہمیشہ یہ کہا گیا ہے کہ اس اہم ترین معاملے کے سلسلے میں حقیقت کی جانکاری کے لئے بائبل کے خلاف اس کو تصور کیا گیا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بائبل میں سب سے پہلا جو جھوٹ ریکارڈ کیا گیا ہے وہ باغ جنت کے اژدہے کا جھوٹ تھا۔ اس کے برخلاف خدا کا صاف بیان ہے کہ آدمی کو ''یقینی طور پر مرناہے، اور اگر وہ گناہ کرتا ہے''(بحوالہ Gen. 2:17) اژدہے نے زور دیکر کہا، ''تم یقینا نہیں مروگے''(بحوالہ Gen. 3:4)۔ موت کی قطعی حقیقت کے ثبوت میں یہ کوشش تمام جھوٹے مذاہب کی پول کھول دیتی ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خاص طور پر اس معاملے میں ایک جھوٹا عقیدہ دوسرے عقیدہ کو جنم دیتا ہے ، اور پھر دوسرا ، اور دوسرا عقیدہ جنم لیتا رہتا ہے۔ اس کے برعکس ایک سچ دوسرے سچ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ یہاں پال ایک سچ سے Cor. 15:13-17 کی طرف لے جاتا ہے ، جیسا کہ 1 (دیکھئے ''اگر...اگر...اگر ...'' ') دوسرے سچ کی طرف کس طرح جاتا ہے

اگر ہماری سچی فطرت کو سمجھنا ہے تو ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ انسان کی تخلیق کے سلسلے میں بائبل کیا کہتی ہے۔ یہ ریکارڈ بالکل آسان زبان میں موجود ہے ، جسے اگر بہتر طور پر سمجھا جائے تو ہم فطرت سے کیا ہیں اس کو سمجھنے میں کوئی شک و شبہ برقرار نہیں رہتا ہے۔ (دیکھئے انحراف 18جس میں جنیسس کے بارے میں تشویش ظاہر کی گئی ہے)۔ ''لارڈ خدا نے آدمی کو زمین کی مٹی سے بنایا تھا ... اس سے (زمین سے) تو (آدم) پیدا کیا گیا۔ مٹی سے تو بنایا گیا اور تو مٹی مینمل جائے گا'' (بحوالہ Gen. 2:7; 3:19) اس طرح سے یقینی طور پر یہاں کوئی ایسا اشارہ نہیں کیا گیا ہے کہ آدمی کے اندر ایسی کوئی لافانی شئے موجو ہے، یا اس کے اندر ایسی کوئی چیز ہے جو موت کے بعد بھی برقرار رہتی ہے۔

اس حقیقت کے سلسلے میں بائبل میں ایسی کئی نشاندہی ہے کہ آدمی بنیادی طور پر صرف آدمی زمین سے بنا ہے، مٹی '' مٹی سے بنایا گیا ہے۔ ''ہم مٹی سے بنے ہیں۔'' (بحوالہ Isa. 64:8) ؛ ''اور آدمی کی تشکیل مٹی سے ہوتی ہے۔'' (بحوالہ Job 4:19) (بحوالہ 1 Cor. 15:47 ہے'' ۔ ابراہیم نے اعتراف کیا آدمی ایک مرتبہ پھر مٹّی میں تبدیل ہو جائیگا''(بحوالہ Job 34:14,15) ۔ جنت میں خدا کی نافرمانی کرنے تھا کہ وہ ''مٹی اور راکھ سے بنا تھا'' (بحوالہ Gen. 18:27) کے فوراً بعد، خدا نے ''آدمی کو وہاں سے نکال باہر کیا ۔ اپنا ہاتھ اٹھالیا اور زندگی کے لئے فراہم کردہ درخت بھی لے لئے، اور غذا بھی لے لی اور وہاں ہمیشہ رہنے کی نعمت بھی چھین لی'' (بحوالہ Gen. 3:24,22) ۔ اگر آدمی میں لافانی اجزا ء موجو ہوتے یا جو اس میں فطری طور پر ہوتے تو ، یہ سب باتیں غیرضروری ہوتیں۔

مشروط لافانیت:

گوسپل کے ذریعے بار بار تاکید کردہ پیغامات کے مطابق آدمی یسوع کے کام کے ذریعے ابدی اورلافانی زندگی کے طریقے کی راہ تلاش کرسکتا ہے۔ یہ واحد نوعیت کی لافانی زندگی

جس کے بارے میں بائبل میں تذکرہ کیا گیا ہے ، اس کا مطلب یہ ہوا کہ بائبل کا کسی بھی طرح سے حوالہ لئے بغیر لافانی زندگی کا تصور قدرے غلط ہے۔ لافانیت حاصل کرنے کا واحد راستہ خدا کے احکامات کا ماننا ہے اور وہ لوگ جو فرمانبرار ہیں وہ تکمیل کی صورت ِ حال کے تحت اپنی لافانیت کی زندگی گزاریں گے۔ جو سچے ہونے کی جزا ء ہے۔

مندرجہ ذیل اقتباسات اس بات کا کافی ثبوت ہینکہ یہ لافانیت مشروط ہے اور یہ اس طر کی نہیں ہے جو ہمارے پاس فطری طور پر موجودہے:-

یسوع نے گوسپل کے ذریعے زندگی اور لافانیت کو روشن کردیا۔'' (بحوالہ2'' Tim. 1:10; 1 John 1:2)

جبکہ آدمی کی اولاد کا گوشت نہ کھاؤگے اور اس کا خون نہ پیئوگے تمہارے اندر زندگی نہیں ہوگی (یعنی کہ تمہاری وراثت) جنہوں نے میرا گوشت کھایا اور میرا خون پیا، ان میں ابدی زندگی ہے اور میں اسے آخری دن زندہ اٹھاؤں گا۔'' اسے دینے کے لئے ''ابدی زندگی'' (بحوالہ John 6:53,54) یسوع نے John ch. 6 - میں ہر جگہ یہ جواز پیش کیا ہے کہ وہ ''زندگی کی روٹی'' ہے اور صرف اس کی باتوں کا مثبت اقرار ہی لافانیت کی کوئی اُمید پیدا کرسکتا ہے-(بحوالہ John 6:47,50,51,57,58)-

خدا نے ہمیں (معتقدین) ابدی زندگی عطا کی ہے اور یہ زندگی اس کے بیٹے میں ہے (بحوالہ 1 John 5:11) - اس لئے ان لوگوں کے لئے ابدی زندگی کی کوئی اُمید نہیں ہے جو ''یسوع'' پر اعتقاد نہیں رکھتے ہیں۔ صرف یسوع کے ذریعے ہی لافانی زندگی ممکن ہوسکتی ہے۔ وہ ''(ابدی) زندگی عطا کرنے والا ہے''(بحوالہ Acts 3:15 A.V.mg.) - ''ان تمام لوگوں کو جو اس کی فرماں برداری کرتے ہیں انہیں ابدی نجات بخشنے والا (بحوالہ Heb. 5:9) - آدمیوں کیلئے لافانی زندگی کا سارا دارومدار یسوع کے کام کے ذریعے ہے۔

سچے معتقدین جو لافانی زندگی کے بارے میں سوچتے ہیں اور پھر انہیں ابدی زندگی کا تحفہ عطا کیا جائے گا۔ جو فطری طور پر ان کے پاس موجود نہیں ہے (بحوالہ Rom. 2:7; 6:23; John 10:28) - ہمارے فانی جسم کو یسوع کی واپسی کے وقت ''ضرور لافانیت ملنی چاہئے (بحوالہ 1 Cor. 15:53) ؛ اس طرح سے لافانیت کے بارے میں وعدہ کیا گیا ہے، جو اس وقت ہمارے پاس نہیں ہے (بحوالہ 1 John 2:25)-

حرف خدا اس لافانیت کا اصل مالک ہے(بحوالہ1 Tim. 6:16)-

ان غلط فہمیوں کی روشنی میں جنہیں قبول نہیں کیا جاسکتا کہ آدمی میں لافانی روح یا
کوئی   ایسی لافانی شئے اس میں فطری طور پر موجود ہے - ہم یہاں پر دنیا میں روح کے
تصور سے پھیلی ہوئی   غلط فہمیوں کو واضح کرنے کی کوشش کریں گے -

عبرانی اور یونانی لفظ میں بائبل میں ’روح ‘ کا ترجمہ ہوا ہے (علی الترتیب Psuche
اور Nephesh - ہے) ان کا مندرجہ ذیل طریقے سے بھی ترجمہ ہوا ہے :

سانس   جسم

دل   مخلوق

شخص دماغ

خود

روح ‘   کا حوالہ ا س لئے شخص ، جسم یا خود سے کیا گیا ہے - مشہو رمحاورہ ’
کے واضح معنی ہوتے ہیں کہ ’ ہمیں (S.O.S.) (’’ہماری روح کو بچاؤ ‘‘   (ایس - او - ایس
موت سے بچا ؤ ! ‘‘ روح اس طرح   سے ’ جسم ‘ ، ہو یا ان تمام چیزوں کا مرکب جس   سے
ایک شخص بنتا ہے - یہ بات قابل فہم ہے   ، اور اس طرح بائبل کے بہت سارے جدید شماروں
میں بمشکل لفظ ’ روح ‘   کا استعمال کیا گیا ہے اور اس کا ترجمہ ’   (N.I.V. میں (یعنی کہ
جسم ‘ یا ’اس شخص ‘ کے بجائے کیا گیا ہے - جانور جنہیں خدا نے خلق کیا ہے انہیں ’’چلتا
پھرتا جاندار کہا جاتا ہے - ہر ذی روح   شئے   ‘‘ (بحوالہ Gen.1:20,21)   عبرانی لفظ میں
کا کیا گیا ہے جس کا ترجمہ ’ روح ‘ کے معنوں میں بھی ہوا   'nephesh' ’’مخلوق ‘‘ کا ترجمہ
میں ہے ” ... اور انسان ایک زندہ روح بن گیا - ‘‘   اس طرح   Gen. 2:7 ہے ، جس کی مثال
آدمی ایک ’ روح ‘ ہے ، ٹھیک اس طرح سے جیسے جانوروں کی ’ روحیں   ‘ ہیں - انسان اور
جانور میں صرف یہ فرق ہے کہ آدمی ذہنی طور پر ان سے برتر ہے ، اسے خدا کے
جسمانی تصور سے تخلیق کیا گیا ہے - (بحوالہ Gen.1:26   اور چند (1.2 مطالعہ دیکھئے ؛
آدمیوں سے وہ گوسپل کو سمجھنے کی کوشش کریں جس کے ذریعے لافانیت   کا راز ان پر

ہماری بنیادی فطرت اور ہماری موت کی موت (Tim.1:10 عیاں ہوجائے گا - (بحوالہ 2
کے پس منظر میں آدمی اور جانوروں میں کوئی فرق نہیں ہے -

وہ یہ کہ اگر انسانوں کی اولاد فانی ہے تو حیوان بھی فانی ہیں ، یہاں تک کہ ان میں ”
سے ایک چندفانی (دوہری تاکید کو سمجھئے) : جیسا کہ اگر ایک مرتا ہے ، تو دوسرا بھی
مرے گا ... اس طرح آدمی کو ایک وحشی پر کسی طرح کی برتری حاصل نہیں ہے (یعنی
کہ آدمی اور جانور) ایک ہی جگہ (قبر) جائیں گے، تمام خاک سے بنائے گئے ہیں اور تمام
- کلیساؤں کے تحریک شدہ مصنف نے (Ecc. 3:19,20 پھر خاک میں مل جائیں گے “ (بحوالہ
خدا سے دعا کی تھی کہ وہ سخت حقائق کو سمجھنے میں انسان کی مدد کرے ، ” وہ (آدمی)
- اس لئے یہ توقع (Ecc. 3:18 یہ دیکھ سکتا ہے کہ وہ لوگ خود بھی وحشی ہیں “ (بحوالہ
کی جاتی ہے کہ بہت سارے لوگوں کو یہ بات قبول کرنے میں سخت دشواری ہوگی ،
Ecc. یقینی طور پر یہ سخت اور دوبارہ تحقیق کے ذریعے ہمارا وجود عمل میں آیا ہے -
ترجمہ میں کہا گیا ہے کہ خدا ن آدمی کو اسے یہ دکھاتے ہوئے کہ وہ صرف N.I.V. کے 3:18
ایک جانور کے مانند ہے اسکا ’ امتحانات‘ لیتا ہے ، یعنی کہ جو لوگ اس کے بندوں
سے ہمدردی رکھتے ہیں وہ اس حقیقت کو سمجھیں گے ، لیکن وہ لوگ جو اس کو نہیں
مانتے وہ اس ’ امتحان ‘ میں ناکام ہوجائیں گے - انسانیت کا یہ فلسفہ ، یہ خیال کہ انسان اہم
ترین اور زیادہ قدروں کا مالک ہے - ۲۰ ویں صدی کے دوران دنیا بھر میں پھیلا ہوا تھا -
انسانیت کی اہمیت کے ہمارے خیالات کو صاف کرنا ہمارے لئے قابل غور مرحلہ ہے -
کے صاف الفاظ اس بات کیلئے مددگار ثابت ہوں گے - ” آدمی اپنی بہترین پوزیشن Ps.39:5
کے باوجود ناپید ہونے والا ہے - “ آدمی میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ براہ راست اپنے قدموں کو
اٹھاسکے - (بحوالہ Jer.10:23)-

سب سے زیادہ بنیادی باتیں جو ہم جانتے ہیں کہ تمام جاندار یقینی طور پر ” تمام ذی
روح “ ایک دن ختم ہوجائے گی - ’روح ‘ اس کے بعد ، مرجاتی ہے ، یہ ان چیزو نکے خیال
کے بالکل منافی ہے جنہیں لافانی سمجھا جاتا ہے - یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ بائبل میں ’
روح ‘ کے لئے جن الفاظ کے ترجمے ہوئے ان میں سے تیسرا لفظ روح کی موت اور تباہی
سے مماثلت رکھتا ہے - حقیقت یہ ہے کہ لفظ ’ روح ‘ اس طرح سے استعمال کیا گیا ہے کہ یہ
کوئی ایسی شئے ہو جو تباہ نہ ہوسکتی ہو اور لافانی ہو :-

” روح جو گناہ کرتی ہے اسے مرنا ہے “ (بحوالہ Eze.18:4) -

- روحوں کے خاتمے کے سلسلے (Matt.10:28 - خدا روح کو ختم کرسکتا ہے (بحوالہ
میں موجود ہیں - Eze. 22:27; Prov.6:32; Lev. 23:30 میں دوسرے بیانات

- تمام ’روحیں‘ جو شہر حارز میں تھیں تلوار کے ذریعے ہلاک کردی گئیں۔

(بحوالہ Josh.11:11; cp. Josh. 10:30-39)

(بحوالہ " ... تمام زندہ روحیں مرگئیں تھیں " - Rev.16:3; cp. Ps. 78:50)-

- آزادانہ طور پر موسیٰ کے قوانین نے یہ اعلان کیا تھا کہ کوئی بھی ’’روح ‘‘ جس نے
بعض قوانین کی خلاف ورزی کی تھی وہ ہلاک ہوجائے گی (یعنی کہ Num.15:27-31)

- روح کے حوالے جو عجیب یا ناقابل فہم ہیں صرف یہ تاثرات قائم کرتے ہیں کہ روح
کو موت ہے (بحوالہ Prov.18:7; 22:25; Job 7:15)

(بحوالہ " کوئی بھی جاندار اپنی روح کو زندہ نہیں رکھ سکتا ہے ‘‘ - Ps. 22:29) -

- یسوع نے ’’اپنی روح کو موت میں غرق کردیا تھا - ‘‘ (اس طرح سے اس کی ’’روح
یا زندگی ، گناہ کے لئے غذا بن گئی تھی(بحوالہ Isa. 53:10,12) -

وہ یہ کہ ’روح ‘ کا حوالہ کسی شخص یا جسم سے دیا گیا ہے یہ بجائے اس کے کہ
کسی لافانی شئے سے دیا گیا ہو جو ہمارے اندر موجود ہے اور نظر آتی ہے - یہ باتیں زیادہ تر
آیات (verses) میں نظر آتی ہیں جن کیلئے لفظ پیدا ہوتے ہیں - جن کی چند عجیب مثالیں ہیں :-)

(بحوالہ ’’روحوں کا خون‘‘ - Jer.2:34)-

- ''اگر ایک روح گناہ کرتی ہے اور وہ ترک گناہ کی آواز سنتی ہے... اگر وہ اس کا جواب نہیں دیتی ... اگر کوئی روح ناپاک چیز چھولیتی ہے...اگر کوئی ترک گناہ کا عہد کرتی، تو وہ اپنے ہونٹوں سے اس کا اعلان کرتی ہے '' (بحوالہ Lev. 5:1-4)-

- ''اے میری روح ... اور جو کچھ میرے اندر ہے ... خدا کی مہربانیاں ہیں، اے میری روح ... جو تیرے منہ کو اچھی باتوں سے مطمئن کردیتی ہے'' (بحوالہ Ps.103:1,2,5)-

- ''جو کوئی بھی اس کی زندگی ('روح) کو بچائے وہ اسے گنوا دے گا، لیکن جو کوئی اپنی زندگی ('روح') کو میرے لئے گنوائے گا... وہ اسے بچالے گا'' (بحوالہ Mark 8:35)-

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ روح کا کسی آدمی کے اندر موجودہ کسی بھی روحانی اثرات کے معنی ہیں کسی ('Psuche' کا شئے سے حوالہ نہیں دیا جاسکتا ہے، یہاں 'روح' (یونانی لفظ ایک کی جسمانی زندگی، جس کا یہاں اس طرح سے ترجمہ کیا گیاہے-

- Num. 21:4 میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ لوگوں کے ایک گروپ میں ایک ''روح'' ہوسکتی ہے- وہ ''روح'' اس طرح ہم میں سے ہر ایک کے لئے بھی لافانیت کا ذریعہ نہیں ہوسکتی ہے-

روح اور آتما کے درمیان لوگوں کے ذہنوں میں تذبذب افسوسناک ہے- اس کو اس حقیقت سے اور بھی تقویت ملی ہے کہ چند زبانوں میں اور بائبل کے ترجمے میں انگریزی لفظ 'روح (Soul) اور 'آتما' (Spirit) ایک ہی معنوں میں ہے- ''روح'' کا بنیادی طور پر ایک آدمی کی تمام جسامت سے حوالہ دیا گیا ہے اور کبھی کبھی اس کا حوالہ آتما سے بھی دیا گیا ہے- اس کے

باوجود 'روح' اور 'آتما' کے معنوں میں فرق ہے جیسا کہ بائبل میں استعمال کیاگیا ہے ، روح اور آتما کی 'مکمل تفریق' کی جاسکتی ہے۔ (بحوالہ Heb.4:12) ۔

اورPneuma عبرانی اور یونانی الفاظ جو 'روح' کے لئے استعمال ہوئی ہیں (وہ علی الترتیب ہیں) جن کا مندرجہ ذیل طریقے سے ترجمہ ہواہے :-Ruach

روح	زندگی
ہوا۔	ذہن
	سانس

ہم نے مطالعہ 2.1میں 'روح' کے آئیڈیے کے بارے میں مطالعہ کیا ہے۔ خدا نے اپنی روح کے استعمال کو انسانوں سمیت ہر قسم کی فطری تخلیق کے لئے محفوظ رکھا ہے۔ خدا کی روح جو انسان کے اندر موجود ہے جو اس کی زندگی کی توانائی ہے۔ ''جسم روح کے بغیر مردہ ہے'' (بحوالہ James 2:26) جو زندگی کی روح 'خدا نے روح پھونکی (آدم کے نتھنوں میں) ۔ تھی ، اور آدمی ایک زندہ روح بن گیا(جاندار]بحوالہ [Gen.2:7) جاب (Job)۔ نے بتایا ہے کہ ''خدا کی روح'' اس وقت ''میرے نتھنوں میں'' پھونکی گئی'' (بحوالہ Job 27:3 cp. Isa. 2:22) ۔ زندگی کی روح ہمارے اندر ہمارے پیدائش کے وقت سے ہی داخل کی جاتی ہے اور اس وقت تک برقرار رہتی ہے جب تک ہمارا جسم زندہ رہتا ہے۔ جب خدا کی روح کسی جاندار سے نکال لی جاتی ہے، تو فوراً ہی اس کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ جو زندگی کی طاقت کی روح ہے۔ اگر خدا ''اپنی روح اور اپنی سانس کو کھینچ لے تو ، تمام گوشت پوست ایک ساتھ سڑجائیں اور آدمی ایک بار پھر مٹی میں تبدیل ہوجائے گا۔ اگر تو نے اب تک اس کو سمجھ لیا ہے تو سن لے (بحوالہ Job 34:14-16) ۔ آخری جملہ پھر اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ آدمی اپنی اس حقیقی فطرت کے انکشاف کے بعد بھی اسے سمجھنے سے قاصر ہے۔

خدا جب موت کے وقت اپنی روح کو کھینچ لے گا، تو اس وقت نہ صرف ہمارا جسم مردہ ہوجائے گا، بلکہ ہمارے مکمل وجود کا خاتمہ ہوجائے گا۔ داؤد کی جانب سے اس بات کی تصدیق ہمیں انسان جیسی کمزور مخلوق کے بجائے خدا پر ایمان کے لئے رہنمائی کرتی ہے۔ زبور (Psalm)146:3-5 انسانیت کے دعوؤں کا سخت ترین جواب ہے۔ ''شہزادوں پر اعتقاد مت لاؤ، نہ ہی انسان کی اولاد پر ، جن سے تمہیں کوئی مدد نہیں ملنے والی۔ اس کی سانس (روح) نکل جائے گی۔ وہ زمین کی طرف واپس چلا جائے گا۔ (وہ خاک جس سے ہم بنائے گئے ہیں) اس دن ہی اس کے خیالات ملیامیٹ ہوجائینگے۔ وہ خوش نصیب ہوگا جس کے پاس یعقوب کے خدا کی مدد موجود ہوگی۔''

موت کے وقت ’’خاک (یقینی طورپر) مٹی میں مل جائے گی جیسی وہ پہلے تھی، اور روح
- ہم نے ابتداء (Ecc.12:7 خدا کے پاس واپس چلی جائے گی جس نے اسے عطا کیا ہے‘‘ (بحوالہ
میں واضح کیا تھا کہ خدا اپنی روح کے ساتھ ہر جگہ موجودہے۔ ’’یعنی اس کا مطلب یہ ہوتا ہے
- جب ہم مرتے ہیں تو ہم ’’ہماری (John 4:24 کہ خدا کی روح ہر جگہ موجودہے‘‘ (بحوالہ
آخری سانس‘‘ لیتے ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا کی روح جو ہمارے اندر موجود ہوتی ہے وہ
ہم سے جدا ہوجاتی ہے۔ یہ روح خدا کی روح میں جذب ہوجاتی ہے جو ہمارے اطراف ہے، اس
’’طرح موت کے وقت روح کو خدا میں واپس ہوجانا ہے۔

چونکہ خدا کی روح تمام مخلوق کی روح سے مربوط ہے اور جانوروں کو بھی اس طرح
سے موت آتی ہے۔ انسان اور جانوروں میں ایک ہی قسم کی روح ہے، اور ان کے اندر زندگی
کی روح کی طاقت بھی اسی قسم کی ہے۔ ’’اسی طرح انسان کی اولاد کا خاتمہ جس طرح سے ہوگا
اسی طرح حیوانوں کا بھی خاتمہ ہوگا، یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک شئے کا خاتمہ ہوجائے گا،
جس طرح سے ایک مرے گا، ٹھیک اسی طرح سے دوسرا ، ہاں، ان سب کی (یعنی کہ اسی طرح
سے) ایک ہی سانس (روح) ہے، اس طرح سے انسان کو حیوانوں پر کوئی افضلیت حاصل نہیں
- مصنف اس بارے میں مزید بتاتا ہے کہ انسان اور جانداروں کی روح (Ecc. 3:19ہے،‘‘ (بحوالہ
- انسان اور جانداروں کی (Ecc. 3:21کہاں جائے گی اس معاملے میں کوئی فرق نہیں ہے (بحوالہ
یہ وضاحت اس بات کی دلیل ہے کہ ان میں ایک ہی قسم کی روح ہے اور وہ ایک ہی قسم کی
موت مرینگے، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسان اور جاندار کس طرح سے واپس لوٹ جائیں
، جو اس قسم (Gen. 2:7; 7:15 گے، جن کے اندر روح کی طاقت خدا نے عطا کی ہے (بحوالہ
کی موت کی طرح سیلاب میں تباہ ہوجائینگے۔ ’’تمام جاندار مرجائیں گے جو زمین پر چل پھر
رہے ہیں، چرندوپرند ،مویشی اور حیوان اور ہر رینگنے والی شئے جو زمین پر موجود ہے اور
ہر انسان ختم ہوجائے گا ، وہ تمام جن کے نتھنوں میں زندگی کی سانس (روح) پھونکی گئی ہے۔
- اس طرح سے یہ سمجھ لو کہ کس (Gen. 7:21-23 ہر ذی روح کو تباہ ہوجانا ہے‘‘ (بحوالہ
کے ریکارڈ میں یہ Genesis 7 میں سیلاب میں جانداروں کو موت ہوئی تھی-Ps.90:5 طرح سے
واضح کردیا گیا ہے کہ انسان کی بھی وہی حیثیت ہے ’’تمام جاندار... ہر جاندار‘‘۔ یہ حرف اس
لئے کہ ان کے اندر بھی وہی زندگی کی روح ہے جس طرح سے دوسروں کے اندر موجود ہے۔

اب تک روح اور آتما کے بارے میں ہم نے جو کچھ سیکھا ہے، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مرنے والے انسان مکمل طور پر بے ہوش ہوتا ہے۔ جبکہ جو لوگ خدا کے ذمہ دار بندے ہیں ان کے کارنامے اس کو یاد رہتے ہیں (بحوالہ Mal. 3:16; Rev. 20:12; Heb. 6:10 بائبل میں ، ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے یہ تجویز پیش کی جائے کہ موت کی حالت میں ہمیں کوئی ہوش رہتا ہے۔ مندرجہ ذیل واضح بیانات کی روشنی میں اس پر بحث کرنا سخت مشکل ہے:۔

- ’’(آدمی کی) سانس نکل جائے گی، وہ زمین میں واپس چلائے جائے گا، اسی وقت (اس لمحہ) اس کے خیالات ختم ہوجائیں گے‘‘ (بحوالہ Ps.146:4)۔

- ’’مردہ کچھ بھی نہیں جانتا ہے ... اپنی محبت، اور اس کی نفرت کو، اور اس کے لوگوں کو ، کوئی بھی نہیں چلے گی ’’قبر میں کسی قسم کی حکمت جو ختم ہوچکا ہے‘‘ (بحوالہ Ecc. 9:5,6 -
- کوئی سوچ فکر باقی ہوگی اور نہ ہی ہوش ہوگا۔(Ecc. 9:10 ِ عملی‘‘ (بحوالہ

- جاب کہتا ہے کہ زمین پر وہ ٹھیک اس طرح سے ہو گا ’’جیسے کہ وہ وہاں تھا ہی نہیں ‘‘ (بحوالہ Job 10:18) اور بے ہوشی اور ، اس نے موت کو گوشہ ٔ گمنامی کے طور پر دیکھا تھا ؛ وجود کے فنا ہونے کی صورت میں جو ٹھیک اس طرح سے ہوگا جیسا کہ ہم پیدائش سے قبل تھے۔

؛ اگر آدمی (بحوالہ Ecc. 3:18- آدمی ٹھیک اس طرح سے مرتا ہے جس طرح جانور مرتا ہے کہیں بھی موت کے بعد ہوش میں ہوتا، تو وہ بھی ہوش میں ہوتے، اس معاملے میں الہامی کتابیں اور سائنس دونوں خاموش ہیں۔

- خدا نے ’’یاد دلایا ہے کہ ہم خاک ہیں۔ آدمی ، گھاس پھوس کے برابر ہیں، ٹھیک باغ کے کسی پھول کے مانند ، اس طرح سے وہ کھلتا ہے... اور مرجھاجاتا ہے، وہ جہاں کھلا تھا اس جگہ موجود نہیں رہتا ہے‘‘ (بحوالہ Ps.103:14-16)۔

یعنی کہ موت حقیقی طور پر بے ہوشی ہے، یہاں تک کے سچے انسانوں کے لئے بھی، اس بے ہوشی کو خدا کے نوکر نے کئی بار بتایا ہے کہ اپنی زندگی کو طویل بناؤ، کیوں کہ انہیں معلوم ہے کہ موت کے بعد وہ اس قابل نہیں ہوں گے کہ وہ خدا کی حمد و ثناء کرسکیں۔ کیوں کہ موت بے ہوشی کی ایک صورتِ حال ہے۔ ہیزا کیہ (یسوع سے قبل یہودیوں کا بادشاہ) (بحوالہ Isa. 38:17-19) اور داؤد (بحوالہ Ps.6:4,5; 30:9; 39:13;115:17) اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ موت کو ہمیشہ ہی نیند اور آرام سے تصور کیا گیا ہے، یہ صورتِ حال سچے اور غلط دونوں قسم کے لوگوں کے لئے ہے(بحوالہ Job 3:11,13,17; Dan. 12:13) -

ہمارے پاس اسے ثبوت پیش کئے گئے ہیں کہ سچے انسانوں کو ان کی موت کے بعد جنت میں نعمتیں اور انعام ملیں گے، لیکن بائبل میں اس کا تذکرہ موجود نہیں ہے۔ موت اور انسان کی فطرت کا یہی عقیدہ سکون کا گہرا تصور پیش کرتا ہے۔ انسان کی زندگی کی تمام تکالیف اور پریشانی ختم ہوجاتی ہیں اور وہ جگہ قبر ہے وجود کے مکمل خاتمے کی۔ وہ لوگ جو خداکی ضرورتوں کو نہیں جانتے ہیں، وجود کا یہ خاتمہ ان کے لئے ہمیشہ برقرار رہے گا۔ ان کی حادثات سے بھرپور اور ادھوری زندگی انہیں دوبارہ نہیں ملے گی، ادھوری اُمیدیں اور انسانی ذہن کی فطرت کا خوف انہیں نہ تو کبھی خوف زدہ کرے گا اور نہ وہ محسوس کرسکیں گے۔

بائبل کے مطالعہ میں سچائی کا ایک ماحول ہے جو ظاہر کیا جاتا ہے۔ ابھی تک افسوس کی بات ہے کہ انسانوں کی مذہبی سوچ و فکر میں غلطی کا ایک نظام بھی برقرار ہے، یہ صرف اس لے کہ انہوننے بائبل پر دھیان نہیں دیا ہے۔ انسان کے ذریعے موت کو آسان بنانے کی زبردست کو شش سے اس یقین پر لے جاتی ہیں کہ وہ ایک ''لافانی روح'' ہے۔ ایک بار جب اس کا اعتراف کرلیا جاتا ہے کہ اس قسم کا لافانی عنصر انسان کے اندر موجود ہے تو ، یہ سوچنا ضروری ہوجاتا ہے کہ موت کے بعد اسے بھی کہیں جانا ہوگا۔ اس سے یہ خیال جنم لیتا ہے کہ موت کے وقت سچے اور گمراہ انسانوں کے نتائج کے درمیان کچھ فرق موجود ہوگا۔ اس کو خیالات میں جگہ دینے کے لئے حتمی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایسی کوئی جگہ ضرور ہوگی جہاں 'اچھی روحیں جائیں گی، جسے جنت کہا جاتا ہے اور دوسری جگہ ہے جہاں 'خراب لافانی روحیں، جائیں گی، اسے جہنم کہا جاتا ہے۔ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ ایک ''لافانی روح '' ناممکن ہے(Biblical impossibility) کی وجہ سے - دوسرے جھوٹے طریقے جو ہمیں مشہور ہونے کی وجہ سے وراثت میں ملے ہیں، کا اب تجزیہ کیا جائیگا۔

۱۔ ہماری زندگی کا انعام موت کے وقت ہماری 'لافانی روح' کی شکل میں دیا جائے جسے کسی خاص جگہ بھیجا جائے گا۔

۲۔ وہ یہ کہ سچے اور گمراہ انسانوں کے درمیان موت کے وقت تفریق کی جائے گی۔

۳۔ وہ یہ کہ سچے انسان کا انعام یہ ہے کہ وہ جنت جائے گا۔

۴. وہ یہ کہ اگر ہر ایک ’لافانی روح‘ کا مالک ہے ، تو ہر ایک یا تو جنت یا دوزخ میں جائے گا۔

۵. وہ یہ کہ گمراہ ’’روحیں‘‘ سزا کے لئے ایسی جگہ بھیجی جائیں گی جسے دوزخ کیاجاتا ہے۔

ہمارے اس تجزیے کا مقصد صرف منفی اثرات پیش کر نا نہیں ہے، بلکہ ان نکات پر تفصیلی غور سے ، ہم یہ یقین کر تے ہیں کہ ہم بائبل کی سچی باتیں پیش کر سکیں گے جو انسانی فطرت کے تعلق سے واضح تصویر کا اہم حصہ ہے ۔

بائبل نے یہ دہرایا ہے کہ سچے انسانوں کے لئے یہ انعام ہے کہ وہ دوبارہ زندہ اٹھائے جائینگے، اور یہ کام یسوع کی آمد کے وقت ہوگا (بحوالہ1 Thess. 4:16) ۔ ایک ذمہ دار مردے کو دوبارہ زندہ کرنا (دیکھئے مطالعہ 4.8)یسوع کا پہلا کام ہوگا، اس کے بعد سزا اور جزا کا حساب ہوگا۔ اگر کوئی ’روح‘ مرنے کے بعد جنت چلی جاتی ہے تو اسے دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پال کہتا ہے کہ اگر کسی کو دوبارہ زندہ نہیں کیا گیا تو خدا کی فرمانبرداری کی تمام کوششیں بے مقصد ہوجاتی ہیں (بحوالہ1 Cor.15:32) ۔ یقینی طور پر اس کو یہ نہ سمجھنے کی دلیل ہے کہ اگر وہ یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ بھی مرنے کے بعد اس کی ’’روح‘‘ کو جنت بھیجے جانے کا انعام ملے گا؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یہی سوچتا ہے کہ مردہ جسم کو دوبارہ زندہ کرنا ہی انعام کی واحد شکل ہے۔ یسوع نے اس توقعات کے ساتھ ہمارے حوصلے بڑھائے ہیں کہ اس وقت بابھروسہ زندگی گزارنے کی جزا ’’دوبارہ زندہ‘‘ کئے جانے میں ہے (بحوالہ Luke 4:14)۔

ایک بار پھر اس نکتہ کو اجاگر کرنا ہے کہ بائبل یہ تعلیم قطعی نہیں دیتی ہے کہ جسمانی شکل کے علاوہ بھی انسان کا دوسرا کوئی وجود ہے۔ ان تمام باتوں کا اطلاق خدا، یسوع، فرشتوں اور انسانوں کے لئے ہے۔ اپنی واپسی پر یسوع ’’ہمارے جسم کی ساخت تبدیل کردے گا اور وہ اپنی اسی شاندار جوانی کے جسم میں تبدیل ہوجائے گا ‘‘ (بحوالہ Phil. 3:20,21) ۔ اگر اس کا جسم صرف جسم کی شکل میں ہے اور اس میں خون کے بجائے مکمل طور پر روحانیت دوڑ رہی ہے تو اسے ہمارے جیسا انعام ہی ملے گا۔ یوم ِ حساب پر ہمیں وہی جزا ملے گی جس طرح سے ہم نے جسمانی ساخت کی شکل میں زندگی گزاری ہے (بحوالہ 2 Cor. 5:10) ۔ جن لوگوں نے صرف جسمانی زندگی گزاری ہے انہیں ان کی موجودہ ساخت کے ساتھ ہی چھوڑ دیا جائے گا، جو بعد میں خاک میں مل جائے گا، جبکہ وہ لوگ جنہوںنے گوشت پوست کے اس ذہن پر قابو پانے کی کوشش اپنی زندگی میں کی ہے روح کی مدد سے ’’ان کی روح زندگی پر اس کو جزا دے گی‘‘ (بحوالہ Gal. 6:8) ۔ یہ جزا روح سے بھرپور جسم کی شکل میں ہوگی ۔

اس طرح سے یہ مزید ثبوت ہیں کہ سچے انسانوں کا انعام جسمانی شکل میں ملے گا۔ اگر اس کو ایک بار قبول کرلیا گیا، تو دوبارہ زندہ ہونے کی اہمیت اس پربالکل واضح ہوجانی چاہئے ہمارا موجودہ جسم واضح طور پر موت پر ختم ہوجائے گا ، اگر ہم جسمانی شکل میں صرف ابدی زندگی اور لافانیت کا تجربہ حاصل کرتے ہیں، تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ موت صرف بے ہوشی کی شکل میں ہوگی۔ یہ صرف اس وقت تک ہوگا جب ہمارا جسم دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور خدا کی فطرت عطا کی جائے گی۔

1 Corinthians 15 پورے میں دوبارہ آمد کے بارے میں تفصیل میں بتایا گیا ہے، اور اس کا سمجھداری کے ساتھ مطالعہ سے ہمیشہ ہی فائد ہ ہوا ہے۔ 1 Cor. 15:35-44 میں وضاحت کی گئی ہے کہ کس طرح سے ایک بیج بویا جاتا ہے اور اس کے بعد وہ کس طرح سے زمین سے اُگتا ہے جسے خدا کے ذریعے جسم عطا کیا جاتا ہے ، اسی طرح سے مردہ بھی زندہ ہوگا، اور اسے انعام کے طور پر جسم عطا کیا جائے گا۔ جس طرح یسوع قبر سے باہر آئے گا۔ اور اس کا فانی جسم ایک لافانی جسم میں تبدیل ہوجائے گا اور اس طرح سے سچے معتقدین اس کے انعام کے ساجھے دار بنیں گے (بحوالہ Phil. 3:21) ۔ عیسائیت قبول کرنے کے ذریعے ہم خود کو یسوع کی موت اور اس کی دوبارہ آمد سے جوڑتے ہیں۔ اپنا یہ اعتقاد ظاہر کرتے ہوئے کہ ہم بھی اس انعام کے ساجھے دار ہیں جو وہ دوبارہ آمد کے بعد حاصل کرے گا (بحوالہ Rom. 6:3-5) ۔ اس وقت اس کی اذیت کوبانٹتے ہوئے ، ہم اس کے انعام کو بھی بانٹیں گے۔ ''جسم میں (اب) ساجھے داری کے علاوہ لارڈ یسوع کی موت کے ساتھ ،یسوع کی زندگی بھی ہمارے جسم کی ساجھیدار بن سکتی ہے'' (بحوالہ 2 Cor. 4:10) ۔ ''وہ جو یسوع کو مردہ سے زندہ کرے گا وہ بڑی سرعت کے ساتھ اپنی روح کے ذریعے تمہارے فانی جسم کو بھی زندہ کرے گا'' (بحوالہRom. 8:11) ۔ اس اُمید کے ساتھ ، ہمیں انتظار کرنا چاہئے ''ہمارے جسم کے زندہ ہونے تک کا'' (بحوالہRom. 8:23) ، جب یہ جسم لافانی بن جائے گا۔

ظاہری جسم کی اُمید کاانعام کے بارے میں ابتدائی دنو نسے ہی خدا کے بندوں نے سمجھ لیا تھا۔ ابراہیم نے وعدہ کیا تھا کہ ، وہ نجی طور پر ، کینان کی زمین کو ہمیشہ کے لئے اپنے وارثوں کو بخش دے گا، ٹھیک اسی طرح کے یقین کے ساتھ جس طرح سے وہ اس سرزمین پر پہنچا تھا (بحوالہ Gen.13:17 دیکھئے مطالعہ 3.4)۔ ان وعدوں پر اس کا یقین اس کے اعتقاد پر مبنی تھا کہ اس کا جسم کسی بھی طرح سے مستقبل میں کبھی ، دوبارہ زندہ ہوگا اور وہ لافانی بن جائے گا، اور ٹھیک اسی طرح سے یہ بھی ممکن ہوگا۔

جاب نے واضح طور پر اپنی سوچ فکر کی وضاحت کی تھی کہ کس طرح سے، اس کے با وجود کہ کیڑے مکوڑے قبر میں اس کے جسم کو کھاجائیں گے، وہ زندہ ہوگا، اور اپنا انعام حاصل کرے گا، ''میری دوبارہ زندگی اور ... میں بعد کے دنوں میں زمین پر پھر کھڑا ہوں گا ،

اور اس کے باوجود کہ کیڑے مکوڑے اس جسم کو کھا جائیں گے۔ (’’میرے جسم کے ختم ہوجانے کے بعد ’ ‘ R.A.V.) میں (یا جسمانی شکل میں) میں گوشت پوست میں جسم کے میرے بھی پھر ، خدا کو ضرور دیکھوں گا۔ جسے میں اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو ں گا، اور میری آنکھیں خیرہ رہ جائیں گی، اور کسی دوسرے کی نہیں جبکہ میرا وجود خود میرے اندر ختم ہوچکا ہوگا‘‘ (بحوالہ Job19:25-27) ۔ عیسائیا کی اُمید بالکل واضح تھی : ’’میرا مردہ جسم ضرور ... ایک دن زندہ ہوگا (بحوالہ Isa. 26:19)۔

لزارس یسوع کے ایک نجی دوست (Lazarus) کی موت کے سلسلے میں اس قسم کے الفاظ پائے گئے تھے۔ اس آدمی کی بہن کی اس بحث کے باوجود کہ اس کی روح جنت میں چلی گئی ہے۔ لارڈیسوع نے اس دن کا تذکرہ کیا جب اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا : ’’وہ برادر دوبارہ زندہ کیا جائے گا‘‘ لزارس کی بہن مارتھا کا اس سلسلے میں فوری ردعمل یہ ظاہر کرتا ہے کہ ابتدائی عیسائیوں نے اس بات کو کس طرح سے مان لیا تھا: ’مارتھا نے اس سے کہا ، میں جانتی ہوں کہ وہ یوم ِ حساب پر جسم کی شکل میں دوبارہ زندہ ہوگا‘‘ (بحوالہ John 11:23,24) ۔ جاب کی طرح ، اس نے موت کو یہ سمجھا کہ جنت میں ابدی زندگی کے لئے موت اس کا دروازہ ہے، لیکن ، اس کے باوجو ، اس کی نظر دوبارہ زندہ ہونے کے یقین پر تھی ’’یوم ِ حساب پر ’ ‘ (cp. Job's "latter day") ۔ لارڈ نے وعدہ کیا تھا: ’’ہر انسان جس نے یہ بات سنی ہے، اور اس نے فادر سے سیکھا ہے۔ میں اسے آخری دن زندہ کروں گا‘‘ (بحوالہ John 6:44,45)۔

بائبل کی تعلیم جس میں یوم ِ حساب کے بارے میں تذکرہ کیا گیا ہے ، کسی کے عقیدہ کے بنیادی اصولوں کا ایک حصہ ہے ، جسے عیسائیت قبول کرنے سے قبل واضح طور پر سمجھ لینا ضروری ہے (بحوالہ Acts 24:25; Heb.6:2) ۔ الہامی کتابوں میں آزادانہ طور پر ’’یوم ِ حساب‘‘ کے بارے میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ (یعنی کہ 2 Pet. 2:9; 3:7; 1 John 4:17; Jude 6) ، یہ وہ دن ہوگا جب وہ لوگ جنہیں خداکی معلومات حاصل ہوتی ہیں اپنے انعام حاصل کریں گے۔ ان تمام لوگوں کو ضرور یسوع کی سزا اور جزا کی نشست کے سامنے کھڑا ہونا ہے‘‘ (بحوالہRom.14:10) ’’ ہم ’’حاضر ہونگے یسوع کی سزا اور جزا کی نشست کے سامنے ؛ تاکہ جسمانی شکل میں اپنی زندگی کی جزا حاصل کرسکوں۔ (بحوالہ2 Cor. 5:10)

ڈینئل کے سلسلے میں یسوع کی دوسری آمد کے (Daniel) کی شکل میں تخت کی نظریہ میں
(بحوالہ Dan. 7:9-14اس یوم ِ حساب کی نشست کا تذکرہ بھی شامل ہے ۔ ان حوالوں کی مدد
سے کچھ تفصیلات حاصل کرنے میں مد دمل سکتی ہے۔ ایک ماسٹر کی واپسی کے سلسلے میں
جانکاری کی صلاحیت بہت اہم ، جو اپنے نوکر سے کہتا ہے کہ وہ رقم جو اس کے حوالے کرکے
جارہا ہے اسے کس طرح سے استعمال کیاجائے(بحوالہ Matt.25:14-29) ۔ مچھیروں کا حوالہ
بھی اس طرح سے ہے جیسا کہ گوسپل میں مچھلی کے جال کے مانند تذکرہ کیا گیا ہے ۔ یعنی تمام
یوم حساب کی نشست کے cp.) قسم کے لوگوں کو اکٹھا کیا گیا ، اس کے بعد لوگ بیٹھ گئے۔
سامنے) اور خراب مچھلیوں سے اچھی مچھلیونں کو علٰیحدہ کردیا(بحوالہ Matt.13:47-49) ۔
اس کی وضاحت بالکل صاف ہے: ’’دنیا کے خاتمے پر فرشتے آئیں گے اور اچھوں میں سے بے
دین انسانوں کو علٰیحدہ کردینگے‘‘۔

اب تک ان باتوں سے جو ’کچھ ہم کو نظر آیا ہے یہ یقین کرنا بالکل درست ہے کہ لارڈ کی
واپسی اور ان کے زندہ ہونے کے بعد ، تمام لوگ جمع ہوجائیں گے جنھوں نے گوسپل کو
پڑھا ہے ایک خاص وقت میں ایک خاص جگہ پر اور اس وقت وہ یسوع سے ملیں گے اور پھر ان
کے ہاتھوں میں ان کے حساب کتاب دیئے جائیں گے اور پھر وہ ان سے پوچھے گا ۔ اقلیم میں
داخل ہونے اور انعام لینے کے لئے یہ حساب کتاب کیا قابل ِ قبول ہیں۔ یہاں یہ طے ہے کہ
صرف سچوں کو ان کے انعام ملیں گے۔ یہ تمام باتیں بھیڑ بکریوں کو اکٹھا کرنے کے مانند ہیں
’’انسان کی اولاد اس کے شاندار دور مینہوگی، اور تمام مقدس فرشتے ان کے ساتھ ہوں گے، اس
کے بعد وہ اپنے شاندار تخت پر بیٹھے گا (یروشلم میں داؤد کے تحت پر ، بحوالہ Luke
1:32,33)؛ cp.اور اس کے سامنے تمام قومیں حاضر ہوں گی (یعنی کہ تمام ملکوں کے لوگ:
Matt. 28:19): اور وہ ان میں سے ایک دوسرے کو علٰیحدہ کرے گا۔ ٹھیک اسی طرح جیسے
ایک چرواہا اپنی بھیڑ کو بکریوں سے علٰیحدہ کرتا ہے۔ اور وہ بھیڑوں کو اپنے دائیں جانب
رکھے گا، لیکن بکریوں کو بائیں جانب۔ اس کے بعد بادشاہ دائینجانب ان سے کہے گا آؤ، تمہیں
میرے باپ نے نعمت بخشی ہے اور تمہارے لئے تیار کی گئی اقلیم کے تم وارث ہو‘‘ (بحوالہ
Matt.25:31-34)-

خدا کی اقلیم کی وراثت حاصل کرتے ہوئے، اور اس تعلق سے ابراہیم کے وعدوں کو قبول
کرنا، سچے انسانوں کا انعام ہے۔ یہ صرف اسی وقت ہوگا یوم ِ حساب کے بعد، جو یسوع کی
واپسی کے بعد ہوگا۔ اس لئے یسوع کی واپسی سے قبل کسی لافانی جسم کے انعام کا وعدہ پورا
ہونا ناممکن ہے کہ جسم کے بغیر کسی بھی شکل میں ہمارا وجود ہو۔

بائبل کے اصولوں میں اس کا بار بار تذکرہ کیا گیا ہے کہ جب یسوع واپس آئے گا ، تو اس
وقت انعام دیاجائے گا۔ اور اس سے قبل یہ ممکن نہیں ہے:-

- ’’جب چرواہے کا سربراہ (یسوع) ظاہر ہوگا، تو اس وقت شان و شوکت کا تاج سر پر ہوگا‘‘ (بحوالہ 1 Pet. 5:4 cp.1:13)-

- ’’یسوع مسیح ... جلدہی فیصلہ کرے گا (زندوں) اور ان مردوں کے بارے میں اپنی واپسی اور اس کی اقلیم کے ظاہر ہونے پر ... جو سچوں کے لئے شان و شوکت کا تاج ہوگا، جسے لارڈ ، جو سچا فیصلہ کرنے والا ہوگا، یہ شان و شوکت اس دن ہمیں بخشے گا‘‘ (بحوالہ 2 Tim.4:1,8)-

- آخری دنوں میں مسیحا کی واپسی پر ’’ان میں سے بہت سارے جو زمین پر خاک میں سورہے ہیں (بحوالہ cp.Gen. 3:19) جاگ جائیں گے۔ ان میں سے چند کو ہمیشہ کی زندگی ملے گی، اور چند کو شرمندگی ملے گی‘‘ (بحوالہ Dan. 12:2)-

- جب یسوع فیصلہ کے دن ظاہر ہوگا، تووہ لوگ ’جو قبروں میں ہیں... اٹھ جائیں گے۔ وہ لوگ جنہوں نے اچھے کام کئے ہیں ، دوبارہ زندہ ہوجائیں گے، اور وہ لوگ جنہوننے برے کام کئے ہیں، و ہ شرمندگی کے ساتھ اٹھیں گے ' ' (بحوالہ John 5:25-29)-

- ’’میں (یسوع) جلد آؤں گا، اور میرا انعام میرے ساتھ ہوگا، جو ہر انسان کو اس کے کاموں کے مطابق دیا جائے گا‘‘ (بحوالہ Rev. 22:12)
- ہمیں یہ انعام لینے کے لئے جنت میں نہیں جانا پڑے گا۔ یسوع جنت سے اسے لے کر ہمارے پاس آئے گا۔

یسو ع جو اپنے ساتھ جو ہمارے انعام لے کرآئے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان انعامات تو جنت میں ہی ہمارے لئے تیار رکھا گیا تھا ، لیکن اسے زمین پر یسوع کے دوبارہ آنے کے بعد لایا جائے گا۔ ہمارا زمین کا ’’ورثہ‘‘ جس کا وعدہ ابراہیم سے کیا گیا ہے ’’تمہارے لئے جنت میں محفوظ رکھا گیا ہے ، جسے خدا کی طاقت محفوظ رکھا ہے جو نجات کی طاقت ہے اور اس کا انکشاف آخری دنوں میں ہوگا ’’یسوع کے آنے کے بعد (بحوالہ1 Peter 1:4,5) -

میں موجود ہیں لیکن John 14:2,3 ان باتوں کو بہتر طور پر سمجھتے ہوئے جو انہیں غلط ڈھنگ سے سمجھا گیا ہے۔ لیکن ان اقتباسات کو صحیح ڈھنگ سے ہم سمجھ سکتے

ہیں‘‘ میں (یسوع جارہا ہوں تمہارے ایک جگہ تیار کرنے کے لئے اور اگر میں جاتا ہوں تمہارے لئے ایک جگہ تیار کرتا ہوں (cp. اور میں دوبارہ آؤں گا، ’’جنت میں محفوظ‘‘ ہے) وہ انعام جو ۔
میں خود تمہارا استقبال کروں گا، جہاں میں ہوں، وہاں تم بھی ہوگے۔‘‘ یسوع کہتا ہے کہ جہاں Rev.22:12) کہیں بھی وہ دوبارہ آئے گا ہم کو ہمارا انعام دینے کے لئے (بحوالہ اور ہم یہ دیکھ ، چکے ہیں کہ اس انعام کو ہمیں اس کے فیصلے کی نشست کے سامنے دیا جائے گا۔ وہ بھریروشلم Luke 1:32,33) میں داؤد کے تخت پر ’’ہمیشہ کیلئے‘‘ حکمرانی کرے گا (بحوالہ وہ یہاں زمین ۔ پر ابدی زندگی گزارے گا، اور جہاں وہ زمین پر خدا کی اقلیم میں ہوگا۔ جہاں ہم بھی موجود ہوں گے۔ اس کایہ وعدہ کہ ’’میں تمہارا استقبا ل کروں گا‘‘ اس کو اس طرح سے سمجھنا چاہئے کہ یوم ِ حساب کے وقت ہمارے وجو دکو اس نے قبول کرلیا ہے۔ یونانی محاورہ ’’میں تمہارا خود استقبال کروں گا‘‘ اس کا تذکرہ Matt.1:20 میں بھی کیا گیا ہے جہاں جوزف کے حوالے سے کہا گیا ہے ’’وہ خود تمہیں لے جائے گا‘‘ یعنی مریم کو اپنی بیوی کی حقیقت سے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم یسوع کے پاس جسمانی طو ر پر جائینگے۔

جیسا کہ یہ انعام صرف یسوع کی واپسی کے یوم ِ حساب پر دیا جائے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ سچا اور گمراہ انسان مرنے کے بعد ایک ہی جگہ جائے گا یعنی کہ قبر میں۔ ان کی موت کے درمیان کسی قسم کا کوئی فرق قائم ہیں کیا گیا ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل ثبوت حقیقت پر مبنی ہیں۔

ایک سچا انسان تھا لیکن سول گمراہ تھا پھر بھی اپنی موت کے (Jonathan)۔ جو ناتھن بعد ان میں کوئی فرق نہیں کیا گیا (بحوالہ2 Sam. 1:23)۔

مرنے کے بعد تمام ایک (Saul, Jonathan and Samuel) ۔ سول، جو ناتھن اور سموئل ہی جگہ چلے گئے (بحوالہ 1 Sam. 28:19) ۔

۔ سچا ابراہیم مرنے کے بعد ’’اپنے لوگوں کے پاس تھا ‘‘ یا اپنے آباواجداد کے پاس، وہ لوگ بت پرست تھے (بحوالہ Gen. 25:8; Josh 24:2)۔

Ecc. ۔ روحانی طور پر عقلمند اور احمق سب کو اسی موت کا مزہ چکھنا ہے (بحوالہ 2:15,16)۔

یہ تمام باتیں مقبول عسائیت کے دعوؤں کے بالکل برخلاف ہیں۔ ان کی تعلیم کے مطابق کہ سچا انسان مرنے کے بعد فوراً جنت میں چلا جائے گا دوبارہ واپس آئے گا ا اور یومِ حساب کی ضرورت کو بالکل بے معنی کردیتا ہے۔ اب ہم نے دیکھا کہ یہ سب باتیں نجات کے لئے خدا کے منصوبے کے اہم ستون ہیں ، اور ساتھ ساتھ گوسپل کے پیغام کے لئے بھی۔ مقبول خیال اس کی تجویز پیش کرتا ہے کہ کوئی بھی انسان جب مرتا ہے اور اسے جنت میں جانے کا انعام ملتا ہے اس کے بعد دوسرے بھی دوسرے دن آئندہ ماہ، آئندہ برس جنت جاتے ہیں۔ یہ بھی بائبل کی تعلیم کے سخت منا فی ہے کہ تمام سچے انسانوں کو ایک ساتھ ایک ہی وقت میں انعام ملے گا۔

- یومِ حساب پر بھیڑ کو بکریوں سے ، ایک ایک کرکے علیٰحدہ کردیا جائے گا۔ ایک بار جب حساب کتاب ختم ہوجائے گا ، یسوع تمام بھیڑوں سے کہے گا کہ اس کے دائیں طرف جمع ہوجائیں۔

آؤ تمہیں میرے باپ نے نعمتیں عطا کی ہیں، یہ نعمتیں اقلیم کا ورثہ ہیں جو تمہارے ’’
- اس طرح تمام بھیڑوں کو ایک ہی وقت میں اقلیم کا (Matt. 25:34 لئے تیار کی گئی ہیں (بحوالہ
- (cp.1 Cor. 15:52 ورثہ مل جائے گا (بحوالہ

- جب یسوع کی واپسی اور یومِ حساب پر لوگوں کو ’’کرموں کا پھل ملے گا، وہ تمام لوگ جنہوں نے گوسپل کے لئے محنت کی ہے۔ ’’ایک ساتھ فیض یاب ہوں‘‘ (بحوالہ John 4:35,36 cp. Matt.13:39)-

- Rev.11:18 وضاحت کرتا ہے کہ ’’موت کے وقت ، ان کا فیصلہ ہوگا‘‘ یہ وہ وقت ہوگا جب خدا دے گا، ’’انعام اس کے نوکروں کو ... اپنے سینٹس کو ... اور انہیں جو اس کے نام سے ڈرتے ہیں ‘‘۔ یعنی کہ تمام معتقدین کو ایک ساتھ

- Hebrews11 ایک ایسا باب ہے جس میں پرانے صحیفہ کے تمام سچے انسانوں کی فہرست موجود ہے۔ آیت 13میں یہ تبصرہ موجود ہے: ’’وہ لوگ جو عقیدہ کے ساتھ مرے ہیں، اور ان کے وعدے پورے نہیں ہوئے ہیں‘‘ جو خدا کی اقلیم میں داخلے کے ذریعے نجات کے سلسلے
- اس کے بعد یہ کہ ان کی موت پر ، یہ (Heb.11:8-12میں ابراہیم سے کئے گئے تھے (بحوالہ لوگ نہیں جائیں گے ، ایک ایک کرکے بھی کوئی انعام لینے کے لئے جنت میں۔ اس کی وجہ vs.39,40 میں یہ بتائی گئی ہے: کہ ان لوگوں کے ’’وعدے‘‘ پورے نہیں ہوتے ، خدا نے ہمارے لئے کچھ بہتر چیزیں بنائی ہیں اور یہ کہ وہ لوگ ہمارے بغیر مکمل نہیں ہوگے۔‘‘ انہیں ان کے

وعدوں کے انعام ملنے میںتاخیر کی وجہ یہ ہے کہ یہ خدا کا منصوبہ تھا کہ عام معتقدین کو ’’مکمل بنایا جائے‘‘ ایک ساتھ ، ایک ہی لمحے میں اور یہ کام یسوع کی واپسی پر یوم ِ حساب پرہوگا۔

مذکورہ بالا وجوہات کے برعکس، کوئی بھی فردجواب بھی یہ محسوس کرتا ہے ۔ زمین کے بجائے جنت خدا کی اقلیم کی جگہ ہوگی یعنی کہ وعدہ کا انعام ، تو اسے مندرجہ ذیل انعامات کی وضاحت کرنا ضروری ہے:۔

۔ ’لارڈ کی دعا ‘ میں خدا کی اقلیم قائم کرنے کی التجا کی گئی ہے (یعنی کہ یسوع کی واپسی کے لئے دعا) جہاں زمین پر خدا کے احکامات پورے کے جائیں گے جیسا کہ اس وقت جنت میں کئے گئے ہیں (بحوالہ Matt. 6:10) ۔ ہم اس لئے خدا کی اقلیم کو زمین پر قائم ہونے کے لئے دعا کررہے ہیں۔ یہ ایک معجزہ ہے کہ ہزاروں لوگ بغیر سوچے سمجھے ان الفاظ کی دعا کرتے ہیں۔ روزانہ جبکہ وہ ابھی تک یہ یقین کرتے ہیں کہ خدا کی تعلیم جنت میں پوری طرح سے قائم کی جاچکی ہے ، اور یہ کہ زمین تباہ کردی جائے گی۔‘‘

۔ (Matt. 5:5 - ’’اس کی نعمتیں انکسار ہے : جس کے لئے زمین پر یہ ان کا ورثہ ہیں ‘‘(بحوالہ کا حوالہ ہے 37(Psalm) نہیں ، ... ان کی روحوں کے لئے جو جنت میں جائیں گی ۔‘ یہ زبور جس میں بھرپور طریقے سے تائید کی گئی ہے کہ سچے انسانوں کو آخری انعام زمین پر ملے گا۔ اسی جگہ جہاں گمراہ اپنی عارضی برتری سے لطف اندوز ہوئے تھے، سچے انسانوں کو ابدی زندگی کے ذریعے انہیں ہرجانہ دیا جائے گا اور یہ زمین انہیں دی جائے گی جہاں گمراہ لوگوں نے کبھی حکمرانی کی تھی (بحوالہ Ps.37:34,35) ٹھیک اسی ۔ ’’انکسار زمین پر ان کا ورثہ ہوگا۔ طرح سے جس طرح زمین ان کو عطا کی جائے گی ... سچے انسانوں کو زمین کا ورثہ ملے گا، وہ وہاں ہمیشہ زندگی گزاریں گے‘‘ (بحوالہ Ps.37:11,22,29) کی اپنے ہوئے زمین / وعدے ۔ جگہ پر ہمیشہ ہمیشہ کا مطلب یہ ہے کہ جنت میں ابدی زندگی کسی بھی طرح سے ناممکن ہے۔

- (بحوالہ Acts 2:29,34 - داؤد - جو مر چکا ہے اور دفن بھی ہے ... داؤد جنت نہیں بھیجا گیا
اس کے باوجود پیٹر وضاحت کرتا ہے کہ اس کی اُمید یہ تھی کہ یسوع کی واپسی پر مردہ سے دوبارہ زندہ کیا جائے گا (بحوالہ Acts 2:22-36)-

- زمین خدا کی کارکردگی کی جگہ ہے جو یہ کام انسان کے ذریعے ادا کیا جائے گا ''جنت ، یہاں تک کہ جنہیں ، لارڈ کے لئے ہیں لیکن زمین اس نے انسان کی اولادوں کو دے دی ہیں۔'' (بحوالہ Ps.115:16)-

- Rev. 5:9,10 میں ایک دوربینی ہے کہ سچے انسان اس وقت کیا کہیں گے جب انہیں انصاف کے تخت کے سامنے قبول کرلیا جائے گا '' (یسوع) نے ہمیں خدا کے ذریعے بادشاہ اور راہب بنایا ہے اور ہم زمین پر حکومت کریں گے۔ زمین پر خدا کی اقلیم کے سلسلے میں یہ تصویر اس دھندلے تصور کوصاف کر دیتی ہے کہ ہم ''نعمتوں'' سے جنت میں نہیں لطف اندو ز ہونگے۔

- ڈینئل کے باب ۲،اور ۷،میں کی گئی پیشگوئیاں سیاسی اقتدار کی منتقلی کو بے معنی قرار دیتی ہیں، جو یسوع کی واپسی پر خدا کی اقلیم کے ذریعے قطعی طور پر ختم کردی جائے گی۔ اس اقلیم پر اثرات پوری جنت کے تحت ہوں گے۔

ہمیشہ (بحوالہ Dan.7:27; 2:35 cp.v.44- اور ''پوری زمین'' اس سے بھرپور ہوجائے گی'' کے لوگوں کو عطا کردی جائے گی'' (Saints)برقرار رہنے والی اقلیم ''سب سے اعلیٰ سینٹس ؛ ان کے انعامات اس اقلیم میں ابدی زندگی کے طور پر ہیں جو زمین پر (بحوالہDan.7:27) ہوگی، جنتوں کے سائے میں۔

اگر انسانی فطری طور پر ''لافانی روح'' کا حامل ہے تو وہ مجبور ہوجائے گا کہ کہیں بھی اسے ابدی زندگی حاصل ہو۔ چاہے وہ انعام کی جگہ ہو یا سزا کی جگہ ۔ اس بات کا مطلب یہ ہے کہ ہ رانسان خدا کا جوابدہ ہے۔ اس کے بالکل برعکس، ہم نے ظاہر کیا ہے کہ بائبل نے کس طرح سے تعلیم دی ہے کہ فطرت سے انسان جانوروں کے مانند ہے ، بغیر کسی لافانی وراثت کے۔ اس کے باوجود ، چند لوگوں کو خدا کی اقلیم نہیں ابدی زندگی کے امکانات کی پیشکش کی گئی ہے۔ یہ بالکل واضح ہوجانا چاہئے اگر ہر کوئی شخص جو کبھی زندہ تھا دوبارہ زندہ کیا جائے گا، جانوروں کی طرح سے ، انسان زندہ رہتا ہے اور مرجاتا ہے ، خاک میں مل جانے کے لئے۔ اب چونکہ یوم ِ حساب آنے والا ہے ، جہاں چند لوگوں کو سزا، اور دوسروں کو ابدی زندگی کے طور پر انعام ملے گا۔ ہم اس اختتام پر پہنچے ہیں کہ انسانوں میں چند مخصوص طبقہ ہوگا جسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا تاکہ ان کا فیصلہ ہو اور انہیں انعام دیاجائے۔

ہوسکتا ہے اور نہیں بھی ہوسکتا ہے کہ ہر ایک دوبارہ زندہ کیا جائے اس کا انحصار اس سے ہے کہ وہ فیصلہ کے لئے کس قدر حقدار ہیں۔ ہمارے فیصلے کی بنیاد اس پر ہے کہ ہم نے کس طرح سے خدا کی باتوں کی ہماری معلومات کو پورا کیا ہے۔ یسوع نے وضاحت کی ہے'' وہ جس نے مجھے مسترد کردیا، اور میری باتوں کو نہیں سنا، ان میں سے ہوگا جس کا فیصلہ کیا جائے گا: وہ لفظ جو میں نے بولا ہے ، وہی الفاظ آخری دن میں اس کا انصاف کرے گا '' (بحوالہ John.12:48) ۔ وہ لوگ جنہوں نے یسوع کی بات کو نہیں سمجھا اور نہیں جانا ، اس لئے ان کے لئے یہ موقع قطعی نہیں ہوگا کہ وہ قبول کئے جائیں ا نہیں مسترد کردیئے جائیں۔ وہ یوم ِ حساب پر حاضر نہیں ہوں گے۔'' جتنے لوگوں نے گناہ کئے ہے بغیر (خدا کی معلومات کے) قانون سمجھے ، انہیں بھی بغیر قانون کے ختم کردیا جائے گا اور جتنے لوگوں نے قانون کی معلومات کے باوجود گناہ کئے ہیں (یعنی کہ اسے جانتے ہوئے) ان کا انصاف قانون کے مطابق ہوگا، (بحوالہ Rom.2:12) ۔ اس طرح سے جن لوگوں نے خدا کی ضروریات کو نہیں سمجھا انہیں جانوروں کی طرح سے ختم کردیا جائے گا ، جبکہ وہ لوگ جنہوں نے جان بوجھ کر خدا کے قانون کو توڑا ہے ان کا حساب ضرور ہوگا، اور انہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا تاکہ وہ فیصلہ کا سامنا کرسکیں۔ جنہوں نے قانون کو توڑا ہے ان کا حساب ضرور ہوگا، اور انہیں دوبارہ زندہ کیاجائے گا تاکہ وہ فیصلہ کا سامنا کرسکیں۔

خدا کی نظر میں ''اگر کوئی قانون نہیں ہے تو گناہ کوئی الزام نہیں ہے؟'' ؛ ''گناہ قانون (خدا کے) کے تحت ایک جرم ہے ''، ''قانون کے مطابق گناہ کی معلومات ہی قانون ہے'' (بحوالہ Rom.5:13; 1 John 3:4; Rom.3:20) ۔ خدا کے قانون کی معلومات کے بغیر جیسا کہ اس کی بات سے انکشاف کیا گیا ہے ، ''گناہ کوئی جرم نہیں ہے'' کسی انسان کے لئے ، اس لئے اس کافیصلہ سنایا جائے گا اور اسے دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا۔ وہ لوگ جو خدا کی باتوں کو نہیں مانتے وہ مردہ ہی رہیں گے، ٹھیک اسی طرح سے جس طرح جانور اور درخت ہیں، ٹھیک اس طرح سے جیسے وہ اپنی پوزیشن میں ہیں'' ، آدمی جس نے ... نہیں سمجھا، ٹھیک اس طرح

- ’’بھیڑوں کی طرح سے انہیں قبر (Ps.49:20سے جیسے کہ حیوان جو ختم ہوجائیں گے‘‘ (بحوالہ
Ps.49:14میں دفن کردیا جائے گا‘‘ (بحوالہ)-

خدا کے طریقہ ٔ کارکی معلومات کو سمجھنا جو ہمیں اس کے لئے ذمہ دار قرار دیتا ہے
ہمارے کارناموں کا اور اس کے بعد ضروری ہوجاتا ہے کہ ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں۔ یوم ِ
حساب کی نشست کے سامنے حاضر ہوں۔ اس لئے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ یہ نہ صرف
سچے انسانوں یا ان لوگوں کے لئے ہے جو عیسائی بنے ہیں جو دوبارہ زندہ کئے جائیں گے، بلکہ
ان تمام لوگوں کے لئے ہے جو خدا کے نزدیک ذمہ دار ہیں کیوں کہ انہو ں نے اس کی معلومات
حاصل کی ہیں۔ یہ باتیں الہامی کتابوں کے اہم موضوعات میں بار بار دہرائی گئی ہیں۔

- John 15:22 ظاہر کرتا ہے کہ باتوں کی معلومات انسان میں ذمہ داری پیدا کرتاہے۔
’’اگر میں (یسوع) نہیں آیا اور ان سے نہیں بولا، تو انہوننے گناہ نہیں کیا ہے ، لیکن اب ان کو
بھی اسی طرح Romans 1:20-21 دن کے گناہوں سے ‘‘ - (A.V.mg. ‘ چھٹکارہ نہیں ہے (’عذر
’’سے زندہ کرتا ہے کہ خدا کی معلومات رکھنے والوں کو ’’بغیر عذر‘‘ کے چھٹکارہ نہیں ہے۔

- ’’ہر وہ انسان جس نے سنا ہے ، اور باپ کے بارے میں پڑھا ہے ... میں (یسوع) اسے
John 6:44,45آخری دن اٹھاؤں گا‘‘ (بحوالہ)-

- صرف خدا ’’جانتا ہے‘‘ ان لوگوں کے کارناموں کو جنہوں نے جان بوجھ کر اس کے
طریقوں کو ترک کردیا ہے۔ جو لوگ اس کے طریقے جانتے ہیں، ان پر اس کی نظر ہے اور توقع
Acts 17:30کرتا ہے کہ وہ راہ ِ راست پر آجائیں گے (بحوالہ)-

- ’’کہ نوکر، جو اپنے لارڈ کی مرضی جانتا ہے اور خود کو اس کے لئے تیار نہیں کرتا
ہے، اور نہ ہی اس کی مرضی کے مطابق کام کرتا ہے ، اسے پٹوں س مار ا جائے گا لیکن وہ جو
نہیں جانتا، اور وہ غلطیاں کرتا ہے وہ بھی پٹوں سے مارکھانے کا حقدار ، لیکن اسے کم مار پڑے
گی۔ (یعنی کہ وہ ہمیشہ مردہ رہے گا)۔ وہ لوگ جنہیں بہت کچھ ملا ہے ، ان لوگوں سے کچھ زیادہ
ہی توقع کی جائے گی، اور وہ لوگ جنہوں نے بہت سے وعدے کئے ان سے کچھ زیادہ ہی پوچھ
Luke 12:47,48گچھ ہوگی‘‘ (بحوالہ)؟ اس طرح سے کسی قدر زیادہ وہ صرف خدا جانتاہے -

- ’’اس لئے اس کے نزدیک جو اچھا کام دینا جانتے ہیں ، اور وہ نہیں کرتے، اس کے نزدیک یہ گناہ ہے۔‘‘ (بحوالہ John 4:17)-

- اسرائیل کی خدا کے لئے خصوصی ذمہ داری یہ تھی کہ وہ اس کے تعلق سے اس کی بتائی ہوئی باتوں کو زیادہ سے زیادہ بتائیں (بحوالہ Amos 3:2)-

- کیوں کہ ذمہ داری کے اس عقیدے کے مطابق ’’یہ ان کے لئے بہتر تھا (جو بعد میں خدا سے منکر ہوگئے تھے) کہ وہ سچے انسانوں کے طریقے کو نہ اس کے بعد بھی جب انہوننے انہیں خدا کے احکامات جو جاری کئے گئے تھے سمجھ لینے کے بعد بھی وہ منکر ہوگئے‘‘ (بحوالہ2 Pet. 2:21)-: اس سلسلے میں دوسرے باوثوق اقتباسات جوڑے گئے ہیں:- John 9:41; 3:19; 1 Tim. 1:13; Hos. 4:14; Deut. 1:39-

خدا کی معلومات کے تحت ہمیں حساب کتاب کی نشست کے لئے ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے ، اس کے ساتھ جو لوگ اس کی معلومات کے بغیر ہیں دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے حساب کتاب کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور معلومات کا فقدان انہیں ’’حیوانوں کی طرح بنادے گا جو ختم ہوجائیں گے‘‘ (بحوالہ Ps.49:20)- ایسے عام اشارے موجود ہیں کہ وہ تمام لوگ جو زندہ تھے دوبارہ تمام ے تمام دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں۔

- بابل کی قدیم قوم کے لوگ ’’دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں‘‘ ان کی موت کے بعد کیوں کہ وہ خدا کی حقیقت سے نابلد تھے (بحوالہ Jer. 51:39; Is. 43:17)-

- عیسائیت نے خود اس کی حوصلہ افزائی کی ہے ’’اے لارڈ ہمارے (اسرائیل) خدا ، تیرے علاوہ دوسرے لارڈز نے ہمارے اوپر حکمرانی ہے (یعنی کہ فلسطینی اور بابل کے لوگوں نے)۔ وہ لوگ مرچکے ہیں، وہ دوبارہ وہ سب متوفی ہیں، وہ دوبارہ نہیں اٹھیں گے۔ ان کی تمام یادداشت ختم ہوجائے گی۔‘‘ (بحوالہ Is.26:13,14)- (دوبارہ) ان لوگوں کے دوبارہ زندہ ہوں گے وہ دوبارہ نہیں اٹھیں گے۔ ان کی تمام یادداشت ختم ہوجائے گی۔‘‘ ا س کے برعکس ، اسرائیل کے لئے ایسے مواقع ہیں کہ ان کی خدا کی حقیقت کی معلومات کے تحت وہ دوبارہ زندہ کئے جاسکتے ہیں۔ ’’وہ لوگ (اسرائیلی) جو مردہ انسان ہیں دوبارہ زندہ کئے جائینگے۔ ایک ساتھ ہمارے مردہ جسموں کے ساتھ دوبارہ اٹھائے جائیں گے(بحوالہ Is. 26:19)-

۔ خدا کے اسرائیل کے بارے میں بتاتے ہوئے ، ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ یسوع کی واپسی کے وقت ’’ان میں بہت سارے لوگ جو خاک میں سوئے ہوئے ہیں جاگ جائیں گے، ان میں چند کو ابدی زندگی ملے گی ، اور ان میں سے چند کو شرمندگی کی زندگی ملے اور ہمیشہ ان کی مذمت ہوگی‘‘ (بحوالہ Dan.12:2) ۔ اس طرح سے ’’بہت سارے ‘‘ لیکن تمام نہیں، یہودی دوبارہ زندہ کئے جائیں گے کیوں کہ انہوں نے خدا کے لئے اپنی ذمہ داری نبھائی تھی بحیثیت اس کے پسندیدہ بندوں کی طرح اور دوبارہ کبھی نہیں اٹھیں گے‘‘ ، یہ سمجھ لو کہ وہ اس قابل نہیں ہوں گے کہ لارڈ کی بات کو (حوالہ Amos 8:12,14)ڈھونڈ سکیں‘‘ -

ہم نے اس طرح سے یہ سیکھا ہے --

۱۔ خدائی بات کی معلومات اس کیلئے اپنی ذمہ داری کا احساس دلاتی ہے ۔

۲۔ صرف ذمہ دار لوگ ہی دوبارہ زندہ کئے جائینگے اور ان کا حساب ہوگا۔

۳۔ وہ لوگ جو خدا کی حقیقت کو نہیں جانتے وہ جانوروں کی طرح سے ہمیشہ مردہ رہینگے۔

ان اختتامی باتوں کا نفاذ انسانی غرور و تکبر پر ایک کاری ضرب ہے اور جس پر ہمیں فطری طور پر یقین کرنا چاہئے لاکھوں لوگ، جو اس وقت موجود ہیں یا تاریخ میں بھی تھے، جو سچے گوسپل کی معلومات سے نابلد تھے، وہ بُری طرح سے ذہنی مریض ہیں، جو بائبل کے پیغامات کو سمجھنے سے قاصر رہے، نومولود اور کمسن بچے جو سن ِ بلوغت کو پہنچنے سے قبل مرگئے تھے اس قابل نہیںتھے کہ وہ گوسپل کو سمجھنے ، ان تما م گروپ ان لوگوں کی کٹیگری میں شامل ہے جنہیں خدا کے بارے میں مکمل معلومات نہیں تھیں، اور اس لئے وہ اس کی باتوں کے ذمہ دار نہیں مانے جاتے۔ اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کو دوبارہ زندہ نہیں کیاجائے گا ، ان کے والدین کی روحانی حقیقت کو علٰیحدہ رکھتے ہوئے۔ یہ باتیں مکمل طور پر انسانی فطرت اور ہماری تمام خواہشات اور احساسات کے منافی ہے پھر بھی یہ باتیں خدا کی بات کی صداقت پر غلط ثابت ہوتی ہیں جو ہماری اپنی فطرت کے مطابق ہے ، اس سے ہم کو اس سچائی کو سمجھنے میں رہنمائی ملتی ہے۔انسانی تجربات کے حقائق کی چھان بین، یہاں تک کہ الہامی کتابوں کی رہنمائی کے بغیر ، ہمیں اس نتیجے پر پہنچاتی ہے کہ مذکورہ بالا گروپ کے لئے مستقبل کی زندگی کے لئے کوئی امید نہیںہے۔

اس معاملے میں خدا کے طریقہ ٔ کار پر ہمارا سوال کیا جانا قطعی بے مقصد ہے (بحوالہ Rom. 9:20 ’’اسے ، آدمی ، تو کون ہوتا ہے خدا کی قدرت پر سوال کرنے والا، ‘‘

ہمیں بلاشک و شبہ یہ اعتراف کرلینا چاہئے لیکن اسے انصاف نہ کرنے والا یا غلط (.A.V.mg -
قرار نہیں دینا چاہئے۔ یہ تصور کرنا کہ خدا کسی بھی معنی میں محبت نہ کرنے والا یا غلط ہے
خدا کی تمام طاقت کو غلط ثابت کرتا ہے۔ جو باپ ہے اور تخلیق کار ہے جس نے اپنی تمام
مخلوق کے ساتھ بغیر کسی وجہ کے بغیر ناانصافی کے ساتھ پیش آتا ہے۔ شاہ داؤد کے بچے کی
موت کا ریکارڈ Sam. 12:15-24 2 میں یہ ریکارڈ اس مطالعہ کے لئے مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔
موجود ہے کہ داؤد نے اپنے بچے کے لے کس قدر دعائیں کی تھیں جس وقت وہ زندہ تھا ، لیکن
اس نے اس کی موت کی حقیقت کو قبول کرلیا۔'' جس وقت بچہ زندہ تھا ، میں بھوکا رہا اور روتا
رہا، اس کے لئے میں کہوں گا کہ کون کہہ سکتا ہے کہ خدا میرے کے لئے رحم والا تھا تاکہ بچہ
زندہ رہ سکتا؟ لیکن اس وقت وہ مرچکا ہے اس لئے میں کیوں بھوکا رہوں؟ کہا مینسے واپس
لاسکتا ہوں؟... وہ اب مر چکا ہے ہمارے پاس واپس نہیں آئے گا۔'' داؤد نے اس کے بعد اپنی
بیوی کو تسلی دی، اور جس قدر جلد ممکن ہوسکا دوسرے بچے کی پیدائش کو عمل مینلایا۔

آخری مرحلہ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ بہت سارے لوگ جو خدا کے لئے اپنی ذمہ داری
کے اصولوں کو سمجھتے ہیں یہ محسوس کرتے ہیں کہ انہیں اس کے بارے میں مزید معلومات
حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس صورت میں کہ وہ یوم ِ حساب اور اس کے تئیں
خدا کے لئے اپنی ذمہ داری کے اہل ہیں کیوں کہ اس صورت میں خدا کی بات کے سلسلے میں
ان کی معلومات نے انہیں اس حقیقت سے آگاہ کردیا ہے کہ خدا ان کی زندگی میں کام کررہا ہے،
اور انہیں اس کے ساتھ حقیقی تعلقات کی پیشکش کررہا ہے۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ''خدا
کی محبت ہے؟'' وہ نہیں جانتا ہے کہ کوئی بھی فرد ختم ہوجائے اور ''اس کے لئے اس نے اپنے
بنائے ہوئے بیٹے کو دیا، کہ جو لوگ اس پر اعتقاد رکھتے ہیں ختم نہ ہوں۔'' بلکہ ابدی زندی
حاصل کریں'' (بحوالہ 1 John 4:8; 2 Peter 3:9; John 3:16) خدا چاہتا ہے کہ ہم اس کی -
اقلیم میں شامل ہوں۔

اس قسم کا احساس اور رعایت بے خوف و خطر ذمہ داری کا احساس دلاتی ہے۔ پھر بھی
یہ باتیں ہمارے لئے سخت ترین اور ناقابل ِ عمل نہیں ہیں، اگر ہم خدا کو سچے دل سے محبت
کرتے ہیں، ہم اس کی ستائش کریں گے کہ نجات کے لئے اس کی پیشکش کسی خاص کام کے
عوض نہیں ہے ، بلکہ اس کی محبت ہے ان تمام لوگوں کے لئے جو وہ اپنے بچوں کو دے سکتا
ہے ، جنہیں وہ ابدی زندگی خوشیاں بخش دے گا اس کے بے داغ کردار کی ان کے ذریعے ستائش
کے نتیجے میں۔

جب ہم اس کی بات کے ذریعے خدا کی ستائش کرتے ہیں یا اس کو سنتے ہیں، تو ہم یہ
محسوس کرتے ہیں کہ ہم کسی بھیڑ بھاڑ سے گزررہے ہیں، خدا ہمیں دیکھ رہا ہے کسی خاص
نظروں سے ، اس توقع کے ساتھ کہ ہم اس کی محبت کا بہتر طور پر جواب دیں ، وہ اس انتظار
میں قطعی نہیں رہتا ہے کہ ہم اس کی ذمہ داری کو نبھانے میں کب ناکام ہوجاتے ہیں۔ ایسا کبھی

نہیں ہوا ہے کہ اس کی شفقت بھری نظر میں ہم سے ہٹ گئی ہوں، ہمیں یہ نہیں کرنا چاہئے کہ جسمانی کاموں میں مصروف ہونے کی صورت میں ہم اسے بھول جائیں یا اس کی یادوں کو ترک کردیں اور خدا کے لئے اپنی ذمہ دریوں سے آزاد ہوجائیں۔ اس کے بجائے ہم یہ کرسکتے ہیں اور ہمیں یہ کرنا چاہئے کہ ہم خدا کی قربت سے لطف اندوز ہوں، اس کی محبت کی عظمت پر بھروسہ رکھیں کہ ہمیں اس کے بارے میں کم سے کم نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی خواہش ہو۔ خدا کے طریقے اور اس کی خواہش کے مطابق اس کو سمجھنے کی ہماری خواہش ہی ہمیں اس کے طریقے پر ثابت قدمی سے چلنے کے لئے تیار کرسکتی ہے۔ اور ہمیں چاہئے کہ اس کے تقدس کی عظمت کے فطری ڈر سے ہمیں خود کو علیٰحدہ کرلینا چاہئے۔

جہنم کے بارے میں عام خیال ہے کہ یہ ایسی جگہ ہے جہاں یہ کردار ''لافانی روح'' کو موت کے فوراً بعد سزا دی جائے گی؟ یا ایسی جگہ ہے جہاں یوم ِ حساب میں سزا کے مستحق انسانوں کو بھیجاجائے گا۔ یہ ہمارا اعتقاد ہے کہ بائبل کی تعلیم کے مطابق جہنم قبر ہے ، جہاں مرنے کے بعد ہر انسان جاتا ہے۔

جیسا کہ عبرانی زبان کے اصل لفظ ''شیول ' (Sheol) ' جس ، کا ترجمہ جہنم سے ہے ، شیول کا انگریزی ترجمہ ہے، ' (Hell) ' کے معنی 'ایک پوشیدہ جگہ' کے ہوتے ہیں۔ ''جہنم اس طرح جب ہم ''جہنم'' پڑھتے ہیں تو ہم ایک لفظ کو نہیں پڑھ رہے ہیں جس کا مکمل طور پر ' (Helmet) ' ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک ''ہیلمیٹ ہیل۔میٹ (Hel-met) اصل میں جس نے ہے۔ معنی سرکو چھپانے والا ہوتے ہیں۔ بائبل میں ، اس چھپانے والی جگہ ، یا ''جہنم'' کے معنی قبر کا ترجمہ 'قبر' کے (Sheol) ' کے ہوتے ہیں۔ ایسی کئی مثالیں موجود ہیں جہاں اصل لفظ 'شیول کا استعمال ہوا ہے ، (Hell) ' معنوں میں کیا گیا ہے۔ یقینا جدید بائبل کے چند ابواب میں لفظ 'جہنم اس کا ٹھیک ڈھنگ سے اگر ترجمہ کیا جائے تو اس کے معنی ایک 'قبر' کے ہوتے ہیں۔ اس لفظ 'شیول' کے 'قبر' کے معنی میں ترجمہ کی چند مثالیں چند کے اس مشہور خیال کو غلط ثابت کردیتی ہیں جو ایک ایسی جگہ ہے گمراہ انسانوں کے لئے آگ اور اذیتیں انتظار کررہی ہیں:۔

بحوالہ[{Sheol}۔ ''گمراہوں کو ہوجانے دو ... قبر کے اندر خاموش'' (شیول
۔ وہ اذیتوں سے چیخ و پکار نہیں مچا ئیں گے۔(Ps.31:17]

۔ ’’خدا قبر سے اپنی طاقت کے ذریعے میری روح کو دبارہ واپس لائے گا‘‘ (شیول
۔ یعنی کہ داؤد کی روح یا جسم قبر، یا ’جہنم‘ سے دوبارہ واپس لائی جائے گی۔(Ps.49:15]]بحوالہ

یہ عقیدہ کہ جہنم گمراہ لوگوں کے لئے سزا کا مقام ہے ، جہاں سے انہیں مضر نہیں ہے
اس بات سے اس کا موازنہ نہیں ہوسکتا ہے ، کہ ایک سچاانسان جہنم میں (قبر میں) جائے گا اور
اس کی تصدیق کرتا ہے ’’میں اس کی دلیل ان کے سامنے پیش Hos.13:14 دوبارہ واپس آئے گا۔
کروں گا (خدا کے عہدوں کے سامنے) قبر (شیول) کی طاقت کے ذریعے، میں انہیں موت کے
میں دیا گیا ہے اور جس کا اطلاق یسوع Cor. 15:55 بعد دوبارہ زندگی دونگا‘‘ اس کا حوالہ 1
کی واپسی سے ہوتا ہے۔ اسی طرح دوسری بار واپسی کا نظریہ (دیکھئے مطالعہ5.5)، ’’موت اور
۔ موت یعنی کہ قبر اور (Rev.20:13 جہنم مردوں کے لئے ہے جو ان کے لئے مقرر ہے ‘‘ (بحوالہ
بھی دیکھئے)-Ps.6:5) جہنم کے درمیان توازن کی بات قابل غور ہے

کے الفاظ بالکل واضح ہیں ’’خدا مارتا اور انہیں زندہ (Hannah)میں حناح1 Sam. 2:6
‘‘کرتا ہے (دوبارہ اٹھاتے ہوئے) وہ قبر (شیول) میں گراتا ہے اور اٹھاتا ہے۔

یہ دیکھتے ہوئے کہ ’جہنم‘ قبر ہے ، اس لئے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ سچے انسانوں
کو انہیں ابدی زندگی عطا کرتے ہوئے دوبارہ زندہ کئے جانے کے بعد اس سے بچالیا جائے گا۔
اس طرح سے ’جہنم‘ یا قبر میں ، جانا قطعی مختلف ہے جس کی ’’روح جہنم میں نہیں چھوڑ دی
کو وہ دوبارہ واپس آنے (Acts 2:31 گئی ہے ، نہ ہی اس کے جسم کی تباہی ہوتی ہے‘‘ (بحوالہ
والا ہے۔ یسوع کی ’روح‘ اور اس کے ’گوشت پوست‘ یا جسم کے درمیان توازن قابلِ غور ہے۔
یہ جسم ’’جہنم میں نہیں چھوڑ دیا گیا ‘‘ اس کے مطلب یہ ہوتے ہیں کہ یہ جہنم وہاں کچھ مدت کے
لئے تھا، یعنی کہ ۳دنوں کے لئے جب اس کا جسم قبرمیں تھا۔ یسوع ’جہنم‘ میں گیا تھا اس بات کا
کافی ثبوت ہے کہ یہ صرف ایسی جگہ نہیں ہے جہاں گمراہ لوگ جائیں گے۔

اچھے اور بُرے دونوں قسم کے لوگ ’جہنم‘ میں جائیں گے ، یعنی کہ قبر میں۔ اس طرح
۔ اس لائن کے ساتھ ، ایسی (Is. 53:9یسوع نے اپنی قبر گمراہ لوگوں کے ساتھ بنائی‘‘ (بحوالہ
دوسری کئی مثالیں ہیں کہ سچے لوگ جہنم میں جائیں گے، یعنی کہ قبر میں۔ جیکب کہتا ہے کہ وہ
’’قبر میں (جہنم) چلائے جائے گا... تعزیت کے ساتھ جو اس کا بیٹا جوزف کرے گا (بحوالہ Gen.
37:35)-

یہ خدا کے اصولوں میں سے ایک ہے کہ گناہ کی سزا موت ہے (بحوالہ Rom. 6:23;
۔ ہم نے پہلے بھی بتایا ہے کہ موت ایک قسم کی مکمل بے ہوشی ہے۔ گناہ (8:13; James 1:15

مکمل تباہی کا نتیجہ ہے، ابدی سزا کا نہیں (بحوالہ Matt. 21:41; 22:7; Mark 12:9; James 4:12) بالکل اس یقین کے ساتھ لوگ جس طرح سیلاب میں تباہ ہوجاتے ہیں (بحوالہ Luke 17:27,29) اور ٹھیک اس طرح سے جس طرح سے اسرائیلی ریگستانوں میں بھٹکتے ہوئے فوت ہوگئے تھے (بحوالہ 1 Cor. 10:10) ۔ ان دونوں مواقع پر گناہ مرجاتا ہے اسے ابدی اذیتیں نہیں ملتی ہیں۔ اس لئے ناممکن ہے کہ گمراہ لوگوں کو ان کو ابدی ہوش میں اذیتیں اور سزائیں دی جائیں گی۔

ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ خدا گناہ کو جرم قرار نہیں دیتا ہے۔ یا اسے ہمارے ریکارڈ میں شامل کرنا ہے۔ اگر ہم اس کی باتوں سے نابلد ہیں (بحوالہ Rom. 5:13) ۔ جو لوگ اس پوزیشن میں ہیں وہ ہمیشہ مردہ رہینگے۔ وہ لوگ جو خدا کی ضروریات کو سمجھ چکے ہیں وہ یسوع کی واپسی پر دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور ان کا حساب ہوگا۔ اگر گمراہ لوگ جنہیں سزائیں ملی ا نہیں مردہ ہوں گے، کیوں کہ یہ حساب کتاب گناہ کے لئے ہے۔ اس لئے حساب کتاب کی نشست پر یسوع کے آنے سے قبل، ان لوگوں کو سزا دی جائے گی اور وہ پھر مرجائیں گے ، تاکہ وہ ہمیشہ مردہ رہیں۔ یہ ان کی 'دوسری موت' ہوگی، جس کا تذکرہ Rev. 2:11; 20:6 میں کیا گیا ہے یہ لوگ صرف ایک بار مریں گے ، یہ موت مکمل بے ہوشی کی ہوگی۔ یہ لوگ یسوع کی واپسی پر دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور ان کا حساب ہوگا اور اس کے بعد انہیں دوسری موت کے طور پر سزادی جائے گی، جو ان کی پہلی موت کی شکل میں ہوگی، جو بالکل بے ہوشی کی حالت ہوگی۔ جو ہمیشہ برقرار رہے گی۔

یہ ان معنوں میں ہے کہ گناہ کی سزا 'ہمیشہ برقرار' رہے گی، اس طرح سے ان کی موت کی مدت کا کوئی خاتمہ نہیں ہوگا۔ ہمیشہ مردہ رہنا صدا کے لئے ایک سزا ہے۔ اس قسم کے تاثرات کی مثال بائبل سے دی جاتی ہے۔ جہاں یہ تاثرات Deut. 11:4 میں پائے گئے ہیں۔ اس کی وضاحت اس طرح سے ہوتی ہے کہ خدا نے بحراحمر میں فرعون کی فوج کو ہمیشہ کے لئے غرق کردیا جو تباہی ابدی ہے۔ اس طرح سے یہ فوج پھر کبھی اسرائیل کو پریشان نہیں کرسکی، ''اس نے بحراحمر کے پانی کو ان پر بہادیا۔ لارڈ نے اسی وقت ان کو تباہ کردیا۔''

یہا ں تک کہ پرانے صحیفہ کے ابتدائی زمانے میں معتقدین کو یقین تھا کہ آخری دن دوبارہ زندہ ہوں گے، اس کے بعدذمہ دار گمراہ لوگ واپس قبرو نمیں چلے جائیں گے ۔ اس معاملے میں Job 21:30,32 میں بالکل واضح طور پر اس کو پیش کیا گیا ہے ۔ ''گمراہوں کو ... واپس بلایا جائے گا (یعنی کہ دوبارہ زندہ کیا جائے) یوم ِ حساب ... پر اس کے بعد اسے لایا جائے گا (اس وقت۹ دوبارہ قبر میں۔'' یسوع کی واپسی اور اس کے فیصلے کے تعلق سے یہ بھی کیا جاتا ہے کہ گمراہ کو اس کی موجودگی میں 'ہلاک' کیا جائے گا (بحوالہ Luke 19:27) ۔ اس طرح سے یہ بات اس خیال کو بالکل درست قرار نہیں دیتی ہے کہ گمراہ انسان ہمیشہ اذیتیں جھیلنے کے لئے اپنے ہوش میں رہے گا۔ کسی بھی صورت میں ، یہ درست سزا نہیں ہوگی۔ ۷۰ برسوں کے بعد ابدی اذیتیں۔ گمراہ انسانوں کو بھی سزا دینے میں خدا کو کوئی خوشی نہیں ہوتی

ہے ، اس لئے یہ توقع کی جانی چاہئے کہ وہ انہیں ابدی سزا نہیں دے گا (بحوالہ Eze. 18:23,32; 33:11 cp. 2 Peter 3:9)-

عیسائیت کے مخالفین نے اکثر 'جہنم' کو آگ اور اذیت کے خیال سے تعبیر کیا ہے- یہ جہنم (قبر) کے بارے میں بائبل کی تعلیم کے بالکل منافی ہے - ''بھیڑوں کی طرح انہیں قبر (جہنم) میں سلادیا جائے گا، انہیں موت آجائے گی '' (بحوالہ Ps. 49:14) یہ ظاہر کرتا ہے کہ قبر ایک ایسی جگہ ہے جو بالکل پُرسکون گوشہ ہوگی- یسوع کی روح یا اس کے جسم کے تین دنوں تک جہنم میں رہنے کے دوران اسے کپڑے مکوڑوں نے نہیں کھایا (بحوالہ Acts 2:31) - ایسا اس وقت ناممکن ہوگا اگر جہنم آگ کی کوئی جگہ ہوتی- Eze.32:26-30 دنیا بھر کی قوموں کے شجاع جنگبازوں کی تصویر پیش کرتی ہے کہ وہ لوگ اپنی قبروں میں سکون کے ساتھ لیٹے ہوئے ہیں- ''یہ بہادر جو گرے (میدان جنگ میں) ... اور جہنم میں چلے گئے اپنے جنگی اسلحہ کے ساتھ اور انہوننے اپنی تلواریں اپنے سروں کے نیچے رکھ لیں ... وہ لوگ لیٹے رہینگے ... ان لوگوں کے ساتھ جو اس گڑھے مینہیں-'' اس کا ان رسموں سے حوالہ دیا گیا ہے جب جنگ میں ہلاک ہونے والے بہادروں کے ساتھ ان کی تلواریں بھی وقف کردی جاتی تھیں-'' اور ان تلواروں پر ان کے سروں کو رکھ دیا جاتا تھا- اس طرح 'جہنم' یعنی قبر کے سلسلے میں یہ وضاحت ہے - یہ بہادر انسان ابھی بھی جہنم (یعنی کہ قبروں میں) میں آج بھی سو رہے ہیں , اس طرح سے جہنم کو آگ کی جگہ قرار دیا جانا ان باتوں کے مطابق قطعی غلط ہے- ظاہری چیز (یعنی کہ تلواریں) بھی اسی جگہ ''جہنم '' میں چلی گئیں جیسے کہ لوگ, اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جہنم روحانی اذیت کی کو مخصوص جگہ نہیں ہے اس طرح پیڑ نے ایک گمراہ شخص سے کہا، '' تیری دولت بھی تیرے ساتھ ختم ہو جائے گی'' (بحوالہ Acts 8:20)-

جو ناح (Jonah) کے تجربات کے ریکارڈ بھی اس دلیل کے بالکل مترارف ہے: جو ناح کو ایک بڑی مچھلی نے زندہ نگل لیا تھا ، ''جو ناح نے خدا سے دعا کی کہ اسے مچھلی کے پیٹ سے باہر نکالے، اور کیا، میں نے گریہ کیا تھا- ... لارڈ کے سامنے ... میں چیخ رہا تھا کہ جہنم کے پیٹ سے باہر نکال '' (بحوالہ Jonah 2:12) - اس بات کا ''جہنم کا پیٹ'' اور اس وہیل مچھلی کا پیٹ ایک چھپی ہوئی جگہ'' لفظ ''شیول (Sheol) ' ' سے توازن ہے- وہیل مچھلی جس کا ترجمہ 'جہنم' سے ہوا ہے بنیادی معنی ہیں- اس طرح سے یہ آگ کی جگہ نہینتھی، اور جب اس وہیل مچھلی نے قئے کی تو جو ناح ''جہنم کے پیٹ '' سے باہر آگئے- یہ واقعہ یسوع کے 'جہنم' (قبر) سے دوبارہ واپسی کی طرف اشارہ کرتا ہے- دیکھئے Matt.12:40-

تمثیلی آگ

اس کے باوجود ، بائبل میں آزادانہ طور پر ابدی آگ کی تصویر پیش کی گئی ہے جو گناہ کے خلاف خدا کا قہر ظاہر کرتی ہے ، جس کا نتیجہ قبر میں گناہ گار کی مکمل تباہی ہے - خطا

یعنی کہ اس بستی کے (Jude v.7 کاروں کو" ابدی آگ " میں سزا دی گئی تھی (بحوالہ ،
لوگوں کی گمراہی کے سبب مکمل طور تباہ کر دیا گیا تھا۔ آج یہ شہر کھنڈرات میں تبدیل ہو
چکا ہے ، اور بحر مردار کے پانی میں دفن ہے؛ کسی بھی طرح سے یہ شہر آگ میں نہیں جل
رہا ہے ، اگر ہمیں 'ابدی آگ' کے لفظی معنی سمجھنا ہیں تو اس کو سمجھنا ضروری ہے ۔ اسی
طرح سے یروشلم کو ، اسرائیل کے گناہوں کے سبب ، خدا کے قہر کی ابدی آگ کے سلسلے میں
ہوشیار کیا گیا تھا: " اس کے بعد دروازوں پر میں آگ لگاؤں گا ، اور یہ یروشلم کے تمام محل
تباہ و برباد کر دے گی ، اور یہ آگ کبھی نہیں بجھے گی"(بحوالہ Jer.17:27) چونکہ یروشلم۔
مستقبل کی اقلیم کی پیشگوئی کردہ راجدھانی ہے(بحوالہ Is.2:2-4;Ps.48:2) اس لئے خدا کا ،
مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اس کو لفظی معنوں میں ایسا ہی پڑھیں ۔ یروشلم کے بڑے مکانات آگ
میں جلا دئے گئے تھے (بحوالہ(2 Kings25:9 ، لیکن یہ آگ ابدی طور پر برقرار نہیں
رہی۔

اسی طرح سے خدا نے ایڈیوم (Idumea فلسطین کے قریب قدیم شہر) کی سر زمین پر
لوگوں کو آگ سے سزا دی جو "نہ تو رات اور نہ ہی دن تک بجھائی جا سکی؛ وہاں سے ہمیشہ
دھواں نکلتا رہا : نسل در نسل یہ زمین بنجر پڑی رہی --- الو اور چمگادڑ اس پر اڑتے رہے ---
اس زمین کے محلات میں خار دار جھاڑیاں پیدا ہو گئیں "(بحوالہ Is.34:9-15) یہ دیکھتے ہوئے ۔
کہ جانور اور پودے ایڈیوم کی بنجر زمین پر موجود تھے، ابدی آگ کو خدا کے قہر اور اس
جگہ کو اس کے ذریعے مکمل تباہی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے، جبکہ لفظی معنوں میں اس کو
ابدی آگ قرار نہیں دیا جا سکتا ۔

عبرانی اور یونانی محاروے جن کا ترجمہ " ہمیشہ " کے طور پر کیا گیا ہے اس کے
معنی خاص طور ،"اس دور کیلئے" ہیں ۔کبھی کبھی اس کا حوالہ لفظی طور پر ہمیشہ کیلئے دیا
گیا ہے، مثال کے طور پر اقلیم کا دور ، لیکن ہمیشہ اس کے یہی معنی نہیں ہوتے ہیں۔
اس کی ایک مثال ہے : " قلعے اور بلند بانگ ٹاورس ہمیشہ کیلئے کھنڈرات ہوں Ez.32:14,15
گے -- جبتک کہ ہم پر روح کی نعمتیں نازل نہیں ہوتیں "۔یہ ایک طریقہ ہے 'ابدی آگ 'کی
'ابدیت ' کو سمجھنے کا ۔

بار بار اسرائل اور یروشلم کے گناہوں کیلئے خدا کے قہر کا حوالہ آگ سے دیا گیا ہے :

' ' میرا غصہ اور میرا قہر اس جگہ (یروشلم) پر نازل ہو گا --یہ جل جائے گی ، اور یہ آگ
کبھی نہیں بجھے گی" (بحوالہ Jer. 7:20 اور دوسرے امثال میں Lam. 4:11 اور 2 Kings
22:17 میں شامل ہیں)۔

آگ کا تعلق گناہ کے تعلق سے خدا کے فیصلے پر بھی ہے، خاص طور پر یسوع کی واپسی پر : " اس لئے، انتظار کرو ، اس دن کی آمد کا جو چولہے کے مانند سلگ رہا ہوگا ؛ اور تمام گھمنڈی ، ہاں ، اور تمام وہ لوگ جنھوں نے غلط کام کئے ہیں ، انہیں تراشا جائے گا: ۔ جس وقت انہیں تراشا جائے (Mal.4:1) ‘ ‘ اور وہ دن جو آئیگا انہیں جلا کر راکھ کر دے گا گا یا پھر کوئی انسانی ڈھانچہ ، آگ کے ذریعے جلایا جائے گا، اس وقت وہ خاک میں تبدیل ہو جائے گا۔ یہ نا ممکن ہے کہ کوئی بھی شئے ، خاص طور پر انسانی گوشت اور پوست ، حقیقی معنوں میں ہمیشہ کیلئے جلا دیا جائے گا۔'ابدی زندگی ' کی زبان کا اس لئے لفظی طور پر ابدی اذیت سے حوالہ نہیں دیا جا سکتا ہے۔ کوئی بھی آگ اس وقت تک ہمیشہ بر قرار نہیں رہ سکتی ہے جب تک کہ اس میں جلنے کے لئے کوئی چیز موجود نہ ہو۔ یہاں یہ نوٹ کر نے کی بات ہے ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا (Rev.20:14) ‘‘ کہ" جہنم" ہے" آگ کی جھیل میں ڈالنے کے مانند ہے کہ جہنم اس طرح سے نہیں ہے جیسی ''آگ کی جھیل ہے''؛ یہ صرف مکمل تباہی کی نشاندہی کرتی ہے ۔ انکشاف کی کتاب کی تشبیہ کے طور پر ، ہم سے یہ کہا گیا ہے کہ قبر مکمل تباہی کے لئے ، کیونکہ ہزارہ کے اختتام پر مزید اموات نہیں ہو ں گی ۔

گیہانہ (Gehenna)

‘ ‘ نئے صحیفے میں دو یونانی الفاظ ہیں جن میں 'جہنم' کا ترجمہ ہوا ہے ۔ ''حادث کے برابر ہے جس پر ہم پہلے بحث کرچکے ہیں 'گیہانہ' (Sheol) ‘ عبرانی لفظ 'شیول(Hades) کچڑا پھینکنے کی جگہ کا نام ہے جو یروشلم سے باہر بالکل قریب ہے ، جہاں شہر سے نکالا جانے والا کچرا نذرآتش کیا جاتا تھا۔ اس قسم کے کچرا پھینکنے کی جگہ آج بھی ترقی پذیر شہروں میں موجود ہے (یعنی کہ 'دھواں والا پہاڑ ، جو فلپائن میں مبتلا کے باہر ہے) بحیثیت ایک نام کی صفت کے طور پر۔ یعنی کہ ایک خاص جگہ کا نام۔ اس کا کوئی ترجمہ نہں جانا چاہئے اور اسے ''گیہانہ'' ہی چھوڑ دیا جائے بجائے اس کے کہ اس کا ترجمہ 'جہنم' سے کیاجائے۔ ''گیہانہ'' عبرانی لفظ 'جی-ہین-نہان' لفظ کے برابر ہے۔ یہ یروشلم کے نزدیک واقع ہے ، اور یسوع کے زمانے میں اس جگہ شہر کی گندگی جمع کی جاتی تھی۔ (Josh 15:8(بحوالہ مجرموں کی لاشوں اس کی آگ میں جھونک دیا جاتا تھا جو وہاں ہمیشہ جلتی رہتی تھی، اس طرح سے گیہانہ مکمل تباہی اور ختم کردیئے جانے کی ایک نشانی بن گیا۔

ایک بار پھر یہ نکتہ اس طرف لے جایا جاسکتا ہے کہ جو کچھ اس آگ میں پھینکا جاتا تھا وہ وہاں ہمیشہ نہیں رہتا تھا۔ لاشیں خاک میں سڑجاتی تھیں۔ ''ہمارا خدا (ہوگا) ایک قابل ِ استعمال بوقت یوم ِ حساب اس کے قہر کی آگ گناہ گاروں کو ان کے گناہ (Heb.12:29آگ ہے۔'' (بحوالہ کے ختم کردے گی۔ بجائے اس کے کہ وہ اسی حالت میں رہیں سّزا پانے کے بعد اپنے بندوں کے لئے خدا کے سابقہ حساب کتاب کے دوران ، گیہانہ میں گناہ گاروں کی لاشوں کا ڈھیر لگ گیا تھا جن میں خدا کے بندے بھی شامل تھے (بحوالہ Jer. 7:32,33)۔

اپنے مالکانہ طریقہ ٔ کار سے ، لارڈ یسوع پرانے صحیفہ کے ان تمام باتوں کو یکجا کرکے لفظ 'گیہانہ' کے استعمال میں لے آیا تھا۔ اس نے اکثر کہا تھا کہ اس کی واپسی کے وقت انصاف کی نشست کے سامنے جن لوگوں کو مسترد کردیا جائے گا وہ ''گیہانہ (یعنی کہ ''جہنم'') کی آگ میں چلے جائیں گے اور ان کی پیاس بھی نہیں بجھے گی، جہاں انہیں کھانے والے کیڑے بھی مرجائیں گے'' (بحوالہ Mark 9:43,44) ۔ گیہانہ صہیونیوں کے ذہنوں میں مسترد کئے جانے اور جسم کے مکمل طور پر فنا ہونے کے طور پر محفوظ ہے اور ہم نے دیکھا ہے کہ ابدی آگ ایک محاورہ ہے جو گناہ اور موت کے ذریعے گناہ گاروں کی ابدی تباہی کے خلاف خدا کے قہر کی نمائندگی کرتاہے۔

یہ حوالہ کہ ''جہاں تیرے جسم کو کھانے والے کیڑے بھی مرجائیں گے ، مکمل تباہی کے اس محاورے کا ثبوت کا ایک حصہ ہے۔ یہ ناقابل ِ قبول ہے ہک وہاں ایسے کیڑے موجود ہوں گے جو کبھی نہیں مریں گے۔ یہ حقیقت کہ گیہانہ خدا کے بندوں میں موجود گمراہ لوگوں کی سزا کی سابقہ جگہ تھی، یہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گیہانہ کا لفظ یسوع برجستہ استعمال کیاکرتاتھا۔

۱۔ موت کے بعد کیا ہوگا؟

اے) روح جنت میں چلی جاتی ہے۔

بی) ہم بے ہوش ہیں۔

سی) روح کو کہیں رکھ دیا جاتا ہے یوم ِ حساب تک کے لئے ۔

ڈی) گمراہ روح جہنم میں جاتی ہے اور اچھی روح جنت میں۔

۲۔ روح کیا ہے؟

اے) ہمارے وجو د کا ایک لافانی حصہ۔

بی) ایک لفظ جس کے معنی 'جسم ، فرد، مخلوق' کے ہوتے ہیں۔

سی) ٹھیک اسی طرح جیسی آتما ہے۔

ڈی) ایسی کوئی شئے جو مرنے کے بعد جنت یا جہنم میں چلی جاتی ہے۔

۳۔ کیا موت ایک قسم کی بے ہوشی ہے؟

اے) ہاں

بی) نہیں

۴۔ جہنم کیا ہے؟

اے) گناہ گار لوگوں کی ایک جگہ ۔

بی) اس زندگی کی اذیتیں ۔

سی) قبر

مطالعہ ۵: خدا کی اقلیم

ہمارے سابقہ مطالعوں میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا مقصد ہے کہ یسوع کی واپسی پر اس کے ایمان دار بندوں کو ابدی زندگی کا انعام دیا جائے ۔یہ ابدی زندگی زمین پر گزاری جائے گی ؛ خدا کے وعدوں کی بار بار یقین دہانی اس کی غماز نہیں ہے کہ صرف ایماندار لوگ ہی جنت میں جائیں گے ۔ ''گوسپل(خوش خبری) جو خدا کی اقلیم پر مشتمل ہے'' (بحوالہ Matt.4:23) کے تعلق سے خدا کے وعدو ں کی شکل (Gal. 3:8 زمین پر ابدی زندگی (بحوالہ میں ابراہیم کو اس کی اطلاع دی تھی ۔ یسوع کی واپسی پر جب ''خدا کی اقلیم '' قائم ہو گی تو ا ن وعدوں کو پورا کیا جائے گا۔ اس وقت خدا خود بخود اپنی تمام تخلیقات کا بادشاہ ہوگا ، جب کہ اس وقت اس نے انسان کو دنیا اور اس کی اپنی زندگی پر اپنی مرضی سے حکمرانی کرنے کی مکمل چھوٹ دے رکھی ہے ۔ اس طرح سے فی الحال یہ دنیا ''آدمیوں کی اقلیم '' پر مشتمل ہے(بحوالہ Dan. 4:17) ۔

یسوع کی واپسی پر " اس دنیا کی اقلیم (ہوگی) ہمارے لارڈ اور اس کے یسوع کی اقلیم میں تبدیل ہوجائے گی ، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ حکمرانی کرے گا '' (بحوالہ Rev. 11:15) ۔ اس کے بعد خدا کی مرضی اور اس کے احکامات کا اس پر مکمل اور واضح طور پر اطلاق ہوگا ۔ اس کے بعد یسوع ہم سے دعا کرنے کیلئے کہے گا ''تیری اقلیم آگئی ہے (وہ یہ کہ) اس کو زمین پر قائم کیا جائے گا جیسا کہ یہ ہے (اس وقت) جنت میں (بحوالہ Matt.6:10) اس ۔ اس وجہ سے ''خدا کی اقلیم '' ایک محاورہ ہوگئی ہے جو ''جنت کی اقلیم '' کی متبادل ہے (بحوالہ Matt.13:11 cp. Mark 4:11) ۔ یہ بات قابل غور ہے کہ ہم نے کبھی بھی ''جنت میں اقلیم '' کے بارے میں نہیں پڑھا ، یہ جنت کی اقلیم ہے جو یسوع کی آمد کے وقت اس کے ذریعے زمین پر قائم کی جائے گی ۔ جس طرح سے جنت میں فرشتوں کے ذریعے خدا کے احکامات کی مکمل طو ر پر حکم آوری ہورہی ہے (بحوالہ Ps.103:19-21) ٹھیک اسی طرح سے مستقبل ،

کی خدا کی اقلیم میں ہوگا ، جب زمین پر صرف ایمان دار لوگ بسائے جائیں گے ، جو اس وقت ” فرشتوں کے مانند ہوں گے (بحوالہ Luke 20:36)-

یسوع کی واپسی پر خدا کی اقلیم میں داخل ہونے کے بعد اس زندگی میں ہمارے تمام عیسائیت کے کاموں کا نتیجہ کا اختتام ہوگا (بحوالہ Matt. 25:34, Acts14:22) اس طرح سے ، یہ بہت اہم ہوجاتا ہے کہ ہم اس کو صحیح ڈھنگ سے سمجھیں ۔ 'یسوع ' کی فلپ کے ذریعے تعلیم کی وضاحت اس طرح سے کی گئی ہے کہ اس تعلیم میں خدا کی اقلیم اور یسوع مسیح کے نام کے بارے میں تذکرہ کیا گیا ہے '' (بحوالہ Acts 8:5,12) پر اقتباسات ۔ اقتباسات میں ہمیں یہ یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ کس طرح سے ''خدا کی اقلیم '' پال کی تعلیم کی اہم ترین موضوع تھی (بحوالہ Acts 19:8; 20:25; 28:23,31) یہ سب اس طرح سے ۔ سے بڑی اہمیت ہے کہ ہم خدا کی اقلیم کے عقیدے کو مکمل طور پر سمجھ لیں ، یہ دیکھتے ہوئے اس میں گوسپل کے پیغام کا ایک اہم حصہ شامل ہے ۔ ” ہمیں چاہئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ مکمل عقیدے کے ساتھ خدا کی اقلیم میں داخل ہوں '' (بحوالہ Acts 4:22) جو اس زندگی کے غار کے سرے پر ایک روشنی ہے ، اور جو اس سے منسلک سچی عیسائیت کی زندگی میں قربانیوں کا پھل ہوگا ۔

دنیا کے مستقبل کے بارے میں جاننا چاہتا تھا (Nebuchadnezzar) بابل کا بادشاہ بشانزر (دیکھئے Dan. 2) اسے ایک بڑے مجسمہ کا تصور پیش کیا گیا جو مختلف دھاتوں پر مشتمل ۔ تھا ۔ بابل کے بادشاہ کے بارے میں ڈینئل نے سونا کا سر بتایا ہے ۔ (بحوالہ Dan.2:38) اس ۔ کے بعد اسرائیل کے اطراف یکے بعد دیگرکئی بڑے شہنشاہ آئے۔ جنہوں نے اس مجسمہ کو اس طرح سے بیان کیا کہ ''اس کے پیروں کے انگوٹھے لوہے کے ہیں اور باقی حصہ مٹی کا ہے، اس طرح سے اقلیم کو نصف طور پر مضبوط اور نصف طور پر ٹوٹا ہوا ہونا چاہئے تھا۔'' (بحوالہDan. 2:42)-

دنیا میں طاقت کا موجودہ توازن مختلف قوموں کے درمیان تقسیم ہوچکا ہے ، جن میں کچھ مضبوط اور کچھ کمزور ہیں۔ اس کے بعد ڈینئل نے یہ دیکھا کہ ایک چھوٹا سا پتھر اس مجسمہ کے پیر سے ٹکرایا اور اس کو تباہ کردیا اور خود ایک بڑے پہاڑ میں تبدیل ہوگیا جو پوری زمین پر چھاگیا (بحوالہ Dan.2:34,35) ۔ یسوع کو پتھر سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ (بحوالہMatt.21:42; Acts 4:11;Eph.2:20;1Peter 2:4-8) ۔ وہ پہاڑ جسے وہ پوری زمین پر بنائے گا ہمیشہ قائم رہنے والی خدا کی اقلیم کی نمائندگی کرتا ہے، جو اسکی دوسری بار آمد پر قائم کی جائے گی۔ یہ پیشگوئی خود اپنے آپ میں یہ ثبوت ہے کہ اقلیم جنت میں نہیں بلکہ زمین پر ہوگی۔

یعنی یہ کہ دوسرے اقتباسات کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ یسوع کی آمد پر اقلیم حقیقی معنوں میں مکمل طور پر تشکیل دی جائے گی۔ پال تذکرہ کرتا ہے یسوع کے بارے میں جو ''اپنے نمودار ہونے اور اپنی اقلیم'' میں زندہ اور مردوں کا انصاف کرے گا'' (بحوالہ2 Tim. 4:1)- مینخدا کی اقلیم کے خیال کو پیش کرتا ہے جو ایک عظیم پہاڑ کے مانند ہے ، ''آخری Micah 4:1 دنوں میں یہ نمودار ہوگا، یعنی کہ لارڈ کا پہاڑ کا مکان تیار کیا جائے گا''، اس کے بعد یہ تصور سامنے آتا ہے کہ زمین پر یہ اقلیم کس طرح کی ہوگی (بحوالہ Mic 4:1-4) ۔ اس کے بعد خدا یروشلم میں داؤد کا تخت یسوع کے حوالے کردے گا: وہ حکمرانی کرے گا ... ہمیشہ ہمیشہ کے لئے، اور اس کی اقلیم کا کبھی خاتمہ نہیں ہوگا'' (بحوالہ Luke 1:32,33) اس وقت اہم حقائق یہ ۔ نکات بن جاتے ہیں جس کے مطابق یسوع داؤد کے تخت پر حکمرانی کرے گا، اور اس کی اقلیم کا آغاز ہوگا۔ ایسا یسوع کی واپسی پر ہوگا۔'' اس کی اقلیم کا کوئی اختتام نہیں ہوگا'' جس کا ربط سے ہے: ''جنت کا خدا (کرے گا) ایک اقلیم قائم کرے گا جو کبھی بھی تباہ نہیں ہوگی، Dan. 2:44 (یہ) دوسرے لوگوں کے لئے بھی نہیں چھوڑی جائے گی''۔ Rev.11:15 میں بھی اس قسم کی زبان استعمال کی گئی ہے جس میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ دوسری واپسی کسی طرح سے وقوع پذیر ہوگی، ''اس دنیا کی اقلمیں ہمارے لارڈ اور اس کے یسوع کی اقلیم بن جائے گی، اور وہ وہاں ہمیشہ اور ہمیشہ حکومت کرے گا''۔ ایک بار پھر ، اس مقصد کے لئے ایک وقت مقرر کیا گیا ہے جب یسوع کی اقلیم اور اس کی حکمرانی کا آغاز زمین پر ہوگا، یہ اس کی واپسی پر ہوگا۔

بڑے پیمانے پر یہ خیال قائم ہے کہ خدا کی اقلیم کا اس وقت مکمل طورپر وجود ہے ، جو موجودہ معتقدین پر مشتمل ہے۔ یہ معتقدین 'چرچ' ہیں۔ اس نظریے کے مطابق کہ سچے معتقدین 'محفوظ' کئے جاچکے ہیں اور انہیں اقلیم میں اہم مقام دیئے گئے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اقلیم میں مکمل طور پر موجود نہیں ہوں گے یہ بھی دیکھئے کہ اس کو تشکیل دینے کے لئے یسوع کی واپسی ابھی تک نہیں ہوئی ہے۔

خون خدا کی اقلیم کی وراثت نہیں کرسکتے ہو'' (بحوالہ1 Cor 15:50) ۔ ہم سب اقلیم کے وارث ہیں جس کا اس نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جنہیں وہ محبت کرتا ہے'' (بحوالہJames.2:5) ، یہ دیکھتے ہوئے کہ عیسائیت ہمیں ابراہیم سے کئے گئے وعدوں کا وارث بنا دیتاہے۔ ان وعدوں میں اقلیم کی بنیادی گوسپل موجودہے (بحوالہ Matt. 4:23; Gal. 3:8,27-29) ۔ اس طرح سے یہ عام بات ہوگی کہ وعدوں کے مطابق یسوع کی واپسی پر اقلیم کی وراثت دی جائے گی، اس وقت ابراہیم سے کئے گئے وعدے پورے کئے جائیں گے

- مستقبل کی وراثت کی زبان (Matt.25:34; 1 Cor. 6:9,10; 15:50; Gal.5:21;Eph.5:5بحوالہ)
کا یہ استعمال یہ ظاہر کرتا ہے کہ اقلیم اس وقت معتقدین کے پاس نہیں ہے۔

یسوع نے اسکی تصحیح کے لئے یہ جواز پیش کیا ہے کہ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ ''خدا کی اقلیم فوراً ظاہر ہوجائے گی۔ ان کے لئے اس نے کہا ہے کہ ، ایک خاص سچا آدمی دوردراز ملک گیا تھا۔ اقلیم کے اختیارات لینے کے لئے اور وہ واپس آیا ۔'' اس دوران چند اہم ذمہ داریوں کے ساتھ وہ اپنے نوکروں کو چھوڑ گیا۔'' جس وقت وہ واپس آیا تھا۔ اقلیم کے اختیارات اپنے ساتھ لے کر ، اس وقت اس نے اپنے ان نوکروں کو بلاکر حکم دیا تھا ، اور ان کا فیصلہ کیا تھا (Luke19:11-27بحوالہ)۔

وہ شریف النفس جو یسوع کی نمائندگی کر تے ہوئے جاتا ہے جنت کے " دور دراز ملک میں '' تاکہ اقلیم کو قبول کرے ، جس کے ساتھ یوم حساب پر وہ واپس آتا ہے ، یعنی کہ یسوع کی واپسی پر۔ اس لئے یہاں یہ ناممکن ہے کہ " نوکروں کے پاس اس وقت اقلیم موجود ، جو ان کے لارڈ کی عدم موجودگی کا دور ہے ۔

مندرجہ ذیل باتیں اس کا مزید ثبوت فراہم کرتی ہیں:-

- ''میری اقلیم اس دنیا کی نہیں ہے (عہد کی)'' ، یسوع نے صاف طور پر اس کی وضاحت کی ہے۔ اس کے باوجود اس وقت وہ یہ کہہ سکتا تھا کہ ''میں ایک بادشاہ (John18:36بحوالہ)
- اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع کی موجود 'بادشاہت' کا یہ مطلب (John 18:37ہوں'' (بحوالہ نہیں ہے کہ اس کی اقلیم اس وقت قائم ہوچکی ہے۔ اس کے باوجود پہلی صدی کے معتقدین کو منتظر کے طور پر قرار دیا گیا ہے ''جو خدا کی اقلیم کے انتظار مینہیں'' (Mk.15:43بحوالہ)۔

- یسوع نے اپنے معتقدین سے کہا کہ وہ پھر دوبارہ کبھی شراب نہیں پئے گا ''میں اس کو اس وقت تک نہیں پیئوں گا جب تک کہ تم میرے باپ کی اقلیم میں میرے ساتھ نہ ہوگے''
- یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اقلیم مستقبل میں قائم ہوگی، جسے (Matt.26:29بحوالہ) یسوع کی تعلیم کے ذریعے لوگوں نے اس طرح سے سمجھا ہے'' ۔ ''خدا کی اقلیم خوشیوں کا سیلاب (یعنی کہ مستقبل میں تشکیل) ہے'' (Luke 8:1بحوالہ)
- ''جسے خدا کی رحمت ملی وہ (مستقبل میں) خدا کی اقلیم میں روٹی کھائے گا۔'' یہ ان کے تبصرے تھے (Luke14:15بحوالہ)۔

اس طرح سے اس مقصد کو جاری رکھتا ہے : ’’میں نے تمہارے لئے Luke 22:29,30 -
’’ایک اقلیم مقرر کی ہے۔ جہاں میری اقلیم میں میری ٹیبل پر تم کھااور پی سکتے ہو۔

- یسوع نے ایسے اشارے دیئے ہیں جو اس کی دوسری واپسی کی غمازی کرتے ہیں،
اور اس تبصرہ کے ساتھ اپنی بات ختم کی ہے کہ ’’جب تم ان چیزوں کو تمہارے قریب دیکھو گے،
۔ کیوں کہ یہ بالکل احمقانہ بات ہے (Luke 21:31تو سمجھ لو کہ یہ خدا کی اقلیم نہیں ہے ‘‘ (بحوالہ
کہ یسوع کی دوسری واپسی سے قبل اقلیم کا کوئی وجود ہے۔

Acts - ’’ہمیں نہایت ہی جوش و مسرت کے ساتھ خدا کی اقلیم میں داخل ہونا ہے‘‘ (بحوالہ
اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ ہر پریشان حال معتقد اقلیم کے رونما ہونے کے (14:22
لئے دل کی گہرائیوں سے دعا کرتا ہے (بحوالہ Matt. 6:10)-

؛ اس کے جواب میں ، (Thess. 2:12 - خدا نے ’’تمہیں اپنی اقلیم میں بلاتا ہے‘‘ (بحوالہ1
ہمیں اس وقت ایک روحانی زندگی کے ذریعے اس اقلیم میں داخل ہونے کی تمنا کرنا چاہئے
- (Matt.6:33(بحوالہ

خدا کی اقلیم اس کے معتقدین کے لئے مستقبل کا انعام ہے۔ اس طرح سے یہ ان کا مقصد
ہونا چاہئے کہ اسی زندگی جئیں جو یسوع کی زندگی کی مثال ہو۔ جو ایسی ہو جس میں مختلف
وقفہ کے لئے تکلیف اور پریشانیاں زندگی میں ہوں۔ اس لئے یہ توقع کرنا چاہئے کہ وہ تمام دن جو
وہ لوگ گزارہے ہیں۔ جس میں مستقبل عجائبات کو سمجھنے ان کی ستائش کرنے کی ان کی
خواہش دن بدن بڑھتی جارہی ہیں۔ ان کی تمام روحانی جذبات کا یہ خلاصہ ہے اور خدا کے مکمل
اعلان کا اعادہ جس سے وہ لوگ اپنے باپ کے مانند عقیدت رکھتے ہیں۔

الہامی کتابیں جس میں یہ تذکرہ تفصیل سے موجود ہے کہ اقلیم کس طرح کی ہوگی، اور
جو تمہیں زندگی میں اپنے کاموں کے نتیجے میں کے طور پر یہ ملے گی۔ ہزاروں بہترین کاموں
کا ایک نتیجہ ۔ اس مستقبل کی اقلیم کے چند بنیادی اصولوں کو سمجھنے کا یہ بھی ایک طریقہ

ہے کہ ہم یہ تسلیم کریں کہ ماضی میں قوم اسرائیل کی شکل میں خدا کی اقلیم موجود تھی۔ یہ اقلیم یسوع کی واپسی پر دوبارہ قائم کی جائے گی۔ قوم اسرائیل کے بارے میں بائبل نے ہمیں بہت ساری باتیں بتائی ہیں ، تاکہ ہم یہ سمجھ سکیں، وسیع نظریے کے ساتھ، کہ کس طرح سے مستقبل میں خدا کی اقلیم تیار کی جائے گی۔

خدا کو آزادانہ طور پر اسرائیل کا ''شہنشاہ'' قرار دیا گیا ہے۔ (بحوالہ Isa.44:6 cp. Isa. 41:27; 43:15; Ps. 48:2; 89:18; 149:2) ؛ جہاں یہ بھی بتایا گیا ہے اسرائیل کے لوگ اس کی اقلیم تھے۔ انہوںنے سینائی کے پہاڑ پر خدا کے ساتھ ایک عہد کے ساتھ اس کی اقلیم میں داخل ہونا شروع کیا تھا۔ یہ کام بحراحمر میں مصر سے ان کے بچنے کے فوراً بعد شروع ہوا تھا۔ اس کے عہد کو برقرار رکھنے کی ان کے عہد کے جواب میں وہ لوگ ''ایک اقلیم (خداکی) ... اور ایک مقدس قوم میں داخل ہونگے۔'' (بحوالہ Ex.19:5,6) ۔ اس طرح سے ''جب اسرائیل مصر سے باہر چلے گئے... اسرائیل (تھا) اس کی حکمرانی کی جگہ '' یا اقلیم (بحوالہ Ps.114:1,2) ۔ اس معاہدے میں داخل ہونے کے بعد، اسرائیل سینائی کے ویرانوں میں سفر کرتے رہے اور پھر وعدہ کی زمین کینان میں سکونت اختیار کرلی۔ چونکہ خدا ان کا بادشاہ تھا، اس لئے ان پر 'بادشاہ' کے بجائے ''ججوں'' (یعنی کہ جیڈیون اور سیمسن) کے ذریعے حکمرانی تھی۔ یہ جج بادشاہ نہیں تھے، بلکہ یہ مکمل زمین پر حکمرانی کے بجائے ملک کے مختلف حصوں پر نگراں منتظم کے طور پر رہنمائی کرتے تھے۔ انہیں اکثر کچھ خاص مقاصد کے لئے خدا کی جانب سے پیغام دینے جاتے تھے۔ تاکہ وہ اسرائیل کی رہنمائی کرسکیں اپنے تحفظ اور ان کے دشمنوں سے مقابلے میں۔ ایک بار جب اسرائیلوں نے جج جیڈیوں (Gideon) سے کہا کہ وہ ان کا بادشاہ بن جائے تو، اس نے جواب دیا کہ ''میں تم پر حکمرانی نہیں کروں گا۔ لارڈ تم پر حکمرانی کرے گا'' (بحوالہ Jud. 8:23)۔

آخری جج سیموئل تھا۔ اس کے زمانے میں اسرائیلیوں نے ان کے اطراف کی قوموں کی طرح ایک انسانی بادشاہ کی ضرورت ظاہر کی (بحوالہ1 Sam. 8:5,6) ۔ پوری تاریخ گواہ ہے کہ خدا کے سچے لوگوں کو خدا کے ساتھ ان کے قریبی تعلقات پیدا کرنے کے خلاف ہمیشہ ہی اکسایا گیا ہے ، اور ان کے اطراف پھیلی ہوئی دنیا کی لالچ میں اس عقیدے کو قربان کرنے کے لئے بھی۔ اسے گمراہ کن خیالات آج کے ہمارے دور میں بہت زیادہ موجود ہیں۔ خدا نے سیموئل سے کہا : ''انہوں نے مجھے مسترد کردیا ہے ، اس لئے میں ان پر حکمرانی نہیں کرونگا'' (بحوالہ1 Sam. 8:7) ۔ اس کے باوجود خدا نے ، انہیں بادشاہ عطا کردیئے ، ان میں پہلا گمراہ بادشاہ سول (Saul) تھا۔ اس کے بعد سچا داؤد آیا، اور تمام بادشاہ اس کے سامنے زیر ہوگئے۔ بہت زیادہ روحانی ذہنیت کے بادشاہوں نے بدستور کیا تھا کہ اسرائیل اس وقت بھی خدا کی اقلیم ہے ، جبکہ ان لوگوں نے اس کی (خدا کی) بادشاہت ٹھکرادی تھی۔ اس کے بعد ان لوگوں نے تسلیم کیا کہ وہ بجائے اپنے طور پر خدا کے حکم سے اسرائیل پر حکمرانی کررہے تھے۔

اس اصول کو سمجھنے کے بعد ہم اس قابل ہوجاتے ہیں کہ ہم ، داؤد کے بیٹے ، سلیمان کی حیثیت کو سمجھ سکیں، جو تحت (خداکے) پر حکمرانی کررہا تھا، لارڈ تیسرے خدا کے ذریعے بادشاہ بن کر'' (بحوالہ2 Chron.9:8; 1 Chron. 28:5; 29:23) سلیمان کے دورِ اقتدار میں ترقی اور خوشحالی (یا ''اپنی نوعیت'' ، خوشحالی) خدا کی مستقبل کی اقلیم کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تاکید کی گئی ہے کہ وہ خدا کی طرف سے اسرائیل کا بادشاہ بنایاگیا تھا کہ ٹھیک اسی طرح خدا کی طرف سے اسرائیل کے بادشاہ کے طور پر خدا کے تخت پر یسوع بھی حکمرانی کرے گا (بحوالہ Matt. 27:37,42; John 1:49; 12:13) ۔

خدا کا فیصلہ

سلیمان کے خدا کے نمائندے کے نتیجے میں ، اسرائیل کی اقلیم دوحصوں میں تقسیم ہوگئی تھی، سلیمان کا بیٹا ریہوبوم (Rehoboam) جو ڈا، بنجامن کے قبائلیوں اور مناسیح (Manasseh) کے نصف قبائلیوں پر حکومت کرتا تھا، جبکہ جیروبوم دوسرے دس قبائلی طبقوں پر حکمرانی کرتا تھا۔ یہ دس قبائلی طبقہ کی اقلیم اسرائیل یا افریم (Ephraim) کہلاتی تھی، جبکہ دو قبائلی طبقے کی حکومت کو جوڈح (Judah) کہا جاتا تھا۔ ان تمام قبائلی طبقوں کے لوگ، ان میں زیادہ تر لوگ سلیمان کی اس غلط مثال کو جاری رکھے ہوئے تھے۔ یعنی کہ وہ خدا کے سچے ماننے والے ہونے کا دعویٰ کرنے کے ساتھ ساتھ اسی دوران اطراف کی قوموں کے بتوں کی عبادت بھی کرتے تھے۔ خدا نے بار بار اپنے پیغمبروں کے ذریعے ان سے کہا کہ وہ بازآجائیں ، لیکن اس کی نہیں سنی گئی۔ یہی وجہ تھی کہ انہیں سزاد دی گئی اور انہیں اسرائیل کی اقلیم سے بھگاکر ان کے دشمنوں کی زمین پر پہنچادیاگیا۔ یہ کام شامیوں اور بابل کے لوگوں نے کہا جنہوں نے اسرائیل پر فوج کشی کی اور انہیں غلام بنالیا۔ ''برسہابرس تو (خدا) ان کی حرکتوں کو برداشت کرتا رہا، اور اپنے پیمروں میں اپنی روح (باتوں) کے ذریعے ان کی آزمائش کرتا رہا۔ پھر بھی انہوننے کوئی بات نہیں ، اس لئے ان (اطراف لوگوں کی زمین پر پہنچادیاگیا'' (بحوالہ Neh. 9:30) ۔

اسرائیل کی ۱۰؍ قبائلی طبقوں پر مشتمل اقلیم کے پاس کوئی بھی اچھا بادشاہ نہینتھا۔ جیروبوم، احاب، جیہوحاز وغیرہ کا Kings کی کتاب میں بت پرستوں کے طور پر تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان کا آخری بادشاہ ہوشیا تھا، اس کے دورِ اقتدار میں اسرائیل کو شامیوں کے ذریعے شکست ہوئی، اور دس قبائلی طبقوں کو گرفتار کرلیا گیا (بحوالہ2 Kings 17) ۔ اس کے بعد سے وہ کبھی واپس نہیں لوٹے۔

جوڈا ح کے دوقبائلیوں پر مشتمل اقلیم میں چند اچھے بادشاہ تھے (یعنی کہ ہیزا کیا اور جوسیاہ) جبکہ ان کی اکثریت گمراہوں کی تھی۔ لوگوں کے بار بار گناہوں کے سبب، خدا نے جوڈاح کی اقلیم کو پلٹ دیا اور اپنے آخری بادشاہ زیدیکیاہ (Zedekiah) کو حکمرانی سونپ دی۔ یہ اس طرح ہوا کہ بابل کے باشندوں نے ان پر حملہ کردیا اور ان کو پکڑا کر بابل لے گئے (بحوالہ2

اور (Ezra) ۔ وہ لوگ بابل میں ۷۰ برسوں تک رہے، اس کے بعد چند لوگ عذرا(Kings 25
کی لیڈرشپ میں اسرائیل واپس آگئے۔ انہیں پھر کبھی ان کا اپنا بادشاہ نہیں (Nehemiah) نیہیمیا
ملا، ان پر ہمیشہ بابل والوں، یونانیوں اور رومنوں کی حکومت رہی۔ رومن حکمران کے دور میں
یسوع کی پیدائش ہوئی۔ یسوع کو اسرائیل کی طرف سے مسترد کئے جانے کے نتیجے میں رومن
نے یسو ع کی وفات کے ۷۰ برس بعد ان پر حملہ کر دیا اور دنیا بھر میں انہیں رگیدتے رہے۔
صرف گذشتہ ۱۰۰ بر سوں میں ایسا ہو ا ہے کہ انہوں نے واپس آنا شروع کیا ہے ، اس طرح
سے یہ یسوع کی آمد کی نشاندہی کر رہا ہے (دیکھئے Appendix 3)۔

نے خدا کی اس اقلیم کے خاتمے کے بارے میں پیشگوئی کی تھی جو Ezekiel 21:25-27
قوم اسرائیل کی شکل میں سامنے آئی : ’’تو، لادین، اسرائیل کے گمراہ شہزادے (یعنی کہ
زیدیکیاہ)۔ جس کے دن پورے ہوچکے ہیں... یہ حکم خدا نے صادر کردیا ہے کہ حکمرانی ختم
کرو، اور اپنا تاج اتاردو (یعنی کہ زیدیکیاہ کو بادشاہت سے ہٹ جانا چاہئے) : یہ حکمرانی برقرار
نہیں رہے گی ... میں پلٹ دوں گا ، پلٹ دوں گا، پلٹ دونگا اسے، اور یہ برقرار نہیں رہے گی،
اس وقت تک کے لئے جب تک وہ نہیں آتا جس کا یہ حق ہے، اور میں اسے اس کے سپرد کردوں
گا۔‘‘ پیغمبروں کے اقتباسات کے اقتباسات مینخدا کی اقلیم کے خاتمے کے تبصرے کئے گئے ہیں
(بحوالہ Hos.10:3; Lam. 5:16; Jer. 14:21; Dan. 8:12-14)۔

کے تین مرتبہ پلٹ دوں کے لفظ کا استعمال بابل کے بادشاہ بشانزر Ez. 21:25-27
کے تین بار حملوں سے حوالہ دیا گیا ہے۔ بغور مطالعہ کرنے والا ان آیات (Nebuchad nezzar)
میں خدا کی اقلیم اور اس کے بادشاہوں کے ساتھ ایک جیسے سلوک کی ایک اور مثال (verses)
دیکھتا ہے ، زیدیکیاہ کا تختہ پلٹا جانا خدا کی اقلیم کا معاملہ تھا (دیکھئے سیکشن 5:2)۔ اس طرح
سے خدا کی اقلیم جو اسرائیل کی قوم سے تشکیل دی گئی تھی ختم ہوگئی تھی ’’میں... اسرائیل
کے تخت و تاج کی حکمرانی ختم کردوں گا‘‘ (بحوالہ Hos.1:4)، ’’یہ مزید برقرار نہیں رہے گی ۔
اس وقت تک ...‘‘ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اقلیم دوبارہ بحال کی جائے گی اس وقت جب
’’وہ آئے گا جو اس کا سچا حقدار ہے ، اور (خدا) اسے یہ حوالے کردے گا‘‘ خدا ’’دے دے گا
(یسوع) کو اس کے باپ داؤد کا تخت و تاج... اور اس کی اقلیم کا اس کے بعد کوئی خاتمہ نہیں
ہوگا‘‘ (بحوالہ Luke1:32,33)، یہ کام اس طرح سے اس وقت ہوگا، یہ کام یسوع کی واپسی پر ہوگا۔
جب اقلیم کی بحالی کا وعدہ پورا کیا جائے گا۔

اسرائیل کی بحالی

پرانے صحیفہ کی پیشگوئیوں میں ایسے زبردست موضوعات موجود ہیں جس میں مسیح
کی واپسی پر خدا کی اقلیم کی بحالی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ یسوع کے معتقدین اس سے بہت متاثر
ہیں: ’’جب وہ لوگ ایک ساتھ آئے تھے، انہوننے اس کے بارے میں پوچھا ، یہ کہتے ہوئے، لارڈ

کی بائیں اب Ezekiel 21:27 ’ کیا تو ایک بار پھر اسرائیل کی اقلیم کو بحال کردے گا؟‘‘ یعنی کہ پوری ہوجائیں گی؟ یسوع نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا تھا کہ اس کی دوبارہ واپسی کے بارے میں ان لوگوں علم کبھی نہیں ہوگا، اس کے باوجود فرشتوں نے اس کے بعد فوراً انہیں یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ یقینی طور پر کسی وقت آئے گا (بحوالہ Acts 1:6-11)-

خدا / اسرائیل کی اقلیم کی بحالی دوسری بار آمد پر ہوگی۔ اس طرح سے پیٹر نے تعلیم دی کہ خدا نے بھیجا تھا ’’یسوع مسیح کو … جسے جنت ضرور قبول کرے گی (یعنی کہ وہ ضرور وہاںرہے گا) جب تک تمام چیزوں کی دوبارہ بحالی نہیں ہوجاتیں، جس کے بارے میں خدا نے اپنے تمام مقدس پیغمبروں سے کہلوایا ہے ‘‘ (بحوالہ Acts 3:20,21)۔ دوبارہ آمد خدا کی اقلیم کو دوبارہ بحال کردے گی جو اسرائیل کی بڑی اقلیم کی بحالی ہوگی۔

خدا کی اقلیم کی بحالی حقیقی معنوں میں ’’تمام (خدا کے) مقدس پیغمبروں کا مقصد ہے‘‘:-

- ’’اس کی رحمت سے تخت دوبارہ قائم ہوگا: اور وہ (یسوع) اس پر بیٹھے گا داؤد کے مظلہ پر (دوسری واپسی پر ۔ بحوالہ Luke 1:32,33) اور سچائی کو … انصاف کرتے ہوئے ، پیش کرتے ہوئے (بحوالہ Isa.16:5)-

- Luke ’’اس روز کیا میں داؤد کے مظلہ کو بحال کروں گا (یعنی کہ داؤد کے 1:32,33) کے ’’تخت‘‘ کو) جو گرچکاہے، اور اس کی خلیج کو بھردوں گا، اور میں اس کے کھنڈرات کو دوبارہ اصلی صورت میں لاؤں گا اور میں اسے پرانے ولوں کی طرح قائم کروں گا‘‘ (بحوالہ Amos 9:11)-آخر جملہ بحالی کی زبان کو واضح کرتاہے ۔

- ’’ان کے (اسرائیلیوں) کے بچے بھی دوبارہ نمودار ہوں گے ، اوران کا اجتماع میرے سامنے منعقد کیا جائے گا‘‘ (بحوالہ Jer. 30:20)-

’’وہ لارڈ یروشلم کا دوبارہ انتخاب کرے گا‘‘ (بحوالہ Zech. 2:12)- اور اسے اپنی دنیا بھر میں پھیلی ہوئی اقلیم کی راجدھانی بنائے گا (بحوالہ cp. Ps. 48:2; Isa. 2:2-4)-

- ’’میں جو ڈال کی امیری کو ختم کردں گ اور اسرائیل کی امیری کو تاکہ وہ واپس آئیں، اور انہیں بساؤں گا، سب سے پہلے ... ایک بار پھر وہاں اس مقام پر شائے سنائی دے گی... خوشیوں کی آوازیں ... اس کے لئے قبضہ کی گئی زمین کی واپسی کا سبب بنوں گا، سب سے پہلے ... ایک بار پھر اس زمین پر (یروشلم) ... جہاں چرواہوں کو بسایا جائے گا... جہاں ان کا جھنڈ (یقینی طورپر) دوبارہ گزرے گا‘‘ (بحوالہ Jer.33:7-13)-

اس اقلیم کو قائم کرنے کے لئے یسوع کی واپسی حقیقت ہے‘‘ جو اسرائیل کی اُمید ہے ،‘‘ اس کے لئے ہمیں عیسائیت سے ضرورمنسلک ہوجانا چاہئے۔

اس مطالعہ کے سیکشن 1 اور 3یہ اقلیم کس طرح کی ہوگی اس کے بارے میں کافی معلومات موجود ہیں۔ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ ابراہیم سے وعدہ کیا گیا تھا کہ اس کے بیج کے ذریعے دنیا کے تمام حصوں کے لوگ فیضیاب ہوں ؛ Rom.4:13 میں اس کی وضاحت کی گئی ہے کہ اس کا مطبل یہ ہے کہ پوری زمین ان لوگوں سے بسادی جائے گی جو ابراہیم کے بیج یعنی کہ یسوع سے ہیں۔ Dan. 2 کی شفاف پیشگوئی وضاحت کرتی ہے کہ کس طرح سے یسوع ایک چھوٹے پتھر کے مانند واپس آئے گا اور اس کے بعد اقلیم آہستہ آستہ دنیا بھر میں پھیل جائے گی (بحوالہcp. Ps. 72:8) ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی اقلیم صرف یروشلم یا اسرائیل کی زمین تک محدود نہیں رہے گی، جیسا کہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے ، بلکہ یہ جگہیں اس اقلیم کا قلب ہونگی۔

جن لوگوں نے اس زندگی میں یسوع کی تقلید کی ہے وہ ’’بادشاہ اور راہب‘‘ ہوں گے۔ اور ہم زین پر حکمرانی کریں گے۔‘‘(بحوالہ Rev. 5:10) ۔ ہم حکمرانی کریں گے مختلف جگہوں اور تعداد کے بستیوں پر، ایک کی حکمرانی ۱۰ شہروں پر ہوگی، اور دوسرے کی ۵ پر حکمرانی ہوگی (بحوالہ Luke 19:17) ۔ یسوع زمین پر اپنی حکمرانی میں ہمیں ساجھے دار بنائے گا (بحوالہ Rev. 2:27; 2 Tim. 2:12) ۔ ’’ایک بادشاہ (یسوع) پختہ رجحان کے ساتھ حکمرانی کرے گا، اور شہزادے (معتقدین) انصاف پسندی کے ساتھ حکمرانی کریں گے ‘‘ (بحوالہ Isa. 32:1; Ps. 45:16)-

، پر ہمیشہ کے لئے (Luke 1:32,33یسوع کی داؤد کے دوبارہ قائم کردہ تخت (بحوالہ حکمرانی ہوگی، یعنی کہ اسے داؤد کا مقام اور اس کی حکمرانی کی پوزیشن حاصل ہوگی، جو یروشلم میں تھی۔ چونکہ یسوع یروشلم سے حکمرانی کرے گا، اس لئے یہ مستقبل کی اقلیم کی راجدھانی ہوگا۔ اس طرح سے اس علاقے میں ایک عبادت گاہ قائم ہوگی (بحوالہ Eze. 40-48) -
اس طرح سے دنیا بھر میں مختلف مقامات پر لوگ خدا کی حمدوثناء کریں گے (بحوالہ Mal. 1:11)، یہ عبادت گاہ دنیا کی عبادت گاہوں کا مرکز ہوگی۔ قومیں ''برسہابرس تک کنگ، میزبانوں کے لارڈ کی عبادت کے لئے جائیں گے ، اور اس مظلہ کے جشن کو برقرار رکھیں گے'' جو یروشلم میں عبادت گاہ کے اطراف ہوگا (بحوالہ Zech. 14:16)-

یروشلم کے اس سالانہ جشن کی پیشگوئی Isa. 2:2,3 میں بھی کی گئی ہے : ''آخری ایام جو لارڈ کا گھر (عبادت گاہ) ہوگا پہاڑوں کی بلندی پر قائم کیا (Dan. 2:35,44 میں وہ پہاڑ (اقلیم۔ جائے گا (یعنی کہ خدا کی اقلیم اور عبادت گاہ انسانوں کی اقلیم کے اوپر قائم کی جائے گی) … اور تمام قوموں کا سیلاب اس طرف امڈپڑے گا … اور بہت سارے لوگ وہاں جائیں گے اور کہیں گے ، آؤ تم لوگ، اور ہم لارڈ کے پہاڑ پر جائیں، یعقوب کے خدا کے گھر کی طرف ، اور ہمیں اپنے طریقے سکھائے گا … جو 'صہیونیت سے الگ ہوگا اور اس قانون برہم چلیں گے، اور یروشلم سے لارڈ کی طرف سے جاری کردہ باتوں پر ہم عمل کرینگے، یہ اقلیم کے ابتدائی دنوں کی ایک تصویر ثابت ہوتی ہے ، جب لوگ یسوع کی حکمرانی کی معلومات دوسرے لوگوں تک پہنچائیں گے اور وہ لوگ 'پہاڑ' پر جائیں گے جو خدا کی اقلیم ہے ، جو آہستہ آستہ دنیا بھر میں پھیل جائے گی۔ یہاں ہمیں عبادت کے سچے جوش کی تصویر نظر آتی ہے۔

ہمارے دنوں میں یہ سب سے بڑی انسانی غلطی ہے کہ زیادہ تر لوگ سیاسی، سماجی، ثقافتی، جذباتی وجوہات کی بنیاد پر خدا کی 'عبادت' کرتے ہیں بجائے اس کہ اسے ان کے باپ تخلیق کار کے طور پر سچے ڈھنگ سے سمجھ کر عبادت کریں ۔ اقلیم میں خدا کے طریقے سمجھنے کے لئے دنیا بھر میں جوش وخروش پایا جائے گا، لوگ اس خواہش سے اس قدر مرعوب ہوجائیں گے کہ وہ لوگ دنیا کے کونے کونے سے یروشلم کی طرف سفر کریں گے تاکہ خدا کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرسکیں۔

انسانوں کے قانونی نظام اور انصاف کی انتظامیہ کے پیداکردہ اختلاف اور بے یقینی کی صورت ِ حال کے باوجود ، وہاں صرف ایک عالمی قانونی کوڈ ہوگا۔ ''جو قانون اور خدا کی بات ہوگی'' ، جس کا اعلان یسوع یروشلم سے کرے گا۔ ''تمام قومیں دوڑ پڑیں گی'' ان تعلیمات کے سیشن کے لئے ایسا اس لئے ہوگا کہ ان میں یہ مشترکہ خواہش ہوگی کہ وہ خدا کی سچی معلومات حاصل کریں اور قوموں کے درمیان قدرتی تصورات کے سبق حاصل کریں ، جیسا کہ یہ ہر فرد کے درمیان ہوتا ہے ، جنہوں نے خود کو اپنی اس زندگی میں اس قسم کی معلومات حاصل کرنے کیلئے وقف کردیا ہے ۔

یروشلم کی طرف دوڑ جانے والی تمام قوموں کی یہ وضاحت ٹھیک اس طرح سے
میں پیش کی گئی ہے ، جہاں یہودی " ایک ساتھ آئیں گے Isa. 60:5 جس طرح کی تصویر
''جنٹائل (غیر یہودی) کے ساتھ یروشلم میں خدا کی عبادت کرنے کیلئے ۔ اس کا مکمل طور
پر Zech. 8:20-23 کی اقلیم کی پیشگوئی سے ربط ہوتا ہے :

۔ " وہاں لوگ آئیں گے ، مختلف شہروں کے باشندے ، اور ایک شہر کے
باشندے دوسرے شہر میں جائیں گے ، یہ کہتے ہوئے ہمیں سفر جاری رکھنا ہے ۔
(بحوالہ A.V. mg. - cp. Zech. 14:16 ' سال بہ سال ')
لارڈ کے سامنے عبادت کیلئے او ر لارڈ کے میزبانوں کی نوازشیں
حاصل کرنے کیلئے میں بھی جاؤں گا ۔ ہاں ، ڈھیر سارے لوگ اور مضبوط
قومیں یروشلم میں لارڈ کے میزبانوں کی نوازشیں حاصل کرنے کیلئے
آئیں گی ... لوگ قوموں کی تمام زبانوں کو بھلا دیں گے ، یہاں
تک کہ وہ ان کے دامن کو پکڑ لیں گے جو ایک یہودی ہوگا ، یہ کہتے
ہوئے کہ ہم تمہارے ساتھ جائیں گے ، کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ خدا تمہارے
ساتھ ہے ۔ ''

یہ صہیونیوں کی ایسی تصویر پیش کرتا ہے جنہیں قوموں کا مثبت پہلو بنا دیا گیا
ہے منفی نہیں ، یہ صرف ان کی عقیدت اور فرماں برداری کے سبب ہے (بحوالہ Deut.
28:13) نجات کیلئے یہودی نہیں پر خدا کے منصوبے کی ہر کوئی ستائش کرے گا ۔ عدم
معلومات کی عیسائیت میں اس سلسلے میں لاعلمی اچانک ختم ہوجائے گی ۔ اس کے بعد
لوگ جوش و خروش کے ساتھ ان باتوں پر بحث کریں گے ، تاکہ وہ یہودیوں سے کہہ
سکیں ، " ہم نے سنا ہے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے ۔ '' اس کے بعد ان کی باتوں کا محور
بجائے خیالی باتوں کے روحانی چیزوں پر ہوگا جو دنیا کی موجودہ فکر کو پر کردے گا ۔
خدا سے انکار کے خلاف یہ ایک عظیم عہد ہے ، یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ یسوع
تمام قوموں کا انصاف کرے گا ۔ وہ لوگ اپنی تلواروں کو ہل کے پھل میں تبدیل کردیں گے ،
اور اپنے بھالوں کو ہنسیوں میں : کوئی قوم دوسری قوم کے خلاف اپنی تلوار نہیں اٹھائے
گی ، اور نہ ہی وہ دوبارہ جنگ کریں گے ۔ '' (بحوالہ Isa.2:4) یسوع کے مکمل اختیارات
اور تنازعات میں اس کے ذریعے مکمل انصاف کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قومیں یہ خواہش ظاہر

کریں گی وہ اپنے فوجی ہتھیاروں کو زراعت کی مشینوں میں تبدیل کردیں ، اور تمام
روحانیت (Ps.2:7 فوجی تربیتیں ترک کردیں ۔ '' ان دنوں میں سچائی کا بول بالا ہوگا '' (بحوالہ ۔
کا اس کے بعد دور شروع ہوگا ، اور انہیں عزت اور عظمت ملے گی جو محبت ، رحم ، انصاف
وغیرہ کے خدا کے کردار کی جھلک پیش کریں گے ۔ جو موجودہ دور کے غرور ، خود
پرستی اور خود غرضی کے حوصلوں کے بالکل برعکس ہے یہ خواہش کہ ضرب دے کر

تلواریں کو ہل کے پھل میں تبدیل کرنا '' زبردست زراعتی تبدیلی کا ایک حصہ ہوگی ''
جو زمین پر نمودار ہوگی ۔ آدم کے گناہ کے نیچے میں ، زمین کو ان کی وجہ سے بددعا
، جس کے نتیجے میں سب سے بڑی یہ کوشش ہوگی (Gen. 3:17-19 دی گئی تھی ۔(بحوالہ
کہ اس زمین سے اناج پیدا کیا جاسکے ۔ اقلیم میں ''پہاڑوں کی چوٹیوں پر (جو کبھی بنجر
تھیں) جو زمین سے اس پر ایک مٹھی اناج ہوگا ، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پھل(فصل) لبنان
ٌ) ۔ '' کسان کھرپیوں پر حاوی ہوجائیں گے اور Ps. 72:16 کی طرح لہرائے گی '' (بحوالہ
انگوروں کے تاجر ان پر سبقت لے جائیں ان بیجوں کے ذریعے جو انہوں نے بوئے ہیں ،
زمین کی زرخیزی اس طرح (Amos 9:13 اور وہ پہاڑ شیریں شراب گرائیں گے ۔ '' (بحوالہ
سے ہوگی ، اور جنت میں جو عذاب کا اعلان کیا گیا ہے وہ ختم ہوجائے گا ۔

اس قدر زبردست زراعتی کاروبار میں بہت سارے ملوث ہوں گے۔ اقلیم کی پیشگوئیاں
ایسے تاثرات قائم کرتی ہیں کہ لوگ خودکفیل ، زراعتی طرززندگی میں واپس لوٹ آئیں گے۔

ان لوگوں میں ہر آدمی اپنی انگور کی بیل کے نیچے اور اپنے انجیر کے''

درخت کے سائے میں بیٹھے گا اور ان میں سے کوئی بھی ایک دوسرے

کو خوف زدہ نہیں کرے گا۔'' (بحوالہ Mic. 4:4)۔

یہ خودکفیلی کی حالت ان لعنتوں پر حاوی ہوجائے گی جو روزگار کے لئے مزدوروں کی
مزدوروں کے نظام کی روایت بنی ہوئی ہے۔ زندگی بھر کام کرکے دوسروں کو امیروکبیر بنانے
کی باتیں اس وقت ماضی کی ایک چیز ہوجائے گی۔

، (۔ ''وہ لوگ مکانات بنائیں گے اور اس میں رہیں گے'' (خوداپنوں کے ساتھ

اوروہ لوگ انگور کے باغ لگائیں گے اور ان کے پھل کھائیں گے۔

وہ لوگ کچھ اور نہیں بوئیں گے اور کہیں نہیں بسیں گے وہ لوگ کوئی

اور کاشت نہیں کریں گے اور دوسری کوئی چیز نہیں کھائینگے۔

اپنی پسندیدہ چیزوں سے اپنے ہاتھ کے کاموں سے وہ طویل عرصہ
تک لطف اندوز ہونگے۔ ان کی مزدوری رائیگاں نہیں
جائے گی...'' (بحوالہ Isa. 65:21-23)۔

Isaiah 35:1-7 میں ایسی بے مثال پیشگوئیاں موجود ہیں کہ کس طرح سے بنجرزمین میں تبدیل ہوجائے گی، جس کے نتیجے میں خوشی اور انبساط کا ایک دور شروع ہوجائے گا اور تقریباً یہ خوشیاں زمین سے پھوٹ پڑیں گی، یہ سب ان لوگوں کی آسان اور روحانی طرز زندگی کا نتیجہ ہوگا جنہوننے اس کے لئے کام کہا ہے : ''ریگستانوں مینبھٹکتے ہوئے ... لوگ خوش ہوجائیں گے۔ صحرا لہلہانے لگے گا اور گلاب کے پھولوں کی طرح مہک اٹھے گا۔ یہ ضرور ... لہلہائے گا خوشیوں اور نغموں کے ساتھ ... اور صحرا میں پانی کے چشمے پھوٹ پڑیں گے اور ریگستانوں میں ندیاں بہنے لگیں گی۔ اور سوکھی زمین ایک تالاب بن جائے گی۔'' یہاں تک کہ حیوانوں کے قدرتی حملے بھی ختم کردیئے جائیں گے۔ ''بھیڑیا اور دنبہ ایک ساتھ کھائیں پیئں گے۔'' اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلنے کے قابل ہوں (بحوالہ Isa.65:25; 11:6-8)۔

اسی طرح سے وہ بددعا جو قدرتی تخلیق پر حاوی ہوچکی ہے بالکل ختم ہوجائے گی،
اسی طرح سے یہ بددعا جو انسانیت پر نازل کردی گئی تھی وہ بھی کم ہوجائے گی۔ اسی طرح تشبیہ والی زبان میں بتایا ہے کہ شیطان (گناہ اور اس کے اثرات) کو 'قید' کردیا Rev. 20:2,3 سے جائے گا یا اسے باز رکھا جائے گا، ہزارہ کے دوران۔ عرصہ حیات بڑھ جائیگا۔ اس طرح سے اگر کوئی شخص ۱۰۰ برس کی عمر میں مرتا ہے تو اسے ایک بچہ تصور کیا جائے گا
۔ عورتیں اپنے بچوں کی پیدائش کے وقت کم تکلیف محسوس کریں گی (بحوالہIsa. 65:20
۔ ''اندھوں کی آنکھیں روشن ہوجائیں گی اور بہروں کے کان سننے لگیں گے۔ (بحوالہIsa. 65:23
اس کے بعد لنگڑا انسان گاڑی کی طرح دوڑنے لگے گا اور گونگے کی زبان گنگنانے لگے گی''
۔ یہ سب اس لئے ہوگا کہ معجزان ِ روحانی تحفہ پھر پاس ہوگا (بحوالہIsa. 35:5,6
(بحوالہcp. Heb. 6:5)۔

یہ بالکل ہی سخت ترین طریقے سے نہیں کیا جاسکتا ہے کہ خدا کی اقلیم ایک جزیرے کی جنت کے مانند ہوگی، جس میں سچے لوگ ٹھیک اسی طرح لطف اندوز ہوں گے جس طرح سے لوگ قدرت کی رعنائیوں سے لطف ہوتے ہوئے غسل آفتاب لیتے ہیں۔ خدا کی اقلیم کا بنیادی مقصد ہے خدا کی عظمت کو تسلیم کرنا، اس وقت جب تک کہ زمین اس کی نعمتوں سے پھر نہیں جاتی ''ٹھیک اسی طرح سے جیسے پانی سمندر میں موجود ہوتا ہے'' (بحوالہ Hab. 2:14) ۔ یہی خدا کا متبادل مقصد ہے ''جس حقیقت کے ساتھ ہم زندہ ہیں، ٹھیک اس طرح سے پوری زمین لارڈ کی زمین شان و شوکت سے بھر جائے گی'' (بحوالہ Num.14:21) خدا کی شان و شوکت کا ۔

مطلب یہ ہے کہ زمین پر بسنے والے لوگ ستائش کریں گے ، دعائیں کرینگے۔ اور اس کے باتوں کو اپنائیں گے، کیوں کہ دنیا اس صورت ِ حال میں ہوگی خدا ظاہری زمین کو بھی اس کی عکاسی کرنے کی اجازت دے گا۔ اس طرح سے ’’مکین زمین (اقلیم میں) پرورش حاصل کریں گے، اور امن (روحانی) کی فراوانی میں خود کو خوش و خرم محسوس کریں گے ‘‘ (بحوالہ Ps. 37:11) ، جبکہ آسان زندگی سے زیادہ اس وقت انہیں سکون نصیب ہوا۔ وہ لوگ ’’جو حقیقت پسندی کے بعد بھوکے اور پیاسے رہے ... وہ سیریاب ہوں گے‘‘ یہ سب اس اقلیم میں ہوگا (بحوالہMatt. 5:6)۔

اقلیم میں ابدی زندگی کا تصور کو ایک ’گاجر ‘ کے طور پر اکثر استعمال کیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کی عیسائیت میں دلچسپی پیدا کی جائے ۔ اس کے باوجود اس سلسلے میں میری دلیل یہ ہے کہ اقلیم میں ہماری موجودگی حقیقی بنیاد پر تقریباً حادثاتی طور پر ہوگی۔ جو خدا کی شان و شوکت کو دوبالا کردے گی۔ اس زمانے میں ہمارے ذریعے عیسائیت قبول کئے جانے کے بعد زیادہ تر لوگ ہمارے ساتھ ہونگے، اس سلسلے میں ہمارے خیالات کو اور تقویت دینے کی ضرورت ہے۔ مصنف کے نزدیک ، حنا کے ساتھ قطعی مکمل طور پر اور زندہ ضمیر کے صرف ۱۰۰سال گزرنے کے بعد اس زندگی کے تمام تکالیف کا پھل ملے گا۔ اس طرح سے یہ شان و شوکت کے حالات کی ہمیشہ برقراری کے تصور سے ذہن کھل جاتے ہیں، ہمیں انسانی خیالات کے حدو سے پرے لے جاتے ہیں۔

یہاں تک کہ خودکو خدا کی اقلیم میں ظاہری طور پر موجودگی کے بارے میں تصور کیاجانا ہمارا دنیاوی مفادپرستی اور فوائد کو ترک کرنا ہمارا اہم مقصد ہونا چاہئے۔ اپنے مستقبل کے بارے میں سخت سوچ و فکر کے بجائے، یسوع نے مشورہ دیا ہے کہ ’’پہلے تم خدا کی اقلیم اور اس سچائی کی تمنا کرو اور یہ تمام چیزیں تم کو مل جائیں گی‘‘ (بحوالہ Matt. 6:30-34) ۔ ہر وہ شئے جس کا ہم اس وقت تصور کررہے ہیں اور اس کے لئے تڑپ رہے ہیں خدا کو اقلیم میں وہ خواہشات پوری ہوجائیں گی۔

ہمیں ضرورت ہے کہ خواہش کریں ’’(خداکی) سچائی کی ‘‘۔ یعنی کہ خدا کے کردار کی عقیدت کو پیدا کریں، جس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم خدا کی اقلیم میں اپنی موجودگی کے خواہاں ہیں، کیوں کہ جس طرح سے ہم اس وقت ہیں اس کے بجائے ہم خود کو اخلاقی طور پر مکمل بنانا چاہتے ہیں ، نجی طور پرموت سے بچنا چاہتے یہں اور ہمیشہ کے لئے آسان زندگی جینا چاہتے ہیں۔

اکثروبیشتر گوسپل کی امیدیں ان طریقوں سے پیش کی گئی ہیں جن سے انسانی خودغرض سے دوڑاپاجائے ۔ اسی طرح سے اقلیم میں ہماری موجود کا ہمارا مقصد روزمرہ کے حالات پر منحصر ہونا چاہئے۔ یہاں ہم جو تجویز نہیں کررہے ہیں۔ ایک مشعل ہے نہ ہمارا پہلا مقصد

گوسپل کو پڑھنا ہے اور خدا کے ایک فرماں بردار بندے کے طور پر عیسائیت میں خود کو ڈھال لینا ظاہر کرنا ہے۔ اس امید کی جزا خدا پیش کررہا ہے ، اور اقلیم میں داخل ہونے کی خواہش کی ہے اصل اسباب آہستہ آسہت بیدا ر ہوں اور ہمارے عیسائیت قبول کرنے کے بعد وہ پختہ ہوجائیں گے۔

اقلیم مینزندگی کے ہمارے مطالعہ کے اس نکتہ پھر ، سنجیدہ قاری یہ سوال کرکے گا، خدا کی اقلیم کی یہ تصویر کیا یہ ظاہر نہیں کرتی ہے اس میں کالے انسانوں کے کچھ اور ہے ؟ اقلیم اور مر بھی رہے ہوں گے (Isa. 65:23میں لوگ اس وقت بھی بچے پیدا کررہے ہوں (بحوالہ ۔ یہ لوگ اس وقت بھی تنازعات میں ملوث ہوں گے اور یسوع ان کا تصفیہ (Isa. 65:20(بحوالہ ، اور اس وقت بھی بقا کے لئے انہیں ہموار کرنی ہوگی، اس کے باوجود (Isa. 2:4کریں (بحوالہ آج کے دور ک یمقابلے میں اس وقت یہ بہت آسان ہوگا۔ یہ تمام باتیں ان وعدوں کے خلاف صرف غیرضروری چیخ و پکار نظر آتی ہے کہ سچے انسانوں کو ابدی زندگی میسر ہوگی۔ خدا جیسی فطرت، جو فرشتوں کی طرح ہوگی جو نہ تو شادی کریں گے اور نہ بچے پیدا کریں گے ۔ جواب اس حقیقت میں مضمر ہے کہ خدا کی اقلیم کا پہلا حصہ (Luke 20:35,36 (بحوالہ ۔ اس ہزارہ کے دوران زمین (Rev. 20:2-7 ۱۰۰۰ برس کا ہوگا۔ جو ایک ’ہزارہ‘ ہوگا (دیکھئے پر لوگوں کے ۲،گروپ ہونگے۔

۱۔سینٹس(صوفی) ۔ جو ہم میں سے ہوں گے جنہوں نے اس زندگی میں یسوع کے اعتقاد کو قبول کیا ہے ، جنہیں انصاف کی کرسی پر ابدی زندگی بخشی گئی ہے۔نوٹ:ایک ’ٹینٹ‘ (صوفی) نے معنی ایک تارک الدین شخص ، جس کا حوالہ کسی بھی سچے معتقد سے دیاجاسکتاہے۔

۲۔ عام ، فانی انسان جسے یسوع کی واپسی کے وقت گوسپل کی معلومات نہیں ہوگی۔ یعنی کہ وہ انصاف کی کرسی کے سامنے حاضر ہونے کے حقدار نہیں ہونگے۔

جس وقت یسوع آئے گا، میدان میں ۲،آدمی ہوں گے ، ایک کو قبول کیا جائے گا (انصاف کی کرسی کے سامنے حاضر ہونے کیلئے) ، اور دوسرا وہیں چھوڑ دیا جائے گا ؛ جنہیں چھوڑ دیا جائے گا ، وہ اس دوسرے گروپ میں شامل ہونگے۔(Lk.17:36(بحوالہ

انصاف کی کرسی پر خدا کی فطرت حاصل کرنے کے بعد' سینٹس (صوفی) نہ تو مریں گے اور نہ ہی بچے پیدا کریں گے، اقلیم میں جو لوگ اس تجربے سے گزریں گے ان کا تعلق یقینی طور پر دوسرے گروپ سے ہوگا۔ یہ گروپ ان لوگوں کا ہوگا جو یسوع کی آمد پر زندہ ہوں گے لیکن خدا کی ضروریات سے نابلد ہوں۔ سچوں کا انعام ''بادشاہت اور رہبانیت ہوگا اور ہم بادشاہوں کو کسی نہ کسی پر حکمرانی کرنی (Rev. 5:10زمین پر حکمرنی کرینگے'' (بحوالہ - ہوگی، اس لئے جو لوگ یسوع کی دوسری آمد پر گوسپل سے نابلد ہوں گے اور ان کو زندہ چھوڑ دیا جائے گا ان پر حکمرانی کی جائے گی ، ''یسوع کا '' معتقد ہونے کے ناطے ہم اس کے انعام کے حقدار ہوں گے۔ جو دنیا کے بادشاہ کی شکل میں ہوگا ''جسے وہ پسند کرے گا ... اسے قوموں کا اختیار دیا جائے گا اور وہ ایک آہنی سلاخ کے ذریعے ان پر حکرانی کرے گا۔ یہاں تک مجھے میرا باپ قبول کرے گا - اسے قوموں کا اختیار دیا جائے گا۔ اور وہ ایک آہنی سلاخ کے ذریعے ان پر حکمرانی کرے گا۔ یہاں تک مجھے میرا باپ قبول کرچکا ہوگا - (بحوالہ Rev. 2:26,27)-

یسوع کے تالاب کی یسپیاں اس اپنی جگہ پر رکھ دی جاچکی ہیں۔ یا اعتقاد نوکروں کو اقلیم میں ۱۰ یا ۵، شہر دینے گئے تھے جن پر وہ حکمرنی کریں گے (بحوالہ Luke 19:12-19) - خدا کے طریقہ کار کی معلومات یروشلم میں یسوع کو شہنشاہ کے اعلان کے فوراً بعد ہی چاروں طرف نہیں پھیل جائے گی، لوگ یروشلم کی طرف سفر کریں گے تاکہ خدا کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرسکیں (بحوالہ Isa. 2:2,3) یاد کرو، کہ کس طرح سے - Dan. 2:35,44 کا پہاڑ (خدا کی اقلیم کی نمائندگی کرنے والا) آہستہ آہستہ زمین پر پھیلتا ہے۔ یہ نیٹس (صوفیوں) کا فرض ہوگاکہ وہ خدا کی معلومات اور اس کے بعد اس کی اقلیم کو دنیا بھر میں پھیلائیں۔

جس وقت پچھلے دور میں اسرائیل خدا کی اقلیم تھی۔ اس وقت کے راہبوں کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ خدا کے بارے میں لوگوں کو معلومات پہنچائیں (بحوالہ Mal. 2:5-7) اس مقصد - کے لئے پورے اسرائیل میں مختلف شہروں میں انہیں مقرر کیا گیا تھا۔ اقلیم کی دوبارہ بہتر شان و شوکت کے بعد دوبارہ تشکیل کے بعد یہ نیٹس (صوفی) راہبوں کی ذمہ داریاں خودنبھائیں گے (بحوالہ Rev. 5:10)-

یسوع کو آج ہی آنا چاہئے :

۱۔ ذمہ دار مردے دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور ذمہ دارانہ زندگی جو انہوںنے گزاری ہے ، انہیں انصاف کی کرسی تک لے جائے گی۔

۲۔ ذمہ دار گمراہ لوگوں کو موت کے ذریعے سزا دی جائے گی، اور سچوں کو ابدی زندگی فراہم ہوگی۔ ان قوموں کا بھی فیصلہ ہوگا جنہوں نے یسوع کی مخالفت کی ہے۔

۳۔ سچے انسان ان لوگوں پرحکومت کریں گے جو اس وقت زندہ ہوں گے لیکن وہ خدا کے تئیں ذمہ دار نہیں ہیں ، سچے لوگ انہیں گوسپل کی تعلیم دینگے۔ تحت ''بادشاہوں اور راہبوں کے'' (بحوالہ Rev.5:10)-

۴۔ یہ سلسلہ ۱۰۰۰ ء سال تک جاری رہے گا ۔ اس وقفہ کے دوران تمام لافانی لوگ گوسپل سنینگے اور خدا کے تئیں ذمہ دار بن جائیں۔ یہ لوگ زیادہ طویل اور خوشگوار زندگی جئینگے۔

۵۔ ہزارہ کے خاتمے پر یسوع اور سینٹس کے خلاف ایک بغاوت ہوگی، جسے خدا کچل دے گا (بحوالہ Rev. 20:8,9)-

۶۔ ۱۰۰۰ء سال کے خاتمے پر ، وہ تمام لوگ جو اس دوران مرے ہیں دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور ان کے فیصلے ہوں گے (بحوالہ Rev. 20:5,11-15)-

۷۔ ان میں جو گمراہ میں تباہ کردیئے جائیں گے اور سچے لوگ ابدی زندگی حاصل کرنے کے لئے ہمارے ساتھ ہوجائینگے۔

زمین کے لئے خدا کا مقصد اس وقت مکمل ہوجائے گا۔ یہ زمین لافانی اور سچے انسانوں سے بھر جائے گی۔ خدا کا نام ''یہودللہ ، (جس کے معنی ہوتے ہیں کہ 'وہ عظیم ترین انسانوں کے گروپ میں پہچانا جائے گا') اس وقت مکمل ہوجائے گا اس کے بعد پھر گناہ نہیں ہوگا اور اس کے بعد موت زمین پر کسی کو نہیں آئے گی نہ وہ وعدہ کہ دینے کا بیچ، اس وقت مکمل طور پر ختم کردیا جائے گا (بحوالہ Gen. 3:15) - ہزارہ کے دوران ، یسوع کی حکمرانی کرے گا اس وقت تک جب تک کہ وہ اپنے تمام دشمنوں کے دوران ، یسوع کی حکمرانی کرے گا ''اس وقت تک جب تک کہ وہ اپنے تمام دشمنوں کو قدموں پر نہ کرادے۔ آخر دشمن جسے وہ تباہ کرے گا وہ موت ہوگی ... اور جب تمام چیزیں اس کی (خدا) میں خود کو سمو دے گا جس نے تمام چیزیں اس کے اندر سموئی ہیں اور اس کے بعد ہر طرف خدا ہی خدا ہوگا '' (بحوالہ1 Cor. 15:25-28) -

یہ ہے ''اختتام ، جب وہ (یسوع) اقلیم کو خدا یہاں تک کہ باپ کے حوالے کرے گا' (بحوالہ1 Cor. 15:24) - اس دور میں کیا ہوگا جب خدا ہوگا ''ہرطرف'' اس کے بارے میں ہمیں نہیں بتایا گیا ہے ، ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ ہمیں ابدی زندگی اور خدا کی فطرت عطا ہوگا ، اور ہم شان و شوکت کے ساتھ خدا کی خوشنودی کے ساتھ زندگی گزارینگے۔ یہ ہمارے لئے منع ہے کہ ہم ہزارہ کے بعد کے حالات کیسے ہوں گے اس کے بارے میں جانکاری حاصل کریں۔

کوئی معلومات ’’خدا کی اقلیم کی گوسپل‘‘کے بارے میں ان الفاظ کے ہر قاری کی نجات کے لئے کافی ہے۔ میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ اس مطالعہ کو دوبارہ پڑھیں اور بائبل کے جن اقتباسات کا حوالہ دیا گیا ہے اس کو بھی دیکھیں۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم اس کی اقلیم میں ہوں۔ اس کا پورا مقصد یہ تھا کہ وہ پس اس میں اس کا اصل حصہ بنائے، بجائے اس کہ وہ صرف یہ ظاہر کرے کہ ہم اس کی صرف مخلوق ہیں۔ عیسائیت ہم کو اس سے اس طرح جوڑدیتی ہے کہ جس طرح سے اس اقلیم کے بارے میں ہم سے وعدے کئے گئے ہیں۔ یہ یقین کرنا سخت دشوار ہے کہ عیسائیت ، چند برسوں تک خدا کی باتوں پر انکساری کے عمل کرنا ہے اور اس سے ہم شاندار ، ابدی دوری میں داخل ہونے میں کامیاب ہوجائیں۔ اس طر ح خدا کی زبردست شفقت اور محبت پر ہمارا عقیدہ پختہ ہونا چاہئے۔ ہمارے مختصر وقفہ کے جو کچھ مسائل ہوں یقینی طور پر ان کو بہانہ بناکر گوسپل کی دعوت سے خود کو دور نہیں رکھ سکتے ہیں؟

’’اگر خدا ہمارے ساتھ ہے ، تو ہمارا مخالف کون ہوگا؟‘‘ (بحوالہ Rom. 8:31) -

’’ اس موجودہ زندگی کی دشواریوں کا اس شاندار زندگی کے سامنے بے معنی نظر آتی ہیں جو ہمارے سامنے پیش کی جائے گی ‘‘ (بحوالہ Rom. 8:18)-

’’ ہمارے معمولی رنج و غم ، جو ہیں لیکن صرف لمحہ بھر کے لئے، یہی ہماری ابدی زندگی کی شان و شوکت اور ہماری نجات کے لئے کام کرینگے‘‘ (بحوالہ 2cor. 4:17)-

۱۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سے وقت خدا کی اقلیم قائم ہوگی؟

اے) یہ ہمیشہ سے قائم ہے۔

بی) یسوع کی واپسی پر۔

سی) پہلی صدر میں پنٹاکوسٹ کے دن۔

ڈی) معتقدین کی تبدیلی ٔ مذہب کے وقت ان کے دلوں میں۔

۲۔ ہزارہ کیاہے؟

اے) ہمارے دلوں میں رحم کی حکمرانی۔

بی) جنت میں معتقدین کی ۱۰۰۰؍ برس کی حکمرانی۔

سی) زمین پر شیطان کی ۱۰۰۰؍ برس کی حکمرانی۔

ڈی) زمین پر خدا کی مستقبل کی اقلیم کے پہلے ۱۰۰۰؍برس میں۔

۳۔ موجودہ معتقدین اس ہزارہ میں کیاکرینگے؟

اے) فانی لوگوں پر حکمرانی کرینگے۔

بی) جنت میں حکمراں ہوں۔

سی) ہم نہیں جانتے۔

۴۔ کیا خدا کی اقلیم کے بارے میں پیغام دیا گیاہے:

اے) صرف نئے صحیفہ میں۔

بی) صرف یسوع اور راہبوں کے ذریعے۔

سی) پرانے اور نئے دونوں صحیفاؤں میں۔

ڈی) صرف پرانے صحیفہ میں۔

اور شیطان خدا: Study 6, God and Evil [missing]

سوالات : ۷ مطالعہ Study 7

مطالعہ ۳ میں یہ وضاحت کی گئی تھی کہ انسانوں کی نجات کیلئے خدا نے کس طرح سے یسوع مسیح کو اس کا محو ربنایا تھا۔ وہ وعدے جو اس نے حوا ، ابراہیم اور داؤد سے کئے تھے ان تمام نے یسوع کے بارے میں تذکرہ کیا تھا کہ وہ ظاہری طور پر ان کا وارث ہے۔ یقینی طور پرانے صحیفہ میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا تھا، اور یسوع کے بارے میں پیشگوئیاں کی گئی تھیں۔ موسیٰ کا قانون، جسے یسوع کے زمانے سے قبل اسرائیل کو تسلیم کرنا تھا، اس میں یسوع کے بارے میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے: یہ قانون ہمارا اسکول ماسٹرہے جو ہمیں یسوع کے بارے میں بتائے گا‘‘(بحوالہ Gal. 3:24) کے موقع پر، اس طرح عید فصح (یہودیوں کا تہوار) ۔

؛ اسے یسوع Ex. 12:3-6)ایک بھیڑ بالکل صحت مند تھی جسے قربان کیا جانے والا تھا(بحوالہ
کی قربانی سے تشبیہ دیا گیا ہے، ’’خدا کی بھیڑ، جس نے دنیا کے گناہوں کو اپنے سر لے لیا
قربانی کیلئے جس قسم کے بے داغ جانوروں کی ضرورت John 1:29; 1 Cor.5:7)تھا‘‘(بحوالہ
Ex.12:5 cp.1Peter 1:19-) تھی اس کا اشارہ یسوع کے مکمل کردار کی طرف کیا تھا(بحوالہ

پرانے زبور اور پرانے صحیفہ کے پیغمبروں کی بے شمار پیشگوئیاں موجود ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ مسیحا کیسا ہوگا۔ خاص طور پر اس پر توجہ دی گئی ہے کہ وہ کس طرح جاں بحق ہوگا۔ یہودیت کی طرف سے اس کو قبول کرنے سے انکار کیلئے کہ ان پیشگوئیوں کی بنیاد پر ہی مسیحا کی موت ہوئی ایسی چند باتیں پیش کی جاسکتی ہیں:-

یسوع نے سچ کردکھایا	پرانی صحیفہ کی پیشگوئی

میں یسوع کے حوالے سے تذکرہ کیا گیا ہے- Heb. 2:12 کا Ps. 22:22 یہ بات قابل غور ہے کہ

یسوع کی موت اور ان کی دوبارہ واپسی کی باتوں کی پیشگوئیوں سے بھری پڑی ہے Isaiah 53 جس کی ہر آیت (verse) وعدوں کی سچی تکمیل ہے۔ اس سلسلے میں صرف دو مثالیں دی جاسکتی ہیں:۔

یہ بہت ہی کم تعجب کی بات ہے کہ نئے صحیفہ میں ہمیں یہ یاد دلایا گیا ہے کہ پرانے صحیفہ کے قانون اور پیغمبر یسوع کے بارے میں سب کچھ ہماری طرز فکر پر مبنی ہے۔

(بحوالہActs 26:22; 28:23; Rom. 1:2,3; 16:25,26) یسوع نے خود ہی کہہ دیا تھا کہ اگر ہم نے موسیٰ اور دوسرے ہمعصروں؛ کو ٹھیک ڈھنگ سے نہیں سمجھا تو وہ اسے بھی نہیں سمجھ سکیں گے (بحوالہLuke16:31; John 5:46,47)۔

موسیٰ کا قانون اور پیغمبروں کی پیشگوئیاں یسوع کی جانب یہ اشارہ کرتی ہیں کہ یہ سب کافی ثبوت ہیں کہ یسوع اپنی پیدائش سے قبل ظاہری طور پر موجود نہیں تھا۔ پیدائش سے قبل

یسوع کی موجودگی کا جھوٹا ’عقیدہ‘ متواتر کئے گئے وعدوں کے بالکل خلاف ہے کہ وہ حوا‘ ابراہیم اور داؤد کا بیج (وارث) ہو سکتا ہے۔ اگر ان وعدوں کے وقت جنت میں اس کا وجود ہوتا تو انسانوں سے خدا کا وعدہ غلط ہوسکتا ہے کہ ایک وارث ہے جو مسیحا ہوگا۔ یسوع کا حسب نسب میں ریکارڈ کیا گیا ہے اس سے اس کا شجرہ نسب ظاہر ہوتا ہے جو Luke اور Matt. 1 3 جو انہیں ان لوگوں تک لے جاتا ہے جن سے خدا نے وعدے کئے تھے۔

داؤد سے کیا گیا وعدہ یسوع کے اس وقت ظاہری طور پر موجودگی کی نفی کرتا ہے جب یہ وعدہ کیا گیا تھا: ’’میں تیرے بعد تیرا بیج تیار کروں گا، جو تیرے جسم سے تیار کیا جائے گا.....۔ یہاں یہ نا ممکن معلوم ہوتا Sam. 7:12, 14 میں اس کا باپ ہوں گا، اور وہ میرا بیٹا‘‘(بحوالہ (2 ہے کہ جس وقت یہ وعدہ کیا گیا تھا خدا کے بیٹے کا وجود تھا ۔ یعنی کہ یہ بیج ’’جو تیرے جسم سے پیدا کیا جائے گا‘‘ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ داؤد کا جسمانی اور روحانی وارث تھا۔ ’’لارڈ نے اس حقیقت کا داؤد سے اعادہ کیا کہ.... تیرے جسم کے پھل سے تیری حکمرانی میں قائم کروں گا ۔ Ps. 132:11)(بحوالہ

سلیمان وعدے کی ابتدائی تکمیل تھا، لیکن وعدے کے وقت چونکہ اس کا جسمانی طور پر وجود تھا(بحوالہ Sam. 5:14 (2 اس لئے داؤد کے لئے اس وعدے کی اصل تکمیل ظاہری وارث کے طور پر تھی جو خدا کا بیٹا ہی ہو سکتا ہے، جس کا حوالہ یقینی طور پر یسوع سے دیا گیا ہے Luke 1:31-33)(بحوالہ ’’میں داؤد میں ایک سچی شاخ پیدا کرونگا‘‘(بحوالہ Jer. 23:5) ۔ یعنی کہ مسیحا۔

اسی قسم کے زمانہ مستقبل کا استعمال دوسری پیشگوئیوں میں کیا گیاہے جن کا تعلق یسوع سے ہے۔ ’’میناتاروں کا (اسرائیل) ایک پیغمبر (موسیٰ) جیسا‘‘(بحوالہ Deut. 18:18) جس کا حوالہ Acts 3:22, 23 میں دیا گیا ہے، جو یسوع کی پیغمبر کے طور پر وضاحت کرتا ہے ایک کنواری (مریم) کو حمل ٹھہرے گا، اور وہ ایک بیٹے کو جنم دے گی؛ اور اسے امینویل (Immanuel) کے نام سے پکارا جائے گا‘‘(بحوالہ Is. 7:14) یہ یسوع کی پیدائش(بحوالہ Matt.1:23) سے واضح طور پر پورا ہوگیا۔

یسوع کا تصور اور اس کی پیدائش اس کی اجازت نہیں دیتی ہے کہ ہم یہ تصور کریں کہ اس کا وجود پہلے سے تھا۔ جو لوگ ’’تثلیث‘‘ کے جھوٹے عقیدے پر یقین رکھتے ہیں وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ایک وقت جنت میں ۳، فرد موجود تھے ان میں ایک لاپتہ ہوگیا اور کسی طرح سے کنواری مریم کے رحم میں جنین کی شکل میں داخل ہوگیا، اس کے بعد جنت میں

صرف دو افراد رہ گئے۔ الہامی کتابوں سے ہمیں یہ پتہ چلا ہے کہ تمام وجود۔ جس میں خدا کا وجود بھی شامل ہے ظاہری طور پر موجود ہے۔ اس کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ یسوع کی آمد سے قبل اس کا جسمانی طور پر جنت سے دنیا میں آنا اور مریم کے رحم میں داخل ہونا غلط ہے۔ الجھا ہو یہ مذہبی عقیدہ الہامی کتابوں کی باتوں سے بالکل جدا ہے۔ یسوع کی ابتدائی زندگی کے بارے میں یہ بات کہنا کہ وہ جنت سے نکل کر مریم کے رحم میں داخل ہوگیا کوئی دلیل نہیں پیش کرتی ہے۔ اس بارے میں کسی ثبوت کی عدم موجودگی اس بات کا تثلیث کی تعلیم سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔

فرشتہ جبریل خدا کے اس پیغام کے ساتھ مریم کے پاس آیا کہ ''تو اپنے رحم میں حمل ٹھہرا، اور ایک بیٹا پیدا کر، جس کو یسوع کے نام سے پکارا جائے۔ وہ عظیم ہوگا اور اسے عظیم ترین کا بیٹا قرار دیا جائے گا۔اس کے بعد مریم نے اس فرشتے سے پوچھا کہ یہ کیسے ممکن ہے، جبکہ میں کسی آدمی کو نہیں جانتی ہوں؟ (یعنی کہ وہ کنواری تھی) اور پھر فرشتہ نے جواب دیا اور مریم سے کہا، مقدس روح تمہارے اوپر نازل ہوگی اور اس برتر کی طاقت کا سایہ تم پر پڑے گا؛ اس لئے وہ مقدس انسان جو تجھ سے پیدا ہوگا اسے خدا کا بیٹا کہا جائے گا ' '

(بحوالہ Luke 1:31-35) -

اس کو دوبار دہرایا گیا ہے کہ پیدائش پر یسوع خدا کا بیٹا ہوگا؛ اس کا مطلب یہ ہے کہ پیدائش سے قبل خدا کے بیٹے کا وجود نہیں تھا۔ ایک بار پھر ماضی کے زمانے میں اس بات کو نوٹ کرنے کی ضرورت ہے یعنی کہ ''وہ عظیم ہوگا''۔ اگر یسوع پہلے سے ہی موجود ہوتا تو جیسا کہ فرشتے نے مریم سے بتایا تھا تو وہ اس وقت بھی عظیم ہوتا۔ یسوع داؤد کی نسل تھا(بحوالہ Rev 22:16)، یونانی لفظ ''genos'' کو یسوع کے لئے استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں داؤد سے پیدا کیا گیا۔

یسوع کا تصور

مقدس روح (خدا کی سانس ،طاقت) اُس پر اپنے اثرات حائل ہوئے اور مریم یسوع کو اپنے رحم میں ٹھہرانے میں کامیاب ہوئیں جبکہ انہوں نے کسی مرد سے کوئی ہمبستری نہیں کی۔ اس طرح جوزف یسوع کے حقیقی باپ نہیں تھے۔ یہ اچھی طرح سمجھ لیناچاہئے کہ مقدس روح کوئی انسان نہیں ہے (دیکھئے مطالعہ ۲)؛ یسوع خدا کا بیٹا تھا، مقدس روح کا نہیں۔ خدا کے ذریعے اپنی روح کا مریم پر استعمال کیا جانا، اس کے بعد مقدس چیز کا بھی'' جو مریم سے پیدا ہوئی ''جسے خدا کا بیٹا'' کہا گیا''(بحوالہ Luke 1:35) ۔ یہاں لفظ اس کے بعد کا استعمال اس طرح کیا گیا ہے کہ مریم کے رحم پر مقدس روح کے اثرات کے بغیر، یسوع، خدا کا بیٹا، وجود میں نہیں آسکتا تھا۔

یہ اس بات کا بھی ثبوت ہے (Luke 1:31 اس طرح یسوع مریم کے رحم میں آگیا(بحوالہ کہ اس سے قبل وہ جسمانی طور پر موجود نہیں تھا۔ اگر ہمارے ذہن میں کوئی بات آتی ہے، تو یہ ہمارے اندر سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح یسوع بھی مریم کے رحم کے اندر آئے۔ انہوں نے وہاں ایک بنائے ہوئے بیٹے کے طور پر ٹھیک دوسرے انسانوں کی طرح اپنی زندگی کا آغاز کیا۔ John 3:16 جو بائبل کی سب سے زیادہ مشہور آیت (verse) ہے اس میں کہا گیا ہے کہ یسوع خدا کے واحد بیٹے تھے۔ لاکھوں لوگ جو یہ آیت پڑھتے ہیں اس کا مطلب سمجھنے میں ناکام ہوگئے تھے۔ اگر یسوع ''بیٹے بنے'' تھے، تو اس نے ''آغاز'' کیا (بننے سے متعلق لفظ آغاز) اس وقت جب وہ مریم کے رحم میں آیا۔ اگر یسوع کو خدا نے باپ کی حیثیت سے اپنا بیٹا بنایا تھا، تو یہ واحد ثبوت ہے کہ اس کا باپ اس سے عمر رسیدہ ہے۔ خدا کی کوئی ابتداء نہیں ہے(بحوالہ Ps. 90:2 اور پھر اس لئے یسوع خود خدا نہیں ہوسکتا (مطالعہ ۸ میں اس کی تفصیل بتائی گئی ہے)۔

یہ قابل غور بات ہے کہ خدا نے یسوع کو ''اپنا بیٹا بنایا'' تھا اسے تخلیق نہیں کیا تھا، جیسا کہ آدم کو بنایا تھا۔ یہ خدا کی یسوع کے ساتھ قربت کی وضاحت ہے۔ ''خدا یسوع میں موجود تھا، اپنے باتیں اس میں پیدا کر رہا تھا''(بحوالہ 2 Cor. 5:19)۔ یسوع کو خدا نے اپنا بیٹا بنایا بجائے اس کے کہ اسے خاک سے تخلیق کیا گیا ہوتا، یہ اس بات کی بھی وضاحت ہے کہ اس کی قدرتی نوعیت کے طریقے یہ ثابت کرتے ہیں کہ خدا س کا باپ تھا۔

Is. 49:5,6 میں یسوع کے تعلق سے یہ پیشگوئی ہے کہ وہ دنیا کی روشنی ہے، جسے کیونکہ ''لارڈ جس نے اسے رحم سے پیدا کیا اور وہ اس John 8:12 اس نے ثابت کردیا(بحوالہ کا ملازم ہے''۔ یعنی کہ یسوع کو مریم کے رحم میں بنایا گیا تھا''، اور یہ کام اس کی روح القدس کی طاقت سے کیا گیا تھامریم کا رحم واضح طور پر وہ مقام ہے جہاں یسوع جسمانی طور پر وجود میں آیا۔ ہم نے مطالعہ 7.1 میں دیکھا ہے کہ زبور کی ۲۲ پیشگوئیاں صلیب کے سلسلے میں یسوع کے خیالات پرمبنی ہیں۔ اس نے یہ ظاہر کیا ہے کہ خدا نے''مجھے رحم سے باہر نکالا... میں رحم سے اس کے ذریعے باہر لایا گیا؛ میری ماں کے پیٹ سے ہی، تو میرا خدا ہے''(بحوالہ Ps. 22:9,10)۔ اپنی موت کے وقت، یسوع نے اپنی موت کے وقت اپنے نقطہ آغاز کی طرف دیکھا، یعنی اپنی ماں مریم کے رحم کی طرف، جسے (یسوع کو) خدا کی طاقت کے ذریعے بنایا گیا تھاگوسپل میں مریم کی وضاحت یسوع کی ''ماں'' کی حیثیت سے بھی اس بات کو قطعی غلط ثابت کردیتی ہے کہ مریم سے پیدائش سے قبل اس کا وجود تھا۔

مریم ایک عام عورت تھی، جس کے عام انسانوں جیسے والدین تھے۔ یہ اس حقیقت سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کی ایک چچازاد بہن تھی جس نے راہب جان کو جنم دیا تھا، جو ایک عام

۔ رومنکیتھلک کا خیال ہے کہ مریم کوئی عام عورت نہیں تھی یعنی Luke 1:36) آدمی تھا(بحوالہ کہ یسوع بیک وقت ’’انسان کا بیٹا اور خدا کا بیٹا‘‘ نہیں ہوسکتا اس بارے میں نئے صحیفہ میں اس کے بارے میں بہت ساری باتیں موجود ہیں۔ وہ ’’آدمی کا بیٹا تھا کیونکہ اس کی ایک انسانی ماں تھی، اوروہ ” خدا کا بیٹا‘‘ تھا کیونکہ روح القدس کے ذریعے مریم پر خدا کے اثرات حائل ہوئے ، اس کے معنی یہ ہوئے کہ خدا اس کا باپ تھا۔ یہ خوبصورت دلیل اس Luke 1:35) تھے(بحوالہ وقت غلط ثابت ہوجاتی اگر مریم ایک عام عورت ہوتی۔

۔’’کسی گناہ گار سے کسی پاک چیز کو کون باہر لاسکتا؟ کوئی نہیں۔۔۔ آدمی کیا ہے، جو وہ پاک ہوگا؟ اور وہ جو ایک عورت سے پیدا ہوا، تو کیا وہ درست ہوسکتا ہے؟۔۔۔ وہ کس طرح سے پاک ۔ یہ بات کسی بھی Job 14:4; 15:14; 25:4)ہوسکتا ہے اگر وہ ایک عورت سے پیدا ہوا؟ (بحوالہ خیال کو کہ مریم یا یسوع کے تعلق سے ایک درست رائے قائم کرسکتا ہے۔

مریم چونکہ ’’ایک عورت سے پیدا‘‘ ہوئی تھیں جن کے عام انسانوں جیسے والدین تھے، تو ان کی بھی ہمارے جیسی ناپاک، انسانی فطرت ہوگی، جو انہوں نے یسوع کے حوالے کی ۔ اس کے مریم کے ذریعے پیدائش کی Gal. 4:4) ہوگی، جو ” ایک عورت سے پیدا ہوا تھا‘‘(بحوالہ مزید اس کا ثبوت ہے کہ مریم کے ذریعے اس کی پیدائش سے قبل اس کا وجود نہیں تھا۔ یہ باتیں میں بتائی گئی ہیں ’’جو ایک عورت سے پیدا کیا گیا تھا‘‘۔ Gal. 4:4

گوسپل میں بیشتر جگہ مریم کے انسان ہونے کے بارے میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ یسوع نے کم از کم ۳ مرتبہ مریم پر برہمی کااظہار کیا تھا جو ان میں روحانی اخلاقکے فقدان کا سبب ، لیکن وہ کیا کہہ رہا تھا مریم سمجھنے سے قاصر تھیں(Luke 2:49; John 2:4)تھی(بحوالہ ۔ اصل مینیہ وہ حالات تھے جن کے بارے میں ایک انسانی فطرت کی حامل Luke 2:50)بحوالہ عورت سے ہم توقع کرسکتے تھے۔ جس کابیٹا، خدا کا بیٹا تھا، جس کے اندر ماں سے زیادہ روحانی صلاحیت موجود تھی، جبکہ وہ، بھی، انسانی فطرت کا انسان تھا۔ جوزف نے یسوع کی کے بعد مریم کے ساتھ مباشرت کی، اور اس لئے یہسمجھنے کی Matt. 1:25) پیدائش(بحوالہ کوئی وجہ نہیں ہوسکتی ہے کہ اس کیبعد سے آگے تک ان کے درمیان ایک عام ازدواجی زندگی جیسا رشتہ نہیں تھا۔

میں جو تذکرہ کیا Matt. 12:46, 47 یسوع کی ’’ماں اور اس کے بھائی‘‘ کے بارے میں گیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یسوع کے بعد مریم کے دوسرے بچے بھی تھے۔ یسوع صرف” ان کا پہلا بچہ تھا‘‘کیتھلک تعلیمات کے مطابق مریم کنواری ہی رہیں اور جنت میں چلی گئیں اس کے باوجود بائبل میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔ فانی فطرت کے ناطے ایک انسان کی حیثیت سے، مریم کو بوڑھا ہوکر مرنا تھا؛ اس بات کے مطالعہ سے بالکل ہٹ کر جو ہم John 3:13 میں پڑھتے ہیں کہ کسی بھی آدمی کو جنت مینبراہ راست نہیں اٹھا لیا جائے گا‘‘۔ اس حقیقت کو

(Heb. 2:14-18; Rom. 8:3) سمجھتے ہوئے کہ یسوع انسانی فطرت کے حامل تھے۔ دیکھئے
اس لئے ان کی ماں بھی اسی خصوصیت کی انسانی فطرت کے حامل ہوگی جبکہ اس کاباپ اس
خصوصیت کا حامل نہیں ہے۔

انسانی تاریخ کے اوراق کی گردانی کے بعد خدا کے مقاصد کے مختلف پہلوؤں پر نظر
جاتی ہے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ اس نے اپنے منصوبے کا یونہی فیصلہ نہیں کیا تھا۔ کائنات کی
کے آغاز سے ہی خدا نے ایک مکمل منصوبہ تیار کیا تھا۔ایک بیٹے کی John 1:1) تخلیق)بحوالہ
اس کی خواہش اس کے منصوبے کے آغاز سے ہی موجود تھی۔ پرانا صحیفہ میں یسوع کے
ذریعے نجات کے خدا کے مختلف پہلوؤں کا انکشاف کیا گیا ہے۔

ہم نے آزادانہ طور پر اس کا مظاہرہ کیا ہے کہ وعدوں ، پیغمبروں کی پیشگوئیاں، موسیٰ
کیقوانین کے طریقوں کے ذریعے پرانے صحیفہ میں یسوع میں خدا کے مقصد کو واضح طور پر
عیاں کیا گیا ہے۔ یہ خدا کا مقصد ہی تھا کہ اس کا ایک بیٹا ہوگا جس کی اس نے تخلیق کردی
میں ''کی وجہ سے'' بہتر طور پر ترجمہ کیا گیا A. V.، یونانی اقتباس بذریعہ،Heb. 1:1,2) تھی۔
ہے)۔ یہ صرف یسوع کی وجہ سے ہوا تھا کہ انسانی تاریخ کی مدت کی اجازت خدا کی جانب
۔ اس کے بعد انسان کیلئے خدا کے انکشافات کا سلسلہ Heb. 1:2)]سے دی گئی تھی (]یونان
برسوں تک جاری رہا، جیسا کہ پرانے صحیفہ میں تذکرہ ہے، جس میں یسوع کے تعلق سے
حوالے بھرے ہوئے ہیں۔

خدا کے نزدیک یسوع کی افضلیت اور اس کی اہمیت کو ہمیں مکمل طور پر سمجھنا بہت
مشکل ہے۔ اس لئے یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ یسوع خدا کے ذہن اور اس کے مقصد میں ابتداء
سے ہی موجود تھا، جبکہ وہ مریم کے ذریعہ پیدائش کے بعد ظاہری طور پر وجود میں آیا .Heb
نے یہ واضح کر دیاہے کہ یسوع کوئی فرشتہ نہیں تھا؛ اور اپنی فانی زندگی میں 1:4-7,13,14
(John لیکن خدا کے ''واحد حاصل کردہ بیٹے''(بحوالہ Heb. 2:7)فرشتوں سے کم تھا(بحوالہ
کو د یکھتے ہوئے یہ یقینی طور پرکہاجاسکتا ہے کہ اس کا مرتبہ بہت بلند تھا۔ ہم نے ابتداء 3:16
میں یہ ظاہر کیا ہے کہ الہامی کتابوں میں جو اس کے وجود کا تذکرہ کیا گیا ہے، وہ جسمانیشکل
کے وجود کی باتیں ہیں، اس لیئے یسوع اپنی پیدائش سے قبل بحیثیت ''روح'' کے موجود نہیں تھا
نے اس کی پوزیشن کو اس طرح سے مجموعی طور پر مکمل کردیا ہے: یسوع 1 Peter 1:20
کا تصور'' کائنات کی تشکیل سے قبل موجود تھا لیکن آخری لمحات میں اس کا وجود عمل میں
آیا''۔

خدا نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے کئے گئے وعدوں میں اپنے بیٹے ، یسوع مسیح جو ہمارا لارڈ ہے، کے سلسلے میں تشویش کا اظہار کیا تھا، جوبنایا گیا تھا داؤد کے بیج سے یعنی کے جسمانی ساخت کے مطابق، اور مردہ سے زندہ ہونے کے لئے، روح القدس کے مطابق طاقت ' ' کے ساتھ اسے خدا کا بیٹاقراردیا گیا

(بحوالہ (Rom. 1:1-4 -

مندرجہ ذیل باتیں یسوع کی تاریخ کی جامع تصویر پیش کرتی ہیں:-

۱۔ پرانے صحیفہ میں وعدے ۔ یعنی کے خدا کے منصوبے میں؛

۲۔ کنواری ماں کے ذریعے پیدا کئے جائے کے بعد جسمانی طور پر ایک شخص بحیثیت داؤد کا بیج

۳۔ اس کا مکمل کردار (''روح کی پاکیزگی'') جو اس کی فانی زندگی کے دوران نظر آیا

۴۔ اسے دوبارہ زندہ کیا گیا، اور پھر اس کا خدا کے بیٹے کے طور پر راہبوں کی روحانی تحریک سے مزید تبلیغ کے ذریعے اعلان کیا گیا۔

خدا کے علم میں تھا

ہمیں اس حقیقت سے زبردست مدد ملی ہے کہ کس طرح سے یسوع کا تصور خداکے ذہن میں ابتداء سے ہی تھا جبکہ وہ جسمانی طور پر موجود نہیں تھا، اگر ہم اس حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ خدا تمام باتوں کو جانتا تھا جو مستقبل میں رونما ہونے والی ہیں؛ تو مستقبل کے بارے میں اس کی معلومات کا تصور مکمل ہوجاتا ہے۔ خدا نے ''ان چیزوں کا تذکرہ کیا جن ۔ اس کے بعد وہ یہ اعلان کرسکتا تھا کہ''ابتداء (Rom. 4:17 کا کوئی وجود نہیں تھا'' (بحوالہ سے انتہا تک، اور قدیم زمانے کی باتیں جو منظر عام پر نہیں آتی ہیں، میری باتیں سامنے آئیں گی ۔ اسی وجہ سے خدا نے مردوں (Is. 46:10اور میں اپنی تمام مسرتوں کو بخش دوں گا'' (بحوالہ کا تذکرہ کیا ہے کہ اگر وہ زندہ ہیں، اور وہ آدمی کی طرح بول سکیں گے اگر وہ پیدائش سے قبل زندہ ہیں۔

وہ باتیں'' یا خدا کی باتوں، میں یسوع کے بارے میں پیشگوئی ہے جو ابتداء سے تھی؛ وہ ' ' ہمیشہ ہی خدا کا مقصد یا اس کی ''مسرت'' رہا ہے۔ اس لئے اس وقت یہ یقینی ہو گیا تھا کہ یسوع پیدا ہوگا؛ اور خدا اپنے اعلان کردہ مقصد کو یسوع کے ذریعے پورا کرے گا۔ خدا کی پہلے سے معلومات کی حقیقت اس کی باتوں کی یقین دہانی سے ظاہر ہوتی ہے۔ بائبل کے ہیرومیں ''پیغمبری

تکمیل، کے زمانے پر یقین ہے جس نے خدا کے وعدے کے بارے میں مستقبل کی باتوں کو ماضی کے زمانے سے تصور کیا ہے۔ اس طرح داؤد کہتا ہے، ''یہ خدائے برتر کا گھر ہے'' (بحوالہ1 Chron. 22.1)، وعدوں پر عقیدہ تھا کہ داؤد نے دور حاضر کو متقبل کی باتوں سے تعبیر کیا تھا۔ الہامی کتابوں میں خدا کے پیشگی معلومات کے سلسلے میں لاتعداد مثالیں موجود ہیں۔ خدا کو اس قدر یقین تھا کہ وہ ابراہیم سے کیا گیا وعدہ ضرور پورا کرے گا، جو وعدہ اس وقت سے کیا تھا: ''تیرے بیج کو میں نے یہ زمین عطا کردی ---'' (بحوالہ Gen. 15:18) یہ اس وقت کی بات ہے جب ابراہیم کا کوئی بیج نہیں تھا۔ بیج کی پیدائش سے قبل (اسحٰق ، یسوع) اس مدت کے دوران، خدا نے مزید وعدہ کیا تھا۔ ''مختلف قوموں کا میں نے تجھے باپ بنایا ہے'' (بحوالہ Gen. 17:5)۔ سچ ہے خدا نے ان ''چیزوں کا تذکرہ کیا تھا جو پہلے سے موجود نہیں تھیں''۔

اس طرح یسوع نے اپنے دور عہد میں کہا تھا کہ خدا نے کس طرح ''تمام چیزیں اس کے (یسوع کے) ہاتھوں میں سونپ دی تھیں'' (بحوالہ John 3:35)، جبکہ یہ اس وقت کا معاملہ ہم یہ دیکھتے ہیں تمام چیزیں اس کے اختیار میں نہیں ہیں'' (بحوالہ Heb. 2:8)۔

خدا کے اپنے منصوبے کا تذکرہ کیا تھا (بحوالہ Luke 1:70)۔ کیونکہ اس لئے تذکرہ کیا گیا ہے کہ وہ آغاز سے ہی خدا کے منصوبے کے طور پر موجود تھیں جبکہ ثبوت کے طور پر یہ کوئی معاملہ نہیں ہے اس کے بجائے ہم یہ کہ سکتے ہیں کہ ابتداء سے ہی پیغمبر خدا کے منصوبوں میں شامل تھے ۔ دہر آشوب جس کی بنیادی مثال ہے۔ خدا نے اس وقت کہا:'' اس سے قبل کے میں اسے پیٹ میں تیار کروں گا میں اسے جانتا ہوں، اور میں اسے پیغمبری عطا کرتا ہوں'' (بحوالہ Jer. 1:5)۔ اس طرح تشکیل سے قبل خدا دہر آشوب کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا۔ اس طرح سے خدا نے فارس کے شہنشاہ کے بارے میں اس کی پیدائش سے قبل تذکرہ کیا تھا، ایسی ہی زبان استعمال کرتے ہوئے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت اس کا وجود تھا (بحوالہ Is. 45:1-5) Hebrews 7:9,10 وجود کے بارے میں اس زبان کی ایک اور مثال ہے جس کا ستعمال اس بارے میں کیا گیا تھا جو اسوقت پیدا نہیں ہوئی تھی۔

اسی طرح سے دہر آشوب کے لوگوں اور پیغمبروں کے بارے میں کائنات کی تشکیل سے قبل تذکرہ کیا گیا تھا۔کیونکہ وہ خدا کے منصوبے میں شامل تھے، اس طرح سے سچے معتقدین کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ پہلے سے موجود تھے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا کے تصور کے علاوہ ہمارا جسمانی طور پر کہیں بھی وجود نہیں تھا۔ خدا نے ''ہمیں بچا لیا، اور مقدس آواز کے ذریعے ہمیں آواز دی--- جو اس کا اپنا مقصد اور مہربانیاں تھیں، دنیا کے آغاز سے قبل یسوع مسیح کی شکل میں ہمیں سونپ دیا گیا(بحوالہ 2 Tim. 1:9) دنیاکی تشکیل سے قبل--- ۔ ہماری نشاندہی کے ساتھ-- اس کی خواہش اور مرضی کے مطابق خدا نے یسوع کیلئے ہمارا انتخاب کیا'' (بحوالہ Eph. 1:4,5) ۔ ابتداء سے ہی انسانوں کے بارے میں تمام خیالات خدا کے تصور میں تھے، اور نشاندہی کے ساتھ، (انتخاب کرنا) نجات کیلئے ہمارا انتخاب کیا گیا، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ابتداء سے ہی وہ لوگ خدا کے تصور میں تھے (بحوالہ Rom. 8:27; 9:23)۔

ان تمام باتوں کی روشنی میں، یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ یسوع کے بارے میں جو خدا
کا مقصد ہے خدا کے تصور اور اس کے منصوبے میں ابتداء سے اس کے وجود کے بارے میں
تذکرہ کیا گیا ہوگا، جبکہ اس نے ایسا ظاہر نہ کیا ہو۔ وہ اس طرح تھا جیسے ''دنیا کی تشکیل سے
۔ یسوع اس وقت محض یونہی مر گیا؛ وہ ''خدا کی (Rev. 13:8 وہ قربانی کی بھیڑ ہو'' (بحوالہ
۔ (John 1:29; 1Cor. 5:7 بھیڑ'' تھا جسے ۴۰۰۰ سال کے بعد صلیب پر قربان کردیا گیا(بحوالہ
۔ یہی کیفیت (Peter 1:20 اسی طرح جیسا کہ ابتداء سے ہی یسوع کا انتخاب ہوچکا تھا (بحوالہ 1
؛ وہی یونانی لفظ ''انتخاب'' جس کا استعمال ان آیات (Eph. 1:4معتقدین کے ساتھ تھی (بحوالہ
مینکیا گیا ہے)۔ ہمارے لئے دشواری یہ ہے کہ ان تمام باتوں کو جذب نہیں کرسکتے کیونکہ ہم
آسانی کے ساتھ یہ تصور بھی نہیں کرسکتے ہیں کہ خدا کس طرح سے وقت کے تصور سے ہٹ
کر اپنا کام کرتا ہے۔ عقیدہ ہی سب سے اہم ذریعہ ہے جس سے وقت کی بندشوں کے بغیر ہم خدا
کے نظریے کے تحت ہر چیز دیکھ سکیں گے۔

، کو جب ٹھیک ڈھنگ سے سمجھ لیا گیا، اس کی تصدیق ہوگئی اورپھر (verses)ان آیات
آخری سیکشن میں تفصیل کے ساتھ درج کر دیا گیا۔ اس کے باوجود، اس اقتباس کو بہت ہی غلط
طریقے سے سمجھتے ہوئے یہ تعلیم دینے کیلئے استعمال کیا گیا کہ یسوع کی پیدائش سے قبل وہ
کی باتوں کو سچے ڈھنگ سے سمجھا جائے تو یہ کہا (verses) جنت میں موجود تھا۔ ان آیات
جاسکتا ہے کہ ''ان الفاظ'' کے اس اقتباس میں کیا معنی ہوسکتے ہیں۔ اس کا براہ راست کسی ایک
فرد سے حوالہ نہیں دیاجاسکتا ہے،کیونکہ ایک شخص ''خدا کے ساتھ'' نہیں ہوسکتا ہے اور اس
جو جس کا ترجمہ یہاں (Logos) ' وقت خدا اس کے ساتھ نہیں ہوگا۔ یونانی لفظ 'لوگوز
کے طور پر کیا گیا ہے، اس کے معنی 'یسوع' سے قطعی نہیں ہیں۔(Word) ' ' ''لفظ

سے ہوا ہے، لیکن مندرجہ ذیل طریقے سے بھی (Word)، ' ' اس کا عام طور پر ترجمہ ''لفظ
ہوا ہے

وجہ	سبب بتانا
عقیدہ	مواصلات
تعلیما ت	مقصد

کہاوت وجہ

اطلاع

لفظ’’ ‘ ‘ (Word) ’’وہ بحیثیت صرف تذکرہ کا ‘ ‘ (he) کیونکہ ہے گیا کیا کے یونانی میں تذکیر ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس کا حوالہ اس (Logos) ‘ ’لوگوز (das ‘ ‘ میں اس کا ترجمہ ’’بے جنس (Luther شخص، یسوع سے دیا گیا ہے۔ جرمن (لوتھر Wort) کے طور پر کیا (La parole) مینتانیٹ (Segond کے طور پر ہوا ہے؛ فرانسیسی (سیگوند گیا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ’’وہ لفظ‘‘ ایک مرد کیلئے استعمال کیا گیا ہو ظاہر نہیں کرتا ہے۔

‘ ‘ آغاز پر ’ ’

کا حوالہ سختی کے ساتھ انسان کے اندرونی تاثرات سے دیا (Logos لوگوز‘ (نشانیاں’ جاتا ہے جس کا اظہار بیرونی طور پر لفظوں اور دوسرے مواصلاتی ذرائع کے ذریعے کیا جاتا ہے ۔ ابتداء میں خدا کے پاس یہ ’لوگوز‘ موجود تھے۔ یہ واحد مقصد یسوع پر مرکوز تھا۔ ہم نے یہ بتایا ہے کہ خدا نے کس طرح سے اپنی روح کو کام کرنے کیلئے اس کے اندرونی خیالات میں سمودیا تھا، اس طرح سے اس کی روح اور اس کے لفظ میں رابطہ تھا (دیکھئے --- 2.2) جب خدا کی روح نے انسانوں کے ذریعے اپنے منصوبے کی تکمیل شروع کی، اور ابتداء سے انہیں اس کی تحریروں سے تحریک ملی تو یسوع کے خیال کو اس کے کام اور الفاظ کے ذریعے ظاہر کردیاگیا۔ یسوع خدا کا ’’لوگوز‘‘ تھا اور اس طرح سے خدا کی روح نے اپنے تمام کاموں میں یسوع کے خدا کے منصوبے کو ظاہر کردیا۔ اس سے یہ وضاحت ہوتی ہے کہ پرانے صحیفوں کی بہت ساری باتوں میں یسوع کے تعلق سے مخصوص باتیں کیوں ہیں۔ اس کے باوجود، یہ زیادہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ بحیثیت آدمی کے یسوع ’’وہ لفظ‘‘ نہیں تھا؛ یہ نجات کیلئے یسوع کے ذریعے نجات کیلئے یسوع کا منصوبہ تھا جو ’’وہ لفظ‘‘ تھا۔ ’لوگوز‘ (’’وہ لفظ‘‘) کا یسوع کے تعلق سے گوسپل میں اکثر استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی کہ ’’یسوع کا لفظ‘‘ (بحوالہ Col. 3:16; cp. Matt. 13:19; John 5:24; Acts 1910; 1 Thess. 1:8 وغیرہ) ۔ یہ دیکھئے کہ ’لوگوز‘ یسوع کے لئے نجی طور پر استعمال کئے جانے کے بجائے اس کے بارے میں وضاحت کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔ جس وقت یسوع پیدا ہوا تھا، یہ ’’لفظ‘‘ گوشت اور خون کی شکل میں تبدیل ہوگیا۔ ’’وہ لفظ گوشت بنا دیا گیا تھا‘‘ (بحوالہ John 1:14) سے‘‘وہ لفظ گوشت بنادیا گیا’’ پر طور نجی کو یسوع ۔ تعبیر کیا گیا’’لفظ‘‘ سے نہیں ؛ مریم سے پیدائش کے ذریعے وہ نجی طور پر ’’وہ لفظ‘‘ بن گیا، اس سے پہلے یہ نہیں ہوا تھا۔

یسوع کے بارے میں منصوبہ اور پیغام ابتداء میں ہی خدا کے ساتھ تھا، لیکن یسوع کی شخصیت میں اسے کھلے طور پر ظاہر کیا گیا ساتھ ہی اس کا تذکرہ پہلی صدی میں گوسپل کی تعلیمات میں موجود تھا اس طرح خدا نے اپنے لفظ کو یسوع کے ذریعے ہمیں بتایا (بحوالہ Heb. 1:1,2) - بار بار یہ دہرایا گیا ہے کہ یسوع خدا کی باتیں بولتا تھا اور خدا کے وجود کو ہم پر ظاہر کرنے کیلئے خدا کے لفظ کے ذریعے وہ معجزات کرتا تھا -

(بحوالہ John 2:22; 3:34; 7:16; 10:32,38; 14:10,24)-

پال نے یسوع کے حکم کی تعمیل کی تاکہ اس کے بارے میں گوسپل کی تعلیم دے سکے ''تمام قوموں کو'': ''یسوع مسیح کی تعلیمات، راز کے انکشاف کے مطابق، جسے دنیا کے آغاز سے راز میں رکھا گیا تھا لیکن اب اسے عام کردیا گیا... اور تمام قوموں کو اس کی جانکاری دی گئی'' (بحوالہ Rom. 16:25,26 cp. 1Cor. 2:7) ابدی زندگی کو یسوع کے کام کے ذریعے ہی انسانوں کیلئے ممکن بنایا جاسکتا ہے (بحوالہ John 3:16; 6:53) ؛ جبکہ ابتداء میں خدا نے ابدی زندگی کے اس منصوبے کو انسانوں کیلئے پیش کیا تھا، صرف یہ سمجھتے ہوئے کہ اس (خدا) نے قربانی پیش کی ہے جو یسوع دے گا۔ اس پیشکش کا پورا انکشاف یسوع کی پیدائش اور اس کی موت کے بعد ہوا : ''یہ وہی ابدی زندگی، جس کا خدا نے دنیا کے آغاز سے قبل وعدہ کیا تھا؛ لیکن مقررہ وقت پر اپنے لفظ (زندگی) کو تبلیغ کے ذریعے پورا کیا'' (بحوالہ Titus 1:2,3) ہم نے یہ دیکھا ہے کہ کس طرح سے خدا کے پیغمبروں کے بارے میں ہمیشہ سے ان کے وجود کا تذکرہ کیا گیا ہے (بحوالہ Luke 1:70) یہ ان معنوں میں ہے کہ ''وہ لفظ'' جو انہوں نے کہا ابتداء سے ہی خدا کے ساتھ موجود تھا۔

یسوع کی اخلاقی حکایات میں ان میں سے متعدد باتوں کو پیش کیا گیا ہے؛ جہاں وہ اس کے متعلق پیشگوئی کی تکمیل کرتا ہے۔ ''میں اپنی اخلاقی حکایات میں اپنی زبان کھولوں گا؛ اور وہ باتیں بتاؤں گا جس کا دنیا کی تشکیل سے اب تک راز میں رکھا گیا ہے'' (بحوالہ Matt.13:35) اس بات کا یہ مطلب لینا چاہئے کہ ''وہ لفظ خدا کے ساتھ تھا... ابتداء میں ''، جو یسوع کی پیدائش کے وقت ''گوشت میں'' تبدیل کیا جاتا تھا۔

' ' وہ لفظ خدا تھا ' '

ہم اس وقت یہ غور کرنے کی پوزیشن میں ہیں کہ ''وہ لفظ خدا تھا'' ہمارے منصوبے اور خیالات بنیادی طور پر ہمارے ہیں ۔ 'میں لندن جارہا ہو' ایک 'لفظ' ہے یا اظہار خیال جو میرے مقصد کو ظاہر کرتا ہے، کیونکہ یہ میرا مقصد ہے۔ یسوع کے بارے میں بھی خدا کے مقصد کو اسی طرح سمجھنا چاہئے ''جیسا کہ (ایک آدمی) اپنے دل میں سوچتا ہے، ٹھیک اسی طرح وہ بھی'' (بحوالہ Prov. 23:7) اور جیسا خدا سوچتا ہے، ویسا ہی وہ ہے۔ اس طرح خدا کا لفظ یا خیال خود خدا ہے: ''وہ لفظ خود خدا ہے''۔ اس وجہ سے خدا اور اس کے لفظ میں بہت قریبی ربط ہے: توازن جیسے بحوالہ Ps. 29:8 میں مشترکہ ہے: لارڈ کی آواز نے ویرانوں کو دہلا کر رکھ

دیا؛ لارڈ نے ویرانوں کو دہلادیا'' اس طرح کے بیانات جسے ''تم نے مجھے نہیں سنا، لارڈ نے وہ تمام پیغمبروں میں مشترکہ ہے۔ خدا کا مطلب یہ ہے کہ 'تم نے (Jer. 25:7 کہا تھا (بحوالہ پیغمبروں کے ذریعے بولے گئے میرے الفاظ نہیں سنے؛ داؤد نے خدا کے لفظ کو اپنے لیمپ اور جس میں وہ جھلکتا تھا: ''تو میرا لیمپ ہے، اور (Ps. 119:105 روشنی سے تعبیر کیا تھا۔ (بحوالہ ، جس سے خدا (Sam. 22:29 خدا اور خدائے برتر میری تاریکی کو روشن کردے گا'' (بحوالہ 2 اور اس کے لفظ مینبالکل توازن ظاہر ہوتا ہے۔ یہ بات سمجھنے کی ہے کہ ، اس طرح سے خدا کا لفظ خود خدا بن گیا تھا، یعنی کہ وہ اس طرح بولا گیا کہ وہ خود اس میں موجود ہے جبکہ وہ نہیں ہے (دیکھئے انحراف ۵ ''مجسم بنا کر پیش کرنے کے احوال'')۔

اور اس لئے خدا کا (John 3:33; 8:26; 1John 5:10 خدا خود میں حقیقت ہے (بحوالہ ۔ اسی طرح سے یسوع نے اپنے الفاظ کے ذریعے اپنی (John 17:17 لفظ بھی سچا ہے (بحوالہ شناخت کروائی ہے اور یہ شناخت اتنی واضح تھی کہ وہ اپنے لفظ میں مجسم بن گیا؛ ''وہ جس نے مجھے مسترد کردیا، اور میرے الفاظ کو نہیں سنا، وہ اس کا انصاف کرے گا؛ وہ لفظ جو میں نے ۔ یسوع نے (John 12:48 بولا تھا، وہی لفظ یوم حشر میں اس کا انصاف کرنے والا ہے'' (بحوالہ اپنے لفظ کے باب میں اس طرح سے بتایا ہے کہ وہ خود مجسم ہے، یعنی وہ خود ہی ان الفاظ میں موجود ہے۔ اس کے الفاظ کو مجسم بنادیا گیا تھا، کیونکہ وہ یسوع سے بہت ہی زیادہ قریب تھے۔

Johnخدا کا لفظ ٹھیک ایک فرد کے مانند ہے، یعنی کہ خدا خود ہی اس میں موجود ہے، میں یہ تذکرہ موجود ہے۔ اس طرح ہمیں لفظ کے بارے میں سوچنے کیلئے کہا گیا ہے، 1:1-3 ۔ اس طرح سے ''خدا نے تشکیل (John 1:3 تمام چیزیں اس کے ذریعے بنائی گئی ہیں (بحوالہ ۔ اسی وجہ سے خدا کے لفظ کے بارے (Gen 1:1 دیں''تمام چیزیں اپنے لفظ کے زور پر (بحوالہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس لفظ میں وہ خود موجود ہے۔ عقیدت کے نقطہ نظر سے یہ نوٹ کر لینا چاہئے کہ ہمارے دلوں میں جو باتیں آتی ہیں وہ خدا کے لفظ سے آتی ہیں، خدا ہمارے اسقدر قریب تر آسکتا ہے۔

Gen. 1 سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تخلیق کا ر ہے، وہ اپنے لفظ سے تخلیق کرتا ہے، خود یسوع کے ذریعے نہیں۔ یہ وہ لفظ ہے جسے تمام چیزوں کو بنانے کے لئے استعمال کیا گیا ۔ ''خدا کے لفظ کے ذریعے جنت بنائی گئی، (John 1:1-3 ہے، جسے یسوع نے نہیں بنایا (بحوالہ اور اس میں رہنے والی تمام چیزیں (یعنی کے ستارے) جو اس کی سانس سے ظاہری شکل میں ۔ اس وقت بھی اس کے لفظ سے ہی (Ps. 33:6, 9 آئے--- اس نے کہا، اور وہ ہوگیا'' (بحوالہ چیزیں تیار ہوتی ہیں اور حرکت کرتی ہیں؛ ''وہ زمین پر اپنے احکامات نازل کرتا ہے: اس کا لفظ بہت سرعت کے ساتھ پھیل جاتا ہے۔ اس نے اون کے نانند سفید برف دی--- وہ اپنے لفظ ظاہر کردیتا ہے--- اور پانی بہنے لگتا ہے'' (بحوالہ Ps.147:15-18)۔

خدا کا لفظ تخلیقی طاقت کا حامل ہے، اس نے مریم کے رحم میں یسوع کی آمد کیلئے اس کا استعمال کیا۔ وہ لفظ، خدا کا منصوبہ اس کی مقدس روح کے ذریعے عمل میں لایا جاتا ہے ، اور وہی یسوع کے خیال کو عمل میں لایا۔ مریم نے یسوع کے آئندہ خیال (بحوالہ Luke 1:35) کی خبر کو مثبت طریقے سے قبول کیا: ''لفظ کے مطابق کہ تو مجھ میں تیار ہو'' (بحوالہ Luke 1:38)۔

ہم نے خدا کے لفظ ,روح کے اثرات اس کے مقصد میں دیکھلئے ہیں، جن کا تذکرہ پرانے صحیفہ میں ہر جگہ کیا گیا ہے۔ وہ پیمانہ جس سے یہ سچ ثابت ہوتا ہے اسے Acts 13:27 میں ظاہر کیا گیا ہے، جہاں یسوع نے پرانے صحیفہ کے پیغمبروں کے توازن سے باتیں کہی ہیں: ''(یہودی) اسے نہیں جانتے تھے اور نہ ہی پیغمبروں کی آوازیں''۔ جس وقت یسوع پیدا ہوا، خدا کی تمام باتیں , روح یسوع مسیح کے ذریعے ظاہر کردی گئیں''۔ تحریک میں آئے ہوئے، راہب جان نے جو یسوع کے قریب تھے، بتایا کہ ابدی زندگی کے خدا کے منصوبے کو کس طرح سے یسوع مسیح کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے، جنہیں اس کے ماننے والے اپنے طور پر اسے چھو سکیں اور دیکھ سکیں۔ وہ اب یہ تعلیم دیتا ہے کہ یہ لوگ خدا کے لفظ کے سامنے ہیں ، اور نجات کا اس کا پورا منصوبہ یسوع میں ہے۔ (بحوالہ 1 John 1:1-3) ۔ چونکہ اس وقت ہم اپنی آنکھوں سے یسوع کو نہیں دیکھ سکتے ہیں لیکن پھر بھی ہم اس بات کیلئے خوش ہیں کہ اس کو سچے عقیدے سے سمجھنے کے بعد ہمارے لئے خدا کے مقصد کو ہم سمجھ سکتے ہیں اور پھر ہمیں ابدی ازندگی کا یقین ہو جانا چاہئے (بحوالہ 1 Peter 1:8,9) ۔ ہمیں خود اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہئے؛ کیا میں حقیقت میں یسوع کو جانتا ہوں؟، یسوع کو صرف ایک سچا انسان سمجھنا اس کے وجود کے اعتراف کیلئے کافی نہیں ہے۔ یہ صرف لگاتار اور عقیدت کے ساتھ بائبل کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے، اور اسی سے آپ اس کو آپ کے نجات دہندہ کے طور پر سمجھ پائیں گے اور پھر خود کو عیسائیت قبول کرنے کے بعد اس سے جوڑ سکیں گے۔

۱۔ کیا یسوع پیدائش سے قبل ظاہری طور پر موجود تھا؟

اے) ہاں

بی) نہیں

۲۔ کن معنوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ پیدائش سے قبل یسوع موجود تھا؟

اے) ایک فرشتے کی شکل میں

بی) تثلیث کے ایک حصہ کی شکل میں

سی) بحیثیت ایک روح کے

ڈی) صرف خدا کے تصور اور منصوبے میں

۳۔ مریم کے بارے میں مندرجہ ذیل میں سے کون سا بیان درست ہے؟

اے) وہ ایک مکمل اور پاک دامن خاتون تھیں

بی) وہ ایک عام عورت تھیں

سی) روح القدس کے ذریعے یسوع کا حمل ان میں ٹھہرایا گیا

ڈی) وہ اب ہماری دعائیں یسوع کو پیش کرتی ہیں

۴۔ کیا یسوع نے زمین تخلیق کی؟

اے) ہاں

بی) نہیں

مطالعہ ۸: یسوع کی فطرت

عیسائیت میں یہ سب سے بڑا المیہ ہے کہ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ لارڈ یسوع مسیح کو وہ احترام اور سرفرازی نہیں ملی جو انہیں ایک مکمل کردار پیش کرنے اورگناہ پر فتح حاصل کرنے کے بعد ملنا چاہئے تھا ''تثلیث'' کے بارے میں عقیدے نے یسوع کو خود خدا بنا دیا ہے۔ یہ احساس اور گناہ کا کوئی امکان (James 1:13 کرتے ہوئے کہ اس سے خدا ناراض نہیں ہوگا (بحوالہ برقرار نہیں رہے گا، اس کے معنی یہ ہوئے کہ یسوع کو گناہ کے خلاف لڑنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ زمین پر اس کی زندگی محض فریب نظر تھی، جو انسانی تجربات سے علیحدہ ہو کر جی رہا تھا، اور انسانی دوڑ میں روحانی اور جسمانی تکلیف کا اسے کوئی احساس نہیں تھا، اس طرح سے اس پر خود اس کے اثرات حائل نہیں ہوئے تھے۔

(Jehovah) اور جیہووا(Marmons) دوسری طرف شدت پسند گروپ جیسے مارمونس یسوع کو خدا کا بنایا ہوا بیٹا قبول کرنے میں ناکام ہوگئے تھے۔ اس طرح وہ نہ تو کوئی فرشتہ او رنہ ہی جوزف کا فطری بیٹا بن سکا۔ ایسی تجویز کچھ لوگوں نے رکھی تھی کہ اپنی زندگی میں،

یسوع کی فطرت اس کی موت سے قبل تک آدم کے مانند تھی۔ اس نظریے میں بائبل کے ثبوت کے فقدان کے علاوہ، یہ بھی غلط ہوگیا کہ آدم کو خدا نے مٹی سے بنایا تھا، جبکہ یسوع کی ’تخلیق‘ مریم کے رحم میں خدا کے بنائے ہوئے بیٹے کے طور پر ہوئی تھی۔ چونکہ اس طرح یسوع کا کوئی انسانی باپ نہیں تھا یا پھر دوسرے معنوں میں زیادہ تر لوگ یہ نہیں قبول کر سکتے ہیں کہ ہماری گناہگار فطرت کا حامل کوئی آدمی مکمل کردار کا مالک ہوگا۔ یہ وہ حقیقت ہے جو یسوع میں حقیقی عقیدہ کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔

یہ یقین کرنا کہ یسوع ہماری فطرت کا ہے لیکن کردار سے بے گناہ تھا ہمیشہ ہی کسی کی غلط فہمی پر حاوی ہو جاتا ہے، آسان نہیں ہے۔ اس سے اس کی مکمل زندگی کے گوسپل ریکارڈ پر کافی روشنی پڑتی ہے اور بائبل کے ایسے کئی اقتباسات ہیں جو اس کی تردید کرتے ہیں کہ وہ خدا تھا، اور اس سے حقیقی یسوع کے بارے میں عقیدہ اور فکر پختہ ہوجاتی ہے۔ یہ تصور کرلینا بہت آسان ہے کہ وہ خود خدا تھا، اور اس لئے خود بخود مکمل کردار کا مالک ہوگیا۔ اس طرح سے اس فتح کی عظمت ختم ہوجاتی ہے جو یسوع نے گناہ اور انسانی فطرت کے خلاف حاصل کی تھی۔

اس کی انسانی فطرت تھی، اس میں بھی ہمارے جیسے گناہ گار رجحانات موجود تھے (بحوالہ Heb. 4:15)، لیکن اس نے خدا کے طریقے اور اس کی مہربانیوں سے اس سے کئے گئے عہد کے ذریعے اس پر قابو پا لیا تھا گناہ پر حاوی ہونے میں اس کا (خدا) کی مدد شامل تھی۔ خدا نے یہ اختیار اپنی مرضی سے اسے دیا تھا، جس سے وہ اس نہج پر پہنچ گیا کہ ’’خدا یسوع میں آگیا، اور اس میں اپنی باتیں داخل کردیں‘‘ اپنے ہی بیٹے کے ذریعے (بحوالہ 2 Cor. 5:19) ۔

ان اقتباسات کے درمیان ایسا بہترین توازن ہے جو اس سطح کو ظاہر کرتا ہے کہ ’’خدا یسوع میں تھا‘‘،اور یہ باتیں اس کی کرم فرمائیاں ظاہر کرتی ہیں۔ اقتباسات کے موخزالذکر بائبل کی ان باتوں کو حق بجانب قرار دینے میں غلط ثابت ہوتی ہیں کہ یسوع خود خدا ہے، ’’خدا صرف خدا ہے‘‘، جیسا کہ تثلیثکے عقیدے کو غلط طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔ (یہ جملہ خدا صرف خدا ہے‘‘ نائسیا کی کونسل میں ۳۲۵ویں عیسوی میں استعمال کیا گیا تھا، جہاں خدا کے ’’تثلیث‘‘ ہونے کا خیال سب سے پہلے پیش کیا گیا تھا، جو ابتدائی زمانے کے عیسائیوں کے علم میں نہیں تھا۔) لفظ ’تثلیث‘ کا استعمال بائبل میں کہیں بھی نہیں کیا گیا ہے۔ مطالعہ ۹ میں گناہ پر یسوع کی مکمل فتح اور اس میں خدا کے دخلکو مزید بہتر طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ جب ہم ان مطالعوں کا آغاز

کرتے ہیں تو، ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نجات کا انحصار حقیقی یسوع مسیح کو صحیح ڈھنگ سے سمجھنے پر ہے (بحوالہ John 3:36; 6:53; 17:3) ۔ ایک بار جب ہم گناہ اور موت پر اس کی فتح کو صھیح ڈھنگ سے سمجھ لیں گے، تو ہم اس پر پورا ایمان لے آئیں گے تاکہ اس نجات میں حصہ دار بن سکیں۔

1 Tim. 2:5 خدا اور یسوع کے درمیان تعلقات کے خلاصوں میں سے ایک میں پایا گیا ہے ''صرف ایک خدا ہے، خدا اور انسانوں کے درمیان صرف ایک ثالث ہے، اور وہ آدمی یسوع مسیح ہے''۔ جلی حرف معاملے کو مندرجہ ذیل طریقے سے ختم کرتے ہیں:۔

۔ چونکہ خدا صرف ایک ہے، اس لئے یہ ناممکن ہے کہ یسوع خدا ہوسکتا ہے؛ اگرباپ خدا ہے اور یسوع بھی خدا ہے، تو اس طرح دو خدا ہوجائیں گے۔ ''لیکن ہمارے نزدیک صرف ایک خدا ہے، جو باپ ہے، صرف واحد خدا ہے، اور وہ باپ ہے'' (بحوالہ 1 Cor. 8:6) ۔ اس لئے یہ ممکن ہے کہ کوئی علیحدہ خدا ہوگا جسے خدا جو بیٹا ہے کہا جائے'، جو تثلیث کا ایک خدا، جو باپ ہے بنا کر (YAHWEH) جھوٹا عقیدہ ہے۔ پرانے سحیفہ میں اسی طرح یہواللہ کو پیش کیا گیا ہے (بحوالہ Isa. 63:16; 64:8)۔

۔ اس ایک خدا کے علاوہ، ایک ثالث ہے، اور وہ آدمی یسوع مسیح ہے۔''اور ایک ثالث...'' لفظ ''اور'' یسوع اور خدا کے درمیان ایک فرق کو ظاہر کرتا ہے۔

۔ یسوع کے ''ثالث'' ہونے کے مطلب یہ ہوتے ہیں کہ وہ درمیان میں ہے۔ ایک ثالث جو گنہگار آدمی اور گناہ سے پاک خدا کے درمیان ثالث ہے وہ خود خدا سے پاک خدا نہیں ہوسکتا؛ وہ ایک گناہ سے پاک آدمی ضرور ہوسکتا ہے، فطرت سے گنہگار مخلوق۔ ''وہ آدمی یسوع مسیح'' اس وضاحت کی درستگی کے ساتھ تمام شک و شبہات کو دور کردیتا ہے یسوع کے اوپر اُٹھانے کے بعد جب تحریر کیا گیا تو، پال نے یہ نہیں کہا کہ ''خدا یسوع مسیح''۔

متعدد بار ہمیں یہ یاد دلایا گیا ہے کہ ''خدا انسان نہیں ہے'' (بحوالہ Num.23:19; Hos.11.9) اس طرح یسوع واضح طور پر ''انسان کی اولادہے''، جیسا کہ اس کے بارے میں اکثر پرانے صحیفہ میں تذکرہ کیا گیا ہے؛ وہ ''عظیم ترین کا بیٹا'' تھا (بحوالہ Luke 1:32) ۔ خدا جو ''عظیم ترین ہے'' یہ ظاہر کرتا ہے کہ صرف وہی عظیم یسوع ''عظیم ترین کا بیٹا'' ہے یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ خود خدا نہیں بن سکتا ہے۔ باپ اور بیٹے کیلئے استعمال کی جانے والی زبان خدا اور یسوع کے بارے میں استعمال کی گئی ہے، اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یکساں نہیں

ہیں۔ پھر بھی ایک بیٹے میں باپ جیسی کچھ خصوصیات تو ضرور موجود ہوتی ہیں، لیکن وہ باپ نہیں ہو سکتا یا وہ شخص ہو سکتا اور نہ ہی اپنے باپ جیسا عمر رسیدہ۔

اس نقطہ نظر کے مطابق خدا اور یسوع کے درمیان بہت سارے فرق موجود ہے، جو واضح طور پر یہ ظاہر کرتا ہے کہ یسوع خود خدا نہیں تھا:

جس وقت شیطان ہمیں اکساتا ہے، تو ہم گناہ اور خدا کے احکامات کے درمیان کسی ایک کا انتخاب کرنے کیلئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ اکثر ہم خدا کی نافرمانی کرتے ہیں؛ یسوع میں بھی یہی فطرت تھی، لیکن اس نے ہمیشہ خدا کا فرمان مانا۔ اس سے گناہ سرزد ہونے کے امکانات تھے، اس کے باوجود اس نے کبھی گناہ نہیں کیا۔ ہم نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ داؤد کا بیج جس کا 2 Sam. 7:12-16 میں وعدہ کیا گیا تھا وہ یقینی طور پر یسوع ہے۔ آیت 14 (verse) میں یسوع کے ذریعے گناہ سرزد ہونے کے امکانات کا تذکرہ کیا گیا ہے؛ ’’اگر اس سے بے انصافی ہوتی ہے تو، میں اسے سزادوں گا‘‘۔

لفظ ’فطرت‘ کا حوالہ اس سے دیا گیا ہے جو بنیادی طور پر ہماری فطرت ہے۔ ہم نے مطالعہ1 میں یہ ظاہر کیا ہے کہ بائبل میں صرف دو فطرت کے بارے میں تذکرہ ہے۔ یہ فطرت خدا کی، اور یہ فطرت انسان کی ہے۔ فطرت سے خدا کو موت نہیں ہے اور نہ ہی اسے کوئی ترغیب وغیرہ دے سکتا ہے۔یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اپنی زندگی میں یسوع خدائی فطرت جیسا نہیں تھا۔ اس لئے کہ وہ مکمل طور پر انسانی فطرت کا تھا۔ ’لفظ ‘ فطرت‘کے سلسلے میں ہماری وضاحت اس کا ثبوت ہے کہ یسوع کی بیک وقت دو فطرت قطعی نہیں ہے۔ یہ کھلی حقیقت ہے کہ یسوع ہماری طرح سے ترغیب زدہ تھے (بحوالہ Heb. 4:15) اس طرح سے ترغیبات پر اس ،

کے مکمل اختیار نے اسے ہمارے لئے معافی دلانے میں کامیاب کردیا۔ غلط خواہشات جو ہماری ، یہ سب ہماری (Mark 7:15-23 ترغیبات کی بنیادہینخود ہمارے اندر سے پیدا ہوتی ہیں (بحوالہ ۔ اس لئے یہ ضروری ہو گیا تھا کہ (James 1:13-15 انسانی فطرت سے پیدا ہوتی ہیں (بحوالہ یسوع انسانی فطرت کا حامل ہوتاکہ اسے ترغیبات کا تجربہ ہو اور وہ ان پر قابو پاسکے۔

Hebrws 2:14-18 میں یہ سب باتیں متعدد الفاظ میں پیش کی گئی ہیں:-

جیسا کہ بچے (ہم سب) گوشت اور خون کا مرکب ہیں (انسانی فطرت کے حامل)، وہ ’’ (یسوع) بھی خود اسی طرح ایسی شخصیت کا مالک ہے (یعنی کہ ’’گوشت اور خون کا اسی طرح (فطرت سے)؛ کہ وہ موت کے ذریعے ختم کرسکتا ہے۔۔۔ شیطان (R.S.V، ‘ ’ مرکب کو۔۔ کیونکہ اسے فرشتوں جیسی فطرت حاصل نہیں کی تھی لیکن اس میں تھی (فطرت) ابراہیم کے بیج کی خصوصیت۔ ان تمام باتوں کی بنیاد پر وہ اپنے بھائیوں میں مقبول ہو گیا تھا اور اسے پسند کیا جاتا تھا، یعنی وہ ایک رحم دل اور قابل بھروسہ۔۔۔ راہب ہوسکتا تھا۔۔ جو انسانوں کے گناہوں کیلئے معافی دلا سکتا تھا۔ ان معاملات میں وہ خود بھی ترغیبات اور تحریص میں مبتلا ہوا تھا، اور وہ اس قابل تھا جو ترغیب زدہ ہیں ان پر وہ برتر ہو ‘ ’

ان اقتباسات نے ایسی غیر معمولی باتیں ظاہر کی ہیں جس سے حقیقت ثابت ہوتی ہے کہ یسوع انسانی فطرت کا تھا؛ ’’وہ بھی ان جیسا تھا‘‘ گوشت اور خون سے بنایا ہوا مرکب (بحوالہ Heb. 2:14) ۔ اس جملے میں استعمال کئے گئے تمام الفاظ ایک ہی معنی جیسے ہیں، صرف اس نقطہ کو ثابت کرنے کیلئے۔ وہ گوشت خون کا بنا ہوا ’’اسی قسم کی‘‘ فطرت کا مالک؛ ریکارڈ یہ ثابت کرتے ہیں کہ وہ بھی ان خصوصیتکا حامل تھا، لیکن یہ بھی کہا گیا ہے کہ، وہ اسی قسم کے اسی طرح کا نقطہ پیش کرتا ہے کہ یسوع فرشتے جیسی Heb. 2:16 گوشت خون کا بنا ہوا تھا‘‘۔ فطرت کا مالک نہیں تھا ۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ ابراہیم کا بیج تھا، جو دنیا میں اپنے معتقدین کیلئے نجات دلانے آیا تھا، جو صرف ابراہیم کا بیج ہوسکتا ہے۔ اس وجہ سے یہ ضروری ہوگیا تھا کہ وہ انسانی فطرت کا ہو۔ ہر طرح سے وہ ’’اپنے بھائیوں کی فطرت جیسا ہو‘‘ (بحوالہ Heb. 2:17) تاکہ خدا ہمیں یسوع کی قربانی کے ذریعے معافی دے سکے۔ یہ کہنا کہ یسوع مکمل طور پر انسانی فطرت کا نہیں تھا یسوع کے بارے میں بنیادی باتوں سے نابلد ہونا ظاہر کرنا ہے۔

جب کبھی بھی تبدیلی مذہب کے ذریعے عیسائیت کے معتقدین گناہ کرتے ہیں، وہ خدا کے رو برو حاضر ہوسکتے ہیں، اور یسوع کے ذریعے دعا کرتے ہوئے اپنے گناہوں کا اعتراف کرسکتے ہیں (بحوالہ 1 John 1:9) ؛ خدا کو معلوم تھا کہ یسوع گناہ کیلئے ترغیب زدہ ہے جیسا کہ دوسرے انسان، لیکن وہ بالکل مکمل ہے، اور جب بھی گناہ کی ترغیب ہوگی وہ ان پر قابو

(بحوالہ Eph. 4:32 پاسکتا ہے۔ اسی وجہ سے، ''یسوع کے واسطے خدا'' ہمیں معاف کر سکتا ہے
۔ اس لئے یہ سمجھنا بہت اہم ہے کہ یسوع کس طرح سے ہماری طرح تحریص زدہ تھا، اور اس (
میں Heb. 2:14 کو ممکن بنانے کے لئے اس کے اندر ہماری جیسی فطرت ضروری تھی۔
واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ یسوع ''گوشت'' کی فطرت کا حامل تھا یعنی کہ کسی بھی معنی
بحوالہ(John 4:24 میں اپنی پوری زندگی میں وہ خدا کی فطرت کا حامل نہیں تھا)۔

آدمیوں کے ذریعے خدا کے کلام کو برقرار رکھنے کی سابقہ کوشش ، یعنی کہ ترغیبات
پر مکمل طور پر قابو پانا، مکمل طور پر ناکام ہوگئی تھیں۔ اس لئے ''خدا نے گناہ گار انسانی جسم
کی شکل، اور گناہ کیلئے بطور قربانی، اپنے بیٹے کو بھیجا، تاکہ جسم میں گناہ کو ختم کیا
جاسکے'' (بحوالہ Rom. 8:3 A.V. mg.)۔

' ' گناہ'' فطری حیثیت ہے گناہ جو ہمارے اندر ہماری فطرت سے موجود ہے۔ ہم نے اس کو
اپنے اندر داخل ہونے کی چھوٹ دے رکھی ہے، اور یہ سلسلہ جاری ہے، اور ''گناہ کا نتیجہ موت
ہے'' ۔ اس لعنت سے باہر نکلنے کیلئے، آدمی کو بیرونی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ وہ اپنے
طور پر مکمل شخصیت کا حامل بننے کے قابل نہیں ہے؛ یہ خصوصیت گوشت پوشت کے جسم
میں نہیں ہے کہ وہ گناہ سے باہر نکل سکے۔ خدا نے اس کے بعد خود مداخلت کی اور ہمارے
پاس اپنے بیٹے کو بھیج دیا، جو ہمارے جیسے'' گناہ والے جسم''کا مالک تھا، جو گناہ کرنے کی
تمام برائیوں سے ہمارائے جیسا بھر پور تھا۔ دوسرے انسانوں کے بالکل برعکس، یسوع تمام تر
غیبات پر حاوی ہوگیا، جبکہ اس میں اس کی ناکامی کا بھی امکان تھا ہماری طرح وہ بھی گناہ کا
مرتکب ہوسکتا تھا۔ Rom. 8:3 نے یسوع کی انسانی فطرت کی اس طرح سے وضاحت کی ہے
میں پال نے وضاحت کی ہے کہ Verses کہ وہ ''گناہ گار جسم'' کا مالک ہے۔ ابتداء میں چند آیات
کس طرح سے جسم میں ''اچھی باتیں پیدا نہیں ہوئیں''، اور کس طرح سے جسم خدا کی نافرمانی
کرتا ہے (بحوالہ Rom. 7:18-23) اس روشنی میں یہ باتیں Rom. 8:3 - میں پڑھنا کسقدر
خوشگوار لگتی ہیں کہ یسوع ''گناہ گار جسم'' کا مالک تھا۔ ایسا اس لئے کہ ، وہ جسم کی خواہشات
پر حاوی ہوگیا تھا، اور اس طرح سے ہم بھی ہمارے جسم کی گناہوں سے بچنے کے راستے
ڈھونڈ نکال سکتے ہیں؛ جبکہ یسوع اپنی گناہ گار فطرت کے بارے میں پوری طرح سے واقف تھا۔
ایک بار اسے ''خدا کا ماسٹر'' کے طور پر خطاب کیا گیا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ ''اچھا''
اور فطرت کے ذریعے بالکل مکمل ہے۔ اس نے جواب دیا تھا؛ ''تو مجھے اچھا کیوں پکارتا؟
کیونکہ کوئی اچھا نہیں کسی کے ، اور، وہ خدا'' ہے (بحوالہ Mark 10:17,18) دوسرے موقع پر ۔
، لوگوں نے یسوع کی ہر طرح سے آزمائش کی کیونکہ اس نے لاجواب معجزات پیش کئے تھے۔
یسوع نے ان سے فائدہ نہیں اٹھایا '' کیونکہ وہ ان سب کو جانتا تھا، اور نہیں چاہتا تھا کہ کوئی
انسان ان معجزات کی آزمائش کرے:کیونکہ وہ جانتا تھا کہ انسان میں کیا فطرت ہے'' (بحوالہ
John 2:23-25, Greek text) انسانی فطرت کے زبردست علم کی وجہ سے (''وہ سب کچھ جانتا ۔
تھا، اس بارے میں)، یسوع نہیں چاہتا تھا کہ لوگ صرف اس کی مداح کریں، کیونکہ اس کو معلوم
تھا کہ اس کی انسانی فطرت کا شیطان کس طرح کا ہے۔

گوسپل کے ریکارڈ ز سے ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں کہ یسوع میں کس طرح
مکمل طور پر انسانی خصلت موجود تھی۔ یہ بھی ریکارڈ کیا گیا ہے کہ وہ جب پریشان تھا ، تو
۔ ''یسوع رونے لگا'' لزارس کی (John 4:6 ایک کنویں سے پانی پینے کیلئے بیٹھ گیا تھا (بحوالہ
۔ سب سے بڑی مثال تو یہ ہے کہ جب اس کو زندگی میں آخری (John 11:35 موت پر (بحوالہ
تکالیف کا سامنا تھا جو اس کی انسانی خصلت کا کافی اہم ثبوت ہے؛ ''اب میری روح کو تکلیف
ہورہی ہے''، اس نے اس کا اعتراف کیا تھا۔ یہ اعتراف اس وقت کیا گیا تھا جب وہ خدا سے دعا
۔ اس نے ''دعا (John 12:27 کرتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ صلیب پر موت سے اسے بچا (بحوالہ
کی تھی' یہ کہتے ہوئے، اے مرے باپ، اگر یہ ممکن ہو، تو اس پیالہ کو (موت کی اذیتیں) میرے
(Matt. 26:39 سامنے سے ہٹالے؛ پھر بھی یہ میری خواہش نہیں لیکن اگر تو چاہے تو'' (بحوالہ
۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چند طریقہ کار کے تحت یسوع کی خواہش'، یا تمنائیں خدا کی
تمناؤں خدا کی تمناؤں سے مختلف تھیں۔

اپنی پوری زندگی میں یسوع صلیب پر اپنے آخری امتحان کیلئے خدا کی مرضی کیلئے
تیار تھا: ''میں اپنے طور پر کچھ بھی نہیں کر سکتا ہوں؛ جیسا کہ میں سنتا ہوں، یہ میرا قطعی
خیال ہے؛ اور یہ میرا فیصلہ ہے؛ کہ میں چونکہ اپنی مرضی کا مالک نہیں ہوں، لیکن اپنے باپ
۔ یسوع کی (John 5:30 کی مرضی کا مالک ہوں جس کا اس نے مجھے حکم دیا ہے'' (بحوالہ
مرضی اور خدا کی مرضی کا یہ فرق اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یسوع خدا نہیں تھا۔

ہم نے زندگی بھر خدا کے معلومات کے اضافے کی توقع کی ہے، اس کی آزمائشوں سے
کچھ سیکھنے کی کوشش کی ہے جو ہماری زندگی میں پیش آتی ہیں۔ اس مرحلے میں یسوع
ہمارے لئے سب سے بڑی مثال تھا۔ اس میں داخل ہونے والی خدا کی تمام تر معلومات سے وہ
پوری طرح واقف نہیں تھا اور وہ معلومات بھی جو ہم جانتے ہیں۔ بچپن سے ہی ''یسوع نے
، (cp. Eph. 4:13 معلومات اور صلاحیت کو بڑھایا تھا (یعنی کہ روحانی صلاحیتوں کو ، بحوالہ
۔ ''یہ بچہ بڑا ہوا، (Luke 2:52 جو خدا کی مرضی کے مطابق اور انسانوں کیلئے تھیں'' (بحوالہ
یسوع) (verses ۔ یہ دو آیات(Luke 2:40 مضبوط ہوا) اور روحانی طاقت کا حامل ہوا'' (بحوالہ
کی جسمانی بلوغیت کو ظاہر کرتی ہیں جو اس کی روحانی بلوغیت کے متوازن تھیں۔ اگر ''وہ بیٹا
خدا ہوتا''، جیسا کہ عیسائیت کے نامعلوم مبلغین بیان کرتے ہیں 'تثلیث' کے بارے میں، تو ایسے
حالات اس کے ساتھ پیش نہیں آتے یہاں تک کہ اس کی زندگی کے خاتمے تک، یسوع نے اعتراف
کیا تھا کہ اس کی دوبارہ واپسی کے بارے میں خود اس کو کوئی علم نہیں تھا جبکہ اس کے باپ
۔(Mark 13:32 کو اس کا علم ہے (بحوالہ

خدا کی مرضی کو ماننا ایسی باتیں ہیں جنہیں ایک مدت تک ہمیں ضرور سیکھنا چاہئے۔
یسوع اپنے باپ کی فرماں برداری سیکھنے کے طریقے سے گزرا تھا، جس طرح دوسرے بیٹے اپنے باپ کے فرماں بردار ہوتے ہیں ۔ ''چونکہ وہ ایک بیٹا تھا، اس لئے اس نے فرماں برداری سیکھی (یعنی کہ خدا کی فرماں برداری) یہ فرماں برداری اذیتیں جھیل کر سیکھیں؛ اور پھر مکمل ہوتا گیا (یعنی کہ روحانی طور پر مضبوط)، وہ ابدی نجات کا دہندہ بن گیا'' جو کہ اس کی مکمل انحراف ۷۲ میں (Heb.5:8,9)- Phil.2:7,8 اور مجموعی روحانی بلوغیت کا نتیجہ تھا (بحوالہ مزید تبصرہ کرتا ہے) میں یسوع کی روحانی بلوغت کے اسی طریقے کو پیش کیا گیا ہے ۔ جو صلیب پر اس کی موت کے ساتھ ختم ہوا ۔ اس نے " اپنا کوئی '' وقار نہیں بنایا ، اور خود کو (تابع) ایک نوکر کے مانند پیش کیا -- اس نے اپنے اندر انکساری پیدا کی اور خدا کا حکم مانتے ہوئے --- صلیب پر موت کو گلے لگا لیا ''۔ جو زبان یہاں استعمال کی گئی ہے اس میں یہ پیش کیا گیا ہے کہ یسوع نے کس طرح سے روحانی صلاحیت کو اپنے اندر بیدار کیا ، خود کو زیادہ سے زیادہ منکسرالمزاج بنایا ، اس طرح سے آخر میں وہ ''فرمان بردار بن گیا '' خدا کی مرضی کا کہ اسے صلیب پر قربان ہو جانا چاہئے ۔ اس طرح سے وہ اپنی تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے'' مکمل ہو گیا''۔

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یسوع کو اپنے اندر بیداری پیدا کرنی پڑی ، سچا بننے کیلئے اس نے خود کوشش کی ، کسی بھی طرح سے خدا نے اسے ایسا کرنے کیلئے دبائو نہیں ڈالا ، جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ وہ خدا کا پٹھو بن جاتا ۔ یسوع ہم سے سچے معنوں میں محبت کرتا ہے ، اور اسی مقصد کیلئے اس نے صلیب پر اپنی زندگی قربان کر دی ۔ ہمارے لئے یسوع کی بیحد محبت اس وقت کوئی معنی نہیں رکھتی اگر خدا صلیب پر اسے مرنے کیلئے مجبور کرتا ۔ اگر یسوع خدا ہوتا ، تو مکمل ہونے کے بجائے (Eph.5:2,25; Rev.15:5; Gal. 2:20(بحوالہ اس کے پاس کوئی دوسرا مطلب نہیں ہوتا اور وہ صلیب پر قربان ہو جاتا ۔ اس لئے یسوع نے صرف یہی راستہ اپنایا کہ اس کی محبت کی ہم قدر ومنزلت کریں ، اور اس کے ساتھ قربت پیدا کریں۔

ایسا اس لئے ہوا کہ وہ جانتا تھا کہ وہ خدا کی راہ میں اپنی جان قربان کردے، تاکہ خدا اس سے خوش ہو جائے: اس لئے خدا مجھ سے محبت کرتا ہے ، کیونکہ میں نے اپنی جان قربان کر دی ہے--- کوئی بھی آدمی ہماری جیسی عظمت حاصل نہیں کر سکتا ہے جبکہ میں نے ۔ خدا یسوع کی فرمان برداری سے John (10:17,18خود اپنی جان قربان کی ہے ''(بحوالہ اس قدر خوش تھا کہ اس وقت اس صورتحال کو نہیں سمجھا جا تا اگر یسوع خود خدا ہوتا ، کیونکہ وہ گناہ گار انسانوں کی طرح انسانی شکل میں زندگی سے مبرا ہوتا ۔ (بحوالہ بیٹے کی فرمانبرداری کے تعلق سے باپ کی خوشنودی کا یہ Matt. 3:17; 12:18; 17:5)

ریکارڈ اس کا ثبوت ہے کہ یسوع میں حکم عدولی کے امکانات موجود تھے، لیکن اس نے با ہوش و ہواس فرمان برداری کا مظاہرہ کیا۔

نجات کیلئے یسوع کی خواہش

اس انسانی فطرت کے سبب ، یسوع کو معمولی بیماریاں بھی ہوئی تھیں ، اسے تھکان وغیرہ بھی محسوس ہوئی ۔ ٹھیک اس طرح سے جس طرح ہمیں احساس ہوتا ہے ۔ اس کے بعد یہ ہوتا کہ اگر وہ صلیب پر نہیں مرتا تو وہ دوسرے کسی طرح سے مرجاتا ، یعنی کہ بوڑھا ہو کر ۔ اس کی روشنی میں خدا کو موت سے اسے بچانے کی ضروتر پیش آئی ۔ ان حالات کو بہتر طور سمجھتے ہوئے یسوع نے" دعائیں کیں اور اس (خدا) کے سامنے گریہ کر تے ہوئے التجا کی کہ اسے موت سے بچا لیا جائے، اور اس کی دعائیں سن لی گئیں "(بحوالہ (Heb.5:7;A.V.mg ۔ یہ حقیقت ہے کہ یسوع نے جب خدا سے التجا کی تھی کہ اسے موت سے بچایا لیا جائے اس وقت اس امکان کو بالکل خارج کر دیتی ہے کہ وہ خود خدا تھا۔ یسوع کی دوبارہ آمد، سے موت کا "اس پر کوئی غلبہ نہیں رہ جاتا ہے" (بحوالہ Rom. 6:9) یعنی کہ موت اس کیلئے بے معنی ہوجاتی ہے۔

زبور کی متعدد پیشگوئیاں یسوع کے تعلق سے ہیں؛ جہاں زبور کی کئی آیات verses کا نئے صحیفہ میں یسوع کے تعلق سے حوالہ دیا گیا ہے، اس لئے یہ مان لینا درست ہے کہ زبور میں دوسری آیات Verses بھی اس کے بارے میں ہوں گی۔ ایسے کئی مواقع پر اس کو یاد دلایا گیا ہے یسوع خدا کے ذریعے نجات کا طلبگار تھا:۔

Ps. 91:11,12 میں حوالہ کا تذکرہ کیا ہے۔ Matt. 4:6 میں یسوع کے بارے میں Ps. 1:16 کی یہ پیشگوئیاں ہیں کہ خدا نے کس طرح سے یسوع کو نجات عطا کی: "طویل زندگی کے ذریعے (یعنی کہ ابدی زندگی) میں اسے ممکن کروں گا، اور میں اپنی نجات اسے بخش دوں گا"۔ Ps. 69:21 (بحوالہ Matt. 27:34) میں یسوع کو صلیب دینے جانے کا حوالہ دیا ہے؛ پورے زبور میں صلیب پر یسوع کے خیالات کا تذکرہ کیا گیا ہے ؛ "مجھے بچا، اے خدا ۔۔۔ میرے روح کو سکون دے، اور اسے اذیت سے بچا۔۔۔ اپنی نجات کے ذریعے ، اے خدا، مجھے اوپر اٹھا لے" (بحوالہ Vs. 1,18,29)۔

Ps. 89 میں یسوع کی تشویش کے متعلق خدا کے داؤد سے کئے گئے وعدوں کی کمنٹری کی پیشگوئیاں ہیں؛ "وہ میرے سامنے (خدا) روئے Ps. 89:26 ہے۔ یسوع کے تعلق سے تشویش گا، تو میرا باپ ہے، میرے خدا، اور میری نجات کیلئے چٹان بن جائے گا۔

خدا سے نجات کیلئے یسوع کی دعائیں سنی گئیں تھیں؛ اسے اس لئے سنا گیا کیونکہ وہ میں اس کا (Heb. 5:7 نجی طور پر اس کی روحانی شخصیت تھا، اس لئے نہیں کہ تثلیث (بحوالہ کوئی مقام ہے۔ اس طرح خدا نے یسوع کو دوبارہ زندہ کیا اور لافانی حیثیت سے اس کو شان بخشی جو نئے صحیفہ کا ایک اہم موضوع ہے:

’’ خدا نے۔۔۔ یسوع کو دوبارہ زندہ کیا اپنے مقصد سے اس نے اپنے دائیں ہاتھ سے ایک شہزادہ اور نجات دہندہ بنائے جانے کیلئے خدا کا شکریہ ادا کیا (بحوالہ Acts 5:30,31)-

’’ خدا نے ۔۔۔ اپنے بیٹے یسوع کو شان وشوکت بخشی۔۔۔ جسے خدا نے مردہ سے زندہ اٹھایا‘‘ (بحوالہ Acts 3:13, 15)

اس یسوع کو خدا نے زندہ اٹھایا‘‘ (بحوالہ Acts 2:24,32,33)-

یسوع نے خود بھی ان تمام باتوں کا اعتراف کیا ہے جب اس نے خدا سے اسے شان و شوکت بخشنے کی درخواست کی (بحوالہ John 17:5 cp. 13:32; 8:54)-

اگر یسوع خود خدا ہوتا تو، یہ تمام دلیلیں بے مقصد ہوجاتیں، یہ دیکھتے ہوئے کہ خدا کو کبھی موت نہیں ہے۔ یسوع کو اپنے بچاؤ کی ضرورت نہیں ہوتی اگر وہ خدا ہوتا۔ وہ خدا تھا جس نے یسوع کو دوبارہ زندہ کیا اور یسوع نے خدا کی برتری کا اپنے ذریعے مظاہرہ کیا، اور خدا اور یسوع کے دو علیحدہ وجود کا بھی۔ کسی بھی طرح سے یسوع ’’تنہا اور ابدی خدا (ساتھ) دو۔۔۔ فطرتوں کے۔۔۔ خدا کی فطرت اور انسانی فطرت کے ذریعے نہیں ہوسکتا ہے‘‘، جیسا کہ انگلینڈ کے کلیسا کے آرٹیکل 39 میں پہلی بار تذکرہ کیا ہے۔ ان باتوں کے اصل معنی یہ ہیں کہ ایک مخلوق صرف ایک فطرت کی مالک ہوسکتی ہے۔ ہم یہ اعتراف کرتے ہیں کہ یہ ثبوت بہت ہی درست ہیں کہ یسوع کی ہماری جیسی فطرت تھی۔

خدا نے یسوع کو دوبارہ کس طرح سے نمودار کیا جب اس پر غور کیا جاتا ہے تو ہمیں یسوع اور خدا کے درمیان تعلقات پر سوچنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اگر وہ ''ایک ہی طرح کے ہوتے۔۔ ایک طرح ابدی ہوتے''، جیسا کہ تثلیث کے عقیدے میں بتایا جاتا ہے، تو ہم ان کے رشتے کو بھی برابر سمجھتے۔ ہم نے واضح ثبوت سمجھ لیس ہے کہ معاملہ یہ نہیں ہے۔ خدا اور یسوع کے درمیان تعلقات بالکل اسی طرح کے ہیں جیسے کہ شوہر اور بیوی کے درمیان ہوتے ہیں؛ ''ہر آدمی کا سربراہ یسوع ہے؛ اور عورت کا سربراہ آدمی ہے؛ اور یسوع کا سربراہ خدا ہے'' (بحوالہ 1 Cor. 11:3) ۔ جس طرح شوہر اپنی بیوی کا سربراہ ہوتا ہے، ٹھیک اسی طرح خدا یسوع کا سربراہ ہے، جبکہ ان کے مقاصد ایک ہی ہیں جیسا کہ شوہر اور بیوی کے درمیان ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ''یسوع خدا کا ہے'' (بحوالہ 1 Cor. 3:23)۔ جیسا کہ بیوی اپنے شوہر کی ہوتی ہے،

خدا جو باپ ہے اس کے باب میں اکثرکہا گیا ہے کہ وہ یسوع کا خدا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا کو اس طرح پیش کیا ہے جیسے کہ ''لارڈ یسوع مسیح کا وہ خدا اور باپ'' (بحوالہ 1 Pet. 1:3; Eph. 1:17) یہاں تک کہ یسوع کو جنت میں طلبی تک، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہی ان کے تعلقات ہیں، جیسا کہ یہ یسوع کی فانی زندگی میں پیش آیا تھا۔ اگر اس تثلیث کے ماننے والوں میں بحث ہوئی ہے کہ یسوع نے زمین پر اپنی زندگی کے دوران خدا کے مقابلے میں یسوع نے بہت کم گفتگو کی ہے۔ نئے صحیفہ کے خطوط میں یسوع کو جنت میں اٹھائے جانے کے چند برسوں بعد یہ لکھا گیا ہے کہ ابھی تک خدا کے بارے میں کیا کہا جارہا ہے کہ وہ یسوع کا خدا اور باپ ہے۔ یسوع بھی تک اپنے خدا کو اپنے باپ کا رتبہ دے رہا ہے۔

نئے صحیفہ کی آخری کتاب (Revelation) میں جو یسوع کی شان و شوکت اور اوپر اٹھائے جانے کے کم از کم ۰۳ برسوں بعد تحریر میں یہ انکشاف ہوا تھا، جس میں اب بھی یہ تذکرہ موجود ہے کہ خدا ''اس کا (یسوع کا) خدا اور باپ ہے'' (بحوالہ Rev. 1:6 R.V.) ۔ اس کتاب میں یسوع کی واپسی اور اس کی شان و شوکت اپنے معتقدین کو پیغامات دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ بولتا ہے ''میرے خدا کا گھر۔۔ میرے خدا کا نام۔۔ میرے خدا کا شہر'' (بحوالہ Rev. 3:12) یہ ۔ ثابت کرتا ہے کہ یسوع اب بھی اپنے باپ کے بارے میں سوچتا ہے کہ وہ اس کا خدا ہے۔ اور پھر اس طرح سے وہ (یسوع) خدا نہیں ہے۔

اپنی فانی زندگی کے دوران، یسوع کے اپنے باپ کے ساتھ ایسے ہی تعلقات تھے، اس نے اس تعلق کے بارے میں اس طرح کیا ہے " وہ میرا باپ ہے، اور تمہارا باپ؛ اور وہ میرا خدا ہے، اور تمہارا خدا'' (بحوالہ John 20:17)؛ صلیب پر یسوع نے اپنی آدمیت کا پورا مظاہرہ کیا ۔ ''میرے خدا، میرے خدا، تو نے میرے بارے میں کیا سوچا ہے؟'' (بحوالہ Matt. 27:46) اگر یہ ۔ الفاظ خود خدا بولتا تو انہیں سمجھنا ناممکن ہوجاتا۔ یہ بالکل حقیقت ہے کہ یسوع نے خدا سے دعا کی تھی''شدید گریہ اور آنسو بہاتے ہوئے'' جو ان کے درمیان تعلقات کی سچی نوعیت کا مظاہرہ

۔ خدا خود اپنے لئے دعا نہیں کرسکتا۔ یہاں تک کہ اب (Heb. 5:7; Luke 6:12 کرتا ہے (بحوالہ
Rom. 8:26, 27 N.I.V. cp. 2 Cor. 3:18 بھی، یسوع ہمارے لئے خدا سے دعا کرتا ہے (بحوالہ
R.V. mg.)-

ہم اب یہ ظاہر کر چکے ہیں کہ یسوع کے خدا کے ساتھ اس کی فانی زندگی کے دوران تعلقات بنیادی طور پر آج کے تعلقات سے مختلف نہیں تھے۔ یسوع کا خدا کے ساتھ اس کے باپ اور اس کے خدا کا رشتہ تھا اور وہ اس سے دعا کرتا تھا۔ وہی صورتحال آج بھیہوگی، یسوع کی واپسی اور ابدی زندگی کے بعد۔ زمین پر اپنی زندگی کے دوران، یسوع خدا کا فرمانبردار نوکر تھا ۔ ایک نوکر اپنے مالک کی مرضی پوری کرتا (Acts 3:13,26 N.I.V.; Is. 42:1; 53:11 (بحوالہ ۔ یسوع (John 13:16 ہے، اور وہ کسی بھی طرح سے اپنے مالک کے برابر نہیں ہوسکتا (بحوالہ نے یہ بتایا ہے کہ جو بھی اختیارات اس کے پاس ہیں خدا کی طرف سے ہیں، یہ سب اس کے اختیار میں نہیں ہے؛ ''میں خود سے کچھ بھی نہیں کرسکتا ہوں--- میں اس کی مرضی حاصل کر سکتا ہوں--- یہ مرضی باپ کی ہوگی جس نے مجھے بھیجا ہے--- بیٹا اپنے طور پر کچھ بھی نہیں کرسکتا ہے'' John 5:30,19)- (بحوالہ

۱۔ کیا بائبل یہ تعلیم دیتی ہے کہ خدا ایک تثلیث ہے ؟

اے) ہاں

بی) نہیں

۲۔ ان میں سے کون سے طریقے سے یسوع ہم سے مختلف ہے؟

اے) اس نے کبھی گناہ نہیں کیا

بی) وہ خدا کا اپنا بنایا ہوا بیٹا تھا

سی) وہ کبھی گناہ نہیں کرسکتا

ڈی) خدا نے اسے مجبور کیا کہ وہ سچا بنے

۳۔ ان میں سے کون سے طریقے سے یسوع خدا کی طرح نظر آتا ہے؟

اے) زمین پر اپنی زندگی کے دوران وہ خدا کی فطرت جیسا تھا

بی) خدا کی طرح ایک مکمل کردار کا مالک تھا

سی) وہ بھی اتنا ہی جانتا ہے جتنا خدا جانتا ہے

ڈی) وہ براہ راست خدا کے برابر تھا۔

۴۔ ان میں سے کون سے طریقے سے لگتا ہے کہ یسوع ہماری طرح سے تھا؟

اے) اس کے اندر ہمارے جیسی ترغیبات اور تجربات تھے۔

بی) اس نے گناہ کیا جب وہ ایک نوجوان لڑکا تھا

سی) اسے نجات کی ضرورت تھی

ڈی) اس میں انسانی فطرت تھی۔

۵۔ ان میں سے کون سا بیان سچا ہے؟

اے) یسوع ایک مکمل کردار اور مکمل فطرت کا تھا

بی) یسوع گناہ گار فطرت لیکن مکمل کردار کا مالک تھا

سی) یسوع خدا اور انسان دونوں تھا

ڈی) یسوع آدم کے گناہ سے قبل اس کی فطرت کا تھا۔

مطالعہ۹: یسوع میں بپتسمہ

ابتدائی مطالعوں میں کئی مرتبہ عیسائیت قبول کرنے کی بے پناہ اہمیت کا تذکرہ کیا ہے؛
مینعیسائیت قبول کرنے کو سب Heb. 6:2 گوسپل کے پیغامات قبول کرنے کا یہ پہلا مرحلہ ہے۔
سے زیادہ بنیادی عقیدہ قرار دیا گیا ہے۔ ہم نے اس پر غور کرنے کیلئے آخری مرحلہ کا انتخاب
اس لئے کیا ہے کہ سچے دل سے عیسائیت کو اسی وقت قبول کیا جاسکتا ہے جب گوسپل پر
مشتمل بنیادی حقائق کو سچے ڈھنگ سے سمجھ لیا جائے۔ ہم نے اپنے مطالعہ کو مندرجہ ذیل
باتوں کے ساتھ مکمل کردیا ہے؛ اگر تم یسوع مسیح کے ذریعے بائبل کی پیشکش کو یعنی بڑی
امیدوں کے ساتھ سچے دل کے ساتھ اس سے جڑ جانے کی تمنّا رکھتے ہو تو اس کیلئے عیسائیت
قبول کرنا یقینی طور پر بہت ضروری ہے۔

ان معنوں میں ہے کہ نجات کیلئے ابراہیم اور (John 4:22یہودیوں کی نجات‘‘ (بحوالہ’’
اس کے بیج سے صرف وعدے کئے گئے تھے۔ ہمیں یہ وعدے صرف اسی وقت ملیں گے جب ہم
Gal.اس بیج میں شامل ہوجائیں اور ایسا صرف یسوع پر اعتقاد لانے سے ہی ممکن ہے (بحوالہ
3:22-29)۔

یسوع نے اسی لئے اپنی امت سے واضح طور پر کہا تھا: ’’دنیا بھر میں جاؤ، اور گوسپل
ہر Gal. 3:8) کی تعلیم عام کرو (جو ابراہیم سے کئے گئے وعدوں میں چھپی ہوئی ہے ۔ بحوالہ
جاندار ۔ جو اس پر اعتقاد لائے گا اور عیسائیت قبول کرے گا وہ محفوظ ہوجائے گا‘‘ (
۔ اس الفاظ کے معنی ’’اور‘‘ یہ انکشاف کہ صرف گوسپل پر اعتقاد لانے سے Mark 16:16بحوالہ
ہم محفوظ نہیں ہوسکتے؛ عیسائیت کی زندگی میں صرف عیسائیت قبول کرنا اضافی مقصد نہیں
ہے بلکہ نجات کا یہ اہم ترین ذریعہ ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ صرف عیسائیت قبول کرنے سے
ہی ہم محفوظ ہوجائیں گے؛ اس کے ساتھ ہی زندگی بھر خدا کی باتوں پر عمل کرنا بھی ضروری
ہے۔ یسوع نے اس کی اس طرح سے سختی کے ساتھ تاکید کی تھی: سنو، سنو، میں تم سے یہ کہتا
ہوں، اس کا اعتراف کرلو کہ آدمی پانی اور روح سے بنا ہے، اسکے علاوہ دوسرا کوئی خدا کی
John 3:5)۔اقلیم میں داخل نہیں ہوسکتا ‘‘ (بحوالہ

اس پیدائش کو جس کا حوالہ پانی سے دیاگیا ہے (یونانی لفظ ہے) وہ ایسے فرد کیلئے ہے
جو عیسائیت کے اتھاہ گہرائی والے پانی سے باہر آیا ہے؛ اس کے بعد، وہ ایک بار پھر روح سے
پیدا ہوگا۔ اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہنے والا ہے: ’’دوبارہ پیدا ہونا... خدا کے کلام سے ‘‘ (
۔ یہ صرف روحانی دنیا کیلئے ہمارا مسلسل رابطہ کے ذریعے ہوسکتا ہے Peter 1:23) بحوالہ1
کیونکہ ہم روح کے ذریعے پیدا ہوئے (دیکھئے مطالعہ 2.2)۔

، اس کے نام سے (Gal. 3:27)ہم نے یسوع پر عیسائیت قبول کر لی ہے‘‘ (بحوالہ
۔ یہ نوٹ کرلو کہ ہم یسوع پر عیسائیت قبول کی ہے Acts 19:5; 8:16; Matt 28:19)بحوالہ
کیلئے نہیں۔ عیسائیت قبول (Christadelphians) کسی انسانی ادارے یا عیسائیت کے دعویداروں
کئے بغیر ہم ’’یسوع‘‘ کو نہیں پا سکتے، اور اس لئے اس کے حفاظتی کاموں کا اثر ہمارے اوپر
۔ پیٹر نے نوح کے وقت میں کشتی کی تشبیہ یسوح سے دی ہے ، Acts 4:12)نہیں ہوگا (بحوالہ
یہ بتاتے ہوئے کہ کشتی نے نوح اور اس کے خاندان کو اس قہر سے بچایا جو گناہ گاروں پر ٹوٹا
تھا، اس طرح یسوع پر اعتقاد اور عیسائیت کی قبولی ابدی موت سے اس کی امت کو بچائے گی (
۔ نوح کا اپنی کشتی پر سوار ہونا ٹھیک اسی طرح سے ہے جیسا کہ ہم Peter 3:21 بحوالہ(1
عیسائیت قبول کرتے ہوئے یسوع کو اپنا لیتے ہیں۔ کشتی کے باہر ہر جاندار سیلاب میں ختم ہو گیا
تھا؛ اس طرح کشتی کے قریب کھڑا رہنا یا صرف نوح کا دوست بننا ہی کافی نہیں ہے اور نہ ہی
نجات کیلئے واحد ذریعہ ہے، اور کبھی تھا، وہ یہ کہ یسوع ،کشتی میں موجود ہونا ۔ یہ ایسا ثبوت

اور یہ ہم پر آنے والا ہے۔ (Luke 17:26,27ہے کہ دوسری بار آئے گا، جو سیلاب ہوگا (بحوالہ ،
اس لئے عیسائیت قبول کرکے یسوع،کشتی میں اس وقت داخل ہونا بہت ضروری ہے، وقت کی اس اہم ترین ضرورت کو باتوں سے نہیں سمجھایا جاسکتا ؛ بلکہ نوح کے زمانے میں جس طرح بائبل کے طریقے سے لوگ کشتی مینسوار ہوئے وہ بہت اہم ہے۔

ابتدائی عیسائیوں نے یسوع کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے گوسپل کی تعلیم عام کرنے اور لوگوں کو عیسائیت کی طرف راغب کرنے کیلئے دنیا بھر کا سفر کیا؛ Acts کی کتابیں اس کا ریکارڈ ہیں۔ عیسائیت قبول کرنے کا اہم ترین ثبوت اس طرح سے مل سکتا ہے کہ گوسپل کو قبول کرنے کے بعد (جیسا کہ تذکرہ ہے Acts 8:12, 36-39; 9:18;10:47; 16:15) کس طرح سے لوگوں نے فوراً ہی عیسائیت قبول کرلی تھی۔ یہ باتیں اس لئے بھی سمجھ میں آسکتی ہیں جب ہم یہ اعتراف کریں کہ عیسائیت قبول کئے بغیر گوسپل کا ہمارا مطالعہ لایقینی ہے؛ اس لئے نجات تک پہنچنے کے لئے عیسائیت قبول کرنے کے راستے کو اپنانا نہایت ضروری ہے۔ چند معاملات میں تحریک شدہ ریکارڈ روشنی ڈالتے ہیں کہ انسانی دشواریوں اور اس کی ادائیگی میں سخت دشواریاں ہونے کے باوجود یہ اہم ترین بات ہے کہ لوگوں نے خدا کی مدد سے ان تمام حالات پر قابو پا لیا۔

فِلِپّی(Philippi) میں جیل کا نگراں اپنی زندگی کے سب سے زیادہ خطرناک بحران میں پھنس گیاتھا کیونکہ ایک زبردست زلزلے میں اس کے جیل کی زبردست سیکیوریٹی ختم ہوگئی۔ قیدی فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ یہ ایسے حالات تھے جن سے اس کی زندگی کو زبردست خطرہ لاحق ہوگیا تھا۔ لیکن اس کے بعد گوسپل پر اس کا یقین اسقدر پختہ ہوگیا کہ ''اسی رات اس نے عیسائیت قبول کر لی--- اور عیسائی بن گیا'' (بحوالہ Acts 16:33 ۔ اگر کوئی شخص عیسائیت قبول کرنے میں کوئی بہانہ بناتا ہے تو یہ اس کی غلطی ہے۔ یونان میں ۳۰۰۰ سال قبل بھیانک ترین زلزلہ آیا تھا اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دیوانے قیدیوں کی ایک بڑی تعداد جیل توڑ کر فرار ہونے میں کامیاب ہوگئی فرائض کی انجام دہی میں لاپرواہی کے نتیجے میں اسے موت کی سزا دیئے جانے کا امکان تھا، اس وقت اسے یہ احساس ہوا کہ اسے اپنی زندگی کا سب سے اہم ترین کام انجام دینا تھا اور وہ اس کا ابدی سکون تھا۔ اس طرح اس کی دنیا میں آئے ہوئے مسائل پر اس نے قابو پالیا (یعنی کہ زلزلے پر)، اس کے بعد روزگار اور شدید ذہنی کشیدگی نے اسے گھیر لیا۔ پھر اس نے محسوس کیا کہ اسے عیسائیت قبول کر لینا چاہئے۔ ایسے بہت سے لوگ جو عیسائیت قبول کرنے میں پس و پیش کررہے ہیں وہ اس آدمی سے ضرور تحریک حاصل کرسکتے ہیں۔ اور یہ کہ وہ آدمی عقیدہ پر اس قدر عمل پیرا ہوگا یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسے گوسپل کے بارے میں پوری معلومات تھی، ان حالات سے یہ احساس ہوتا ہے کہ سچا عقیدہ صرف خدا کی باتیں سننے سے آتا

ہے Rom. 10:17 cp. Acts 17:11)- (بحوالہ

Acts 8:26-40 میں یہ تفصیل ملتی ہے کہ کس طرح سے ایک ایتھوپیائی افسر صحرا میں اپنی رتھ پر سوار اپنی بائبل کا مطالعہ کررہا تھا۔ اس کی ملاقات فلپ سے ہوگئی، جس نے اسے گوسپل کی مکمل وضاحت کی، جس میں عیسائیت قبول کرنے کی تمام ضروریات شامل تھیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ بغیر پانی کے صحرا میں خدا کے احکامات مانتے ہوئے عیسائیت قبول کرنا ناممکن سا محسوس ہورہا تھا۔ خدا اس وقت تک اپنا حکم ان لوگوں کیلئے جاری نہیں کرے گا جن کے بارے میں اسے معلوم ہے کہ وہ اس کا حکم نہیں مانیں گے۔ ''جب وہ اپنی راہ اختیار کرلیتے ہیں، تو وہ اسے خاص پانی میں آجاتے ہیں''، یعنی کہ نخلستان میں، جہاں عیسائیت قبول کرنا آسان ہوتا ہے (بحوالہ Acts 8:36) یہ واقعہ ان بے بنیاد تجاویز کا جوابات ہیں کہ عیسائیت صرف ایسی جگہ قبول کی جاسکتی ہے جہاں پر سکون ماحول ہو اور آسانی کے ساتھ پانی دستیاب ہو۔ خدا ہمیشہ ہی اسے آسان اور سچے راستے ہموار کرتا ہے جہاں اس کے احکامات آسانی کے ساتھ قبول کئے جاسکیں۔

راہب پال کو یسوع کی طرف سے کچھ ایسے ڈرامائی مناظر دیکھنے کو ملے کہ اس کا ضمیر زندہ ہو گیا اور جس قدر جلد ممکن ہوسکا وہ ''آگے بڑھا۔۔۔ اور عیسائیت قبول کرلی'' (بحوالہ Acts 9:18)۔ اس وقت اسے یہ احساس ورغلارہا تھا کہ وہ عیسائیت قبول کرنے کے معاملے کو کچھ وقفے کیلئے ٹال دے کیونکہ وہ یہودیت میں اپنی اہم پوزیشن اور شاندار کیریر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ لیکن ۔۔۔ دنیا کے اس ابھرتے ہوئے ستارے نے عیسائیت قبول کرنے کے لئے درست اور فوری فیصلہ کیا اور کھلے عام اپنی سابقہ زندگی کے طرز کو ترک کرنے کا اعلان کیا۔ بعد میں وہ عیسائی بننے کے سلسلے میں اپنے فیصلے پر تشویش کررہا تھا؛ ''مجھے ایسا کرنے سے کیا فائدہ ہوا، یسوع کے اعتقاد پر مجھے نقصان ہو۔۔۔ میں اپنی تمام چیزیں گنوا بیٹھا (یعنی کہ وہ چیزیں جس مینوہ اپنا ''نفع'' سمجھتا تھا۔ اور جب میں نے شمار کیا تو سب کو بھلادیا کیونکہ میں یسوع کو جیت سکتا تھا۔ سابقہ چیزوں کو بھلاتے ہوئے (وہ چیزیں جو اس کی سابقہیہودیت کی زندگی سے منسلک تھیں) ان چیزوں تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے جو سامنے ہیں، میں انعام حاصل کرنے کی طرف بڑھ چکا تھا (بحوالہ Phil. 3:7,813,14)-

یہ ایک ایسے اتھلیٹ کی زبان ہے جو ریکارڈ توڑنا چاہتا ہے۔ ایسی ذہنی اور جسمانی یکسوئیت ہماری زندگی میں عیسائیت قبول کرنے کے بعد ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ یہ سمجھ لینا چاہئے کہ عیسائیت قبول کرنا خدا کی اقلیم کی طرف دوڑ کا آغاز ہے؛ یہ صرف کلیساؤں اور عقیدوں کو تبدیل کرنے کی پیشگی نہیں ہے، نہ ہی پرسکون زندگی میں داخلے کا آسان راستہ ہے جیسا کہ عیسائیوں کے دعوے داروں نے غیر واضح طور پر اس سے متعلق کچھ بیانات دئے تھے (بحوالہ Rom. 6:3-5) اور عیسائیت یسوع کو صلیب دئے جانے سے دوبارہ حاضری تک روز مرہ کے معروف ترین زندگی میں ہر وقت ہمارے ساتھ ہے۔

ایک تھکے ہوئے، لیکن روحانی طور پر کامیاب معمر شخص، پال یہ یاد دلا سکتا ہے:
- یہ جس طرح پال کیلئے سچ Acts 26:19)’’میں آسمانی نظریے سے منحرف نہیں تھا‘‘ (بحوالہ
ہے تو ان تمام لوگوں کیلئے سچ ہے جو سچے ڈھنگ سے عیسائی بن چکے ہیں: عیسائیت قبول کرنا ایک ایسا فیصلہ ہے جس پر کوئی افسوس نہیں کرسکتا۔ زندگی بھر ہم کو یہ احساس رہے گا کہ ہم نے درست فیصلہ کیا ہے۔ انسانی فیصلوں میں سے چند فیصلے ایسے بڑے ہیں جو ہمیشہ بہتر ہوتے ہیں۔ اس سوال کا سنجیدگی سے جواب دیا جاسکتا ہے! ’’میں نے کیوں نہ عیسائیت قبول کی؟ ‘ ‘

بڑے پیمانے پر یہ نظریہ قائم ہے کہ عیسائی بننے کیلئے، خاص طور پر بچوں کیلئے، ان کی پیشانی پر پانی چھڑکا جاتا ہے (یعنی کہ عیسائی بنانے کیلئے)۔ عیسائیت قبول کرنے کیلئے بائبل کی ضروریات کے یہ بالکل متضاد ہے۔

جس کا انگریزی بائبل میں باپٹائز (عیسائی بننا) ترجمہ (Baptzo)، ‘ یونانی لفظ ’باپتیزو ہوا ہے، اس کے معنی پانی چھڑکنے کے نہیں ہیں؛ اس کے معنی ہیں کہ رقیق میں مکمل طور پر غوطہ اور صفائی ہے (رابرٹ ینگ اور جیمس اسٹرانگ کی کتاب میں تفصیلات دیکھئے)۔ یہ لفظ یونانی زبان میں اس طرح استعمال ہوا تھا جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جہاز غرق ہورہا ہے اور اسی طرح ’’عیسائی بنا جاتا ہے، (یعنی کہ غرق ہوکر) پانی میں غرقابی کے بعد۔ اس کا حوالہ یوں بھی دیا گیا ہے کہ کپڑے کا ایک ٹکڑا جس طرح ایک رنگ سے دوسرے رنگ میں رنگ کر تبدیل کیا جاتا ہے-یا پھر رنگ میں اس کپڑے کو ڈبویا جاتا ہے کسی کپڑے کا رنگ تبدیل کرنے کیلئے یہ ثبوت ہے کہ اس پر رنگ چھڑکنے کے بجائے اسے رقیق میں پوری طرح سے ڈبودیا جاتا ہے۔ اس طرح عیسائی بننے کی اصل صورت پوری طرح سے رقیق میں غرقابی ہے جس کی (verses) وضاحت مندرجہ ذیل آیات سے ہو سکتی ہے:-

-’’جان بھی سالم کے سامنے اینون میں اسی طرح عیسائی بنا تھا، کیونکہ وہاں بہت پانی
- اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے John 3:23)تھا: اور وہ لوگ اور دوسرے عیسائی بن گئے‘‘ (بحوالہ
کہ عیسائی بننے کیلئے ’’بہت زیادہ پانی‘‘ کی ضرورت پیش آتی ہے؛ اگر یہ پانی کے چند قطرے چھڑکنے سے ممکن ہوتا تو، سیکڑوں لوگوں کیلئے صرف ایک بالٹی پانی کافی ہوتا۔ عیسائی بننے کیلئے دریائے اردن کے ساحلوں پر لوگ آئے، جبکہ ایسا نہیں ہوا کہ جان ایک بوتل پانی لیکر ان کے اطراف چکر کاٹتا رہا۔

یسوع کو بھی، دریائے اردن میں جان نے عیسائی بنایا: ’’یسوع جس وقت عیسائی بنا، وہ
- اس کی عیسائیت غوطہ زنی کے ذریعے بالکل Matt. 3:13-16)پانی میں اتر گیا‘‘ (بحوالہ
واضح تھی۔ وہ ’’اوپر آیا۔۔۔ پانی سے باہر‘‘ عیسائیت قبول کرنے کے بعد۔ یسوع کے ذریعے
عیسائیت قبول کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اس طرح ایک مثال قائم کی جائے، تاکہ کوئی بھی یسوع
کی امت بننے کا اس وقت تک دعویٰ نہ کرسکے جبتک کہ غوطہ زنی کے ذریعے عیسائیت قبول
کرنے کے ان کے طریقے پر نہ چلے۔

یہی طرز استعمال کرتے ہوئے، فلپ اور ایتھوپیائی افسر ’’دونوں پانی میں اتر گئے اور
- یاد Acts 8:38, 39)اس نے اسے عیسائی بنادیا۔ اور وہ لوگ پانی سے باہر آئے۔۔۔‘‘ (بحوالہ
رکھو کہ نخلستان دیکھنے کے بعد اس افسر نے عیسائی بننے کیلئے کہا: ’’دیکھو، یہاں پانی ہے
- یہ تقریباً یقینی Acts 8:36)پھر مجھے عیسائی بننے سے کیا چیز روک رہی ہے؟‘‘ (بحوالہ
ہے کہ کوئی بھی شخص اپنے ساتھ تھوڑا بہت پانی لئے بغیر سفر نہیں کر سکتا، یعنی کم از کم
ایک بوتل پانی۔ اگر پانی چھڑکنے سے عیسائی بنا جاسکتا تو یہ کام نخلستان کے بغیر بھی انجام دیا
جاسکتا تھا۔

اس کے مطلب ہیں Col. 2:12)عیسائیت قبول کرنا مکمل تدفین کے مانند ہے (بحوالہ
مکمل طور پر سما جانا۔

- Acts 22:16)عیسائیت قبول کرنے کو گناہوں سے پاک ہونا‘ قرار دیا جاتا ہے(بحوالہ
:سچے ڈھنگ سے تبدیلئی مذہب ٹھیک اسی طرح ہے جس طرح کے آدمی پانی سے پاک ہوتا ہے
Rev. 1:5; Titus 3:5; 2 Peter 2:22; Heb. 10:22 وغیرہ پانی سے دُھلائی کا لفظ عیسائیت
قبول کرنے کیلئے زیادہ موزوں ہے بہ نسبت غوطہ زنی سے چھڑکاؤ تک۔

پرانے صحیفہ میں ایسے کتنے اشارے ملے ہیں جو پانی سے پاکیزگی کے ذریعے خدا کو
یاد کرنے کیلئے قابل قبول ہیں۔

خدا کے نزدیک آنے سے قبل (Lev.8:6; Ex. 40:32 راہب کو سروس کیلئے (بحوالہ
غسل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جسے پاکیزگی کہا جاتا ہے۔ اسرائیلیوں کو خود کو پانی سے پاک
سے پاک ہوجائیں، جو گناہ کے ذریعے (Deut. 23:11 کرنا پڑتا تھا تاکہ وہ چند ناپاکیوں (یعنی
پیدا ہوگئی تھیں۔

نامان نامی ایک شخص (Naaman) جنٹائل کا کوڑھی تھا جس نے اسرائیل کے خدا کے ذریعے صحت یاب ہونے کی دعا کی۔ وہ اس قدر بیمار آدمی تھا کہ، گناہ کے سبب وہ زندہ درگور نظر آرہا تھا۔ اس کا علاج دریائے اردن میں غوطہ زنی کے ذریعے کیا گیاتھا۔ ابتداء میں یہ آسان کام اس کے ذہن کو قبول نہیں ہو رہا تھا، وہ سوچ رہا تھا کہ خدا اس پر کوئی ڈرامائی کام کرے گا، یا خود بخود اسے ایک بڑے اور مشہور دریا، یعنی اپانا میں غوطہ دے گا۔ اسی طرح سے، ہمارے لئے یہ یقین کرنا، سخت دشوارکن ہے کہ اس جیسا آسان کام خود بخود ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے گا۔ جبکہ یہ سوچنا دل کو بہت بھلا محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے اپنے کام اور ایک سے منسلک عوامی رابطہ ہمیں بچا سکتا ہے، لیکن اسرائیل (cp. بڑے مشہور دریا (دریائے ابانا کی سچی امید کے ساتھ منسلک ہونے کا اقدام بیکار ہے۔ اردن کے دریا میں غوطہ لگانے کے بعد نامان کا جسم ''ایک بچے کے جسم کے مانند بے داغ ہوگیا اور پاک ہوگیا'' (بحوالہ(2 Kings 5:9-14 -

اب اس میں کسی قسم کے شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ ''عیسائی'' گوسپل کی بنیادی باتیں سمجھنے کے بعد پانی میں مکمل غوطہ خوری ہے۔ عیسائی بننے کیلئے بائبل کے اس طریقے کو اس شخص کے مقام کا کوئی حوالہ نہیں دیا جا سکتا جس نے جسمانی طور پر اصل میں عیسائیت قبول کی ہے۔ عیسائی بننے کے مطلب ہیں کہ گوسپل پر یقین کے بعد غوطہ خوری ہو، کسی کیلئے عیسائی بننے کیلئے تھیوری کے طور پر یقین قطعی ممکن ہے۔ اس کے باوجود کہ، چونکہ عیسائیت قبول کرنا صرف سچے عقیدوں کے ذریعے ہی عیسائی بننا ہے جو کوئی بھی غوطہ زنی کے وقت حاصل کرسکتا ہے، اس لئے یقینی طور پر یہ مشورہ دیا جاسکتا ہے کہ سچے عقیدے کے کسی دوسرے شخص کے ذریعے ہی عیسائی بناجائے، جو اسے غوطہ لگوانے سے قبل اس کی معلومات کی تمام سطح کا جائزہ لے۔

اس لئے عیسائیت کی تبلیغ کرنے والوں میں یہ روایت ہے کہ عیسائی بننے والے شخص سے اس کی غوطہ زنی سے قبل گہرائی کے ساتھ سوال و جواب کئے جاتے ہیں ۔ سوالات کی ایک فہرست جو اس کتاب میں ہر مطالعہ کے اختتام پر موجود ہے اس قسم کے سوال و جواب کی بنیاد ہوسکتی ہے۔ عیسائیت کی تبلیغ کرنے والے صرف ایک شخص کو عیسائی بنانے کیلئے ہزاروں میل کا سفر طے کرتے ہیں؛ یہی ایک عجوبہ ہے کہ صرف ایک شخص ابدی زندگی کی سچی امیدوں میں داخل ہو رہا ہے، اور یہ کہ ہمیں تبدیلئی مذہب کرنے والوں کی تعداد سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہمارا اہم مقصد تعداد کے بجائے کوالٹی ہے۔

غوطہ خوری کے ذریعے عیسائی بننے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پانی کے اندر جانے کی تشبیہ ہمارے قبر کے اندر جانے کے مانند ہے۔ خود کو یسوع کی موت سے منسلک کرنا ہے اور ہماری 'موت' کو گناہ اور عدم معلومات سابقہ زندگی کے خاتمہ سے تعبیر کرتا ہے۔ پانی سے باہر آنے کو یسوع کے دوبارہ نمودار ہونے سے خود کو جوڑنے کے برابر ہے، اس کی واپسی پر دوبارہ نمودار ہونے سے ابدی زندگی سے خود کو جوڑنے کے برابر ہے، اور اب ایک نئی زندگی جینے کے برابر ہے، یسوع کی موت اور دوبارہ زندہ ہونے کی حقیقت سے حاصل کرنے والی یسوع کی فتح گناہ پر روحانی فتح ہے

"ہم میں بہت سارے جو یسوع مسیح کے مذہب پر ایمان لا ئے وہ اس کی موت کے ساتھ مرے۔ اس طرح ہم عیسائی بن کر مرنے کے بعد اس کے ساتھ دفن ہوئے: ٹھیک اس طرح جیسے یسوع اپنے باپ کی شان کے ذریعے مردہ سے زندہ ہوگا، ٹھیک اسی طرح ہم بھی چل سکیں گے (یعنی دن بدن زندہ ہونگے) اپنی نئی زندگی کے دنوں میں اگر ہماری موت کو اس کی موت (عیسائیت کی قبولی) کی طرح سمجھا گیا تو ہم بھی اس کے دوبارہ زندہ ہونے کی طرح دوبارہ زندہ ہوں گے" (بحوالہ Rom. 6:3-5)-

چونکہ یسوع کی موت اور اس کی واپسی سے ہی نجات ممکن ہوسکتی ہے ، اس لئے اگر ہمیں محفوظ ہونا ہے تو ہمیں خود کو ان چیزوں سے منسلک کرنا پڑے گا۔ یسوع کے ساتھ نشانی کے طور پر موت اور دوبارہ حیات، جو عیسائیت کی بخشش ہے، اس کام کے کرنے کا واحد راستہ ہے۔ اس لئے یہ نوٹ کرنا چاہئے کہ پانی چھڑکنے سے یہ نشانی پوری نہیں ہوگی عیسائیت قبول کرنے کے وقت، "ہمارے بوڑھے آدمی (طرز زندگی) کو صلیب دی جائے گی" یسوع کے ساتھ (بحوالہ Rom. 6:6) یعنی عیسائی بنا دیا ؛ خدا نے "جلدی سے یسوع کے ساتھ یہ کام کردیا" (بحوالہ Eph. 2:5) اس کے باوجود چونکہ ہمارے اندر عیسائیت قبول کرنے کے بعد ہی انسانی فطرت موجود ہے، اور جسمانی طرز زندگی اپنا سر اٹھائے گی۔ اپنے جسم کو صلیب دینے کا کام جاری رہے گا جوعیسائیت قبول کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے، اس لئے یسوع نے اپنے معتقدین سے کہا ہے کہ روزآنہ اس کی صلیب اٹھائیں اور اس کی باتوں کو پورا کریں کیونکہ یہی سکون کی طرف بڑھنے کا سلسلہ ہے (بحوالہ Luke 9:23;14:27) یسوع کے ساتھ سچے دل سے ۔ صلیب قبول کرنے کی زندگی اسقدر آسان نہیں ہے، بلکہ اس کے دوبارہ نمودار ہونے سے جڑے رہنے میں ناقابل بیان خوشی بھی حاصل ہوتی ہے۔

جو خدا کا امن تھا، " یسوع " اصلیب کے خون کے ذریعے امن لایا" (بحوالہ Col. 1:20) ۔ اس تعلق سے یسوع نے وعدہ کیا تھا، "تمہارے جو ہر امتحان سے گزر گیا" (بحوالہ Phil. 4:7) پاس سکون چھوڑے جارہا ہوں، میرا سکون میننے تمہیں دے دیا: اس طرح نہیں کہ دنیا وی سکون) بلکہ میں نے خود کو تمہارے حوالے کردیا" (بحوالہ John 14:27) یہ سکون اور روحانی خوشی اس تکلیف سے زیادہ متوازی ہے جو ہمیں صلیب دیئے گئے یسوع کے ساتھ

کھلے عام جوڑنے کے بعد ملتی ہے: ’’چونکہ یسوع کی تکلیف ہم محسوس کرتے ہیں اسلئے ہماری پریشانیاں بھی یسوع کیلئے باعث تشویش ہونگی‘‘ (بحوالہ2 Cor. 1:5)-

ہمیں اس کی بھی آزادی میسر ہے کہ ہم کو جب یہ پتہ چلتا ہے کہ ہماری فطرت حقیقت میں مردہ ہوچکی ہے اور ہمارے ہر قسم کے امتحان کے بعد یسوع اب ہمارے پاس ہر وقت موجود ہے۔ عظیم راہب پال نے جد و جہد کی اپنی طویل زندگی کے تجربات کی روشنی میں بتایا: ’’میں یسوع کے ساتھ صلیب پر چڑھ گیا، اور پھر زندہ نہیں ہوا؛ اور میں اب خود میں موجود نہیں ہوں بلکہ یسوع مجھ میں موجود ہے: اور وہ زندگی جو ایک انسانی جسم کی شکل میں جی رہا ہوں، وہ خدا کے بیٹے کے عقیدے کی زندگی ہے‘‘ (بحوالہ Gal. 2:20)-

عیسائیت اب ہمارے اندر محفوظ ہے--- یسوع مسیح کی دوبارہ آمد کے اعتقاد کے ساتھ‘‘ (بحوالہ1 Peter 3:21) کیونکہ ابدی زندگی کیلئے یسوع کی دوبارہ واپسی کے ساتھ ہمار جُڑجانا اس کی واپسی پر ہمیں اس کے قریب کرے گا۔ یہ صرف اس کی واپسی میں حصہ داری کا نتیجہ ہے، اور تب، ہم قطعی طور پر محفوظ ہونگے۔ یسوع نے یہ باتیں بہت آسان طریقے سے بتائی ہیں: ’’چونکہ میں زندہ ہوں، اس لئے تم بھی زندہ رہوگے‘‘ (بحوالہ John 14:19)۔ پال اسی طرح کہتا ہے: ’’ہم نے خدا کو اس کے بیٹے کی موت کے ذریعے دوبارہ منا لیا ہے--- ہم اس کی زندگی کے ذریعے محفوظ ہوجائیں گے‘‘ (دوبارہ واپسی؛ بحوالہ Rom. 5:10) -

بار بار یہ بتایا گیا ہے کہ عیسائیت اور اس کے بعد شروع ہونے والی ہماری زندگی میں یسوع کی موت اور اس کی واپسی کے ساتھ خود کو جوڑ اپنے سے ہی اس کی شاندار واپسی میں ہماری بھی شرکت کا حصہ ہوگا:۔

’’ اگر ہم مرتے ہیں (یسوع) کے ساتھ، تو ہم اس کے ساتھ زندہ بھی ہوں گے؛ اگر ہم تکلیف اٹھاتے ہیں تو ہم اس کے ساتھ آرام بھی پاسکینگے‘‘ (بحوالہ 2) Tim. 2:11,12-

’’ جسم میں مرتے ہوئے لارڈ یسوع کو ہمیشہ محسوس کرتے رہنے سے یسوع کی زندگی بھی ہمارے جسم میں کروٹیں لے سکتی ہے--- اور یہ سمجھ لو کہ جس نے لارڈ یسوع کو زندہ کیا وہ یسوع کے ذریعے ہم کو بھی دوبارہ زندہ کرے گا‘‘ (بحوالہ 2 Cor. 4:10,11,14)-

پال ''تکالیف کا (یسوع) احساس کرتا ہے، جو اس نے (زندگی کے تلخ تجربات سے حاصل کیا تھا) اس کی موت میں اس کا احساس کرتا ہے؛ کاش میں کسی بھی طرح سے ابدی زندگی میں دوبارہ شامل ہوسکتا جیسا کہ یسوع نے کیا تھا (بحوالہ Phil. 3:10,11 cp. Gal 6:14)-

یسوع کی موت کے ساتھ عیسائیت ہمارے ساتھ جُڑی ہوئی ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ صرف عیسائی بننے کے بعد ہی ہماری معافی ہے۔ ہم عیسائیت میں (یسوع کے ساتھ) مکمل طور پر سما گئے ہیں، جہاں تم بھی دوبارہ باہر آؤگے۔۔ خدا کے کرشمے سے، جس نے اسے مردہ سے زندہ کیا۔ تم جو اپنے گناہوں کے سبب مردہ ہوچکے ہو۔۔۔ وہ جلد ہی تمہیں اس کے ساتھ ملادے گا، تمہاری تمام گناہوں کو معاف کرتے ہوئے'' (بحوالہ Col. 2:12,13) ہم ''لارڈ یسوع کے نام پر ۔۔۔ پاک کئے جاچکے ہیں'' (بحوالہ 1 Cor. 6:11) یعنی یسوع کے نام پر عیسائیت قبول کرنے سے ہمارے گناہ دُھل گئے ہیں۔ اس کو Num. 19:13 میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ جو لوگ پاکیزگی کے بغیر ہیں انہیں مرنا ہے۔ ہم نے مطالعہ 10.2 میں یہ بتایا ہے کہ عیسائی بننے سے کس طرح گناہ دُھل جاتے ہیں (بحوالہ cp. Acts 22:16) معتقدین وہ ہیں جن کے گناہ یسوع کے خون میں دُھل گئے ہیں اس کا حوالہ اس طرح دیا گیا ہے کہ ان کے گناہ عیسائی بننے سے دھلے ہیں (بحوالہ Rev. 1:5; 7:14; Titus 3:5[N.I.V]) اس بارے میں اس طرح سے بتایا ہے کہ ''دوبارہ زندگی کی پاکیزگی''، کا حوالہ عیسائی بنتے وقت ہمارے'' پانی سے دوبارہ باہر آنے'' سے دیا گیا (بحوالہ John 3:5)-

ان تمام باتوں کی روشنی میں یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اس سوال کیلئے، ''ہم کیا کریں'' (محفوظ ہونے کیلئے) پیٹر کا جواب تھا، تبدیلی، اور گناہوں کے خاتمے کیلئے یسوع مسیح کے نام پر تم میں سے ہر کوئی عیسائی بن جائے؛ (بحوالہ Acts 2:37, 38) یسوع کے نام پر گناہوں کی معافی کیلئے عیسائی بننا ، جس کے بغیر گناہ کی صفائی نہیں ہے، اور جس نے عیسائیت قبول نہیں کیا ہے اسے اس کے گناہ کی سزا۔ موت ملے گی (بحوالہ Rom. 6:23) یسوع کے نام کے بغیر کوئی نجات نہیں ہے(بحوالہ Acts 4:12) اور ہم صرف عیسائی بن کر ہی اس کے، نام میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اس حقیقت کا مطلب یہ ہے کہ غیر عیسائی مذاہب کسی طرح سے نجات نہیں دلاسکتے ہیں۔ بائبل پر سچا یقین رکھنے والا کوئی بھی یہ قبول نہیں کر سکتا کہ یہ مذاہب ایسا کر سکتے ہیں؛ حقیقت یہ ہے کہ کیتھولک ازم اور اس سے منسلک دوسری تحریک ہی ایسا کر سکتی ہے، اور مقدس کتابوں کے سلسلے میں یہ دوسرے مذاہب کا افسوسناک رویہ ہے۔

ابدی زندگی کیلئے یسوع کی دوبارہ آمد گناہ پر اس کی شاندار کامیابی کی نشانی ہے
عیسائیت قبول کر کے ہم خود کو اس کے ساتھ جوڑلیتے ہیں ، اور اس لئے ہمارے باب میں یہ کہا جاتا ہے کہ ہم یسوع کے ساتھ دوبارہ زندہ ہوئے ہیں اور گناہ کے اثرات ہم پر سے ختم ہوگئے کیونکہ اس پر اس کے اثرات باقی نہیں تھے۔ عیسائی بنتے ہوئے ہم " گناہ سے آزاد ہوگئے---- گناہ اب تم پر حاوی نہیں ہو گا'' عیسائی بننے کے بعد(بحوالہ Rom. 6:18,14) اس کے باوجود، ۔ عیسائی بننے کے بعد بھی ہم گناہ کرتے ہیں (بحوالہ1 John 1:8, 9) کیونکہ اگر ہم عیسائیت سے ؛ علیحدہ ہوجاتے ہیں تو گناہ اس وقت ایسی پوزیشن میں ہوتا ہے کہ وہ ہم پر حاوی ہو جاتا ہے۔ ہم اس طرح سے اس وقت یسوع کی موت اور اس کی اذیتوں میں ساجھے داری کررہے ہیں، اور اس طرح سے عیسائیت یہ ظاہر کرتی ہے کہ ہم یسوع کی دوبارہ واپسی سے کس طرح جُڑگئے ہیں، جو ہم اس کی واپسی کے بعد اس کی ساجھے داری کی امید کرتے ہیں۔

ہم صرف چند حالات میں ہی گناہ سے آزاد ہیں۔ ''وہ انسان جو ایمان لایا اور عیسائی بنا وہی محفوظ ہے'' (بحوالہ Mark 16:16) یہ سب یسوع کی دوبارہ آمد پر ممکن ہے۔ اس کے برعکس صرف عیسائی بننے کے بعد براہ راست نجات نہیں ملتی، لیکن تمہارے اعمالوں کے حساب کے دن(بحوالہ1 Cor. 3:15) یقینی طور پر اگر ہم نے عیسائی بنتے وقت نجات حاصل ۔ کرلی ہے تو، حشر کے عقیدے کی کوئی ضرورت نہیں، اور نہ ہی ہم مر یں گے ۔ ''وہ جو ہمیشہ رہنے والا ہے محفوظ رہے گا''(بحوالہ Matt. 10:22)۔

یہاں تک کہ عیسائی بننے کے بعد، پال (اور تمام عیسائی) نجات پر یقین کرنے لگے (بحوالہ Phil. 3:10-13; 1 Cor. 9:27) اس نے ابدی زندگی کی امید کی بات کہی (بحوالہ Titus 1:2; 3:7; 1 Thess. 5:8; Rom. 8:24) اور ہمارے ''نجات کے بعد'' کے بارے میں بتایا''(بحوالہ Heb. 1:14) یوم حشر پر ، سچے لوگ ابدی زندگی میں داخل ہونگے، (بحوالہ Matt. 25:46) میں ہوتا ہے۔ وہ دلیل پیش Rom. 13:11 پال کی شاندار، تتحقیق شدہ منطق کا مظاہرہ کرتا ہے کہ عیسائیت قبول کرنے کے بعد ہم یہ سمجھ سکیں گے کہ ہماری زندگی کا ہر دن یسوع کی دوبارہ واپسی کے قریب تر ہوتا جارہا ہے، اس لئے ہمیں خوش ہوجانا چاہئے کہ ''اب ہمارے یقین سے زیادہ قریب تر ہماری نجات آچکی ہے''۔ہماری نجات اس کے باوجود اس وقت ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ نجات کی بھی شرط ہے؛ ہم اس وقت ہی محفوظ ہیں اگر ہم سچا عقیدہ رکھتے ہیں (بحوالہ Heb. 3:12-14) اگر ہم بنیادی عقیدہ رکھتے ہیں جو گوسپل پر مبنی ہے ، بحوالہ 1 Tim. 4:16; 1 Cor. 15:1,2) اور ہم یہ سب کام کرتے ہیں جن پر یہ عظیم ترین ، امیدیں منحصر ہیں (بحوالہ2 Peter 1:10)۔

یونانی لفظ کا ترجمہ ''محفوظ ' ' (Saved) موجودہ سے ہوا ہے جس کا کئی مرتبہ زمانے میں استعمال ہوا ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نجات کا سلسلہ جاری ہے جو ہمارے

اندر پیدا ہورہا ہے اور یہ صرف گوسپل پر ہمارے مسلسل اعتقاد کا نتیجہ ہے۔ اس طرح عقیدت مندوں کے بارے میں کیا گیا ہے کہ گوسپل کو ان کے ذریعے قبول کرنے سے ہی وہ ''محفوظ ہورہے ہیں''(بحوالہ1 Cor. 1:18 R.S.V.) بحوالہ (دوسری مثال اس کی ہمیں Acts 2:47؛ اور 2 Cor. 2:15) میں ملے گی۔ یہ یونانی لفظ ''محفوظ' ' (Saved) صرف ماضی کے زمانے کیلئے استعمال کیا گیا ہے جو عظیم نجات سے متعلق جسے یسوع نے صلیب پر ممکن بنا دیا ہے، اور عیسائیت قبول کر کے ہی ہم اس سے منسلک ہوسکتے ہیں (بحوالہ2 Tim. 1:9; Titus 3:5)-

یہ تمام باتیں اصل اسرائیل سے خدا کے معاملات کے ذریعے علحدہ رکھی گئی ہیں، جو روحانی اسرائیل کے ساتھ اس کے (خدا کے) تعلقات کی بنیاد ظاہر کرتی ہیں، یعنی کہ معتقدین کے ساتھ اس کے تعلقات۔ اسرائیل مصر سے نکل گئے تھے جو دنیا میں انسان پرستی اور جھوٹے مذہب کی نمائندگی کررہا تھا جس سے ہم عیسائی بننے سے قبل جُڑے ہوئے تھے۔ یہ لوگ بحر احمر سے گذرے اور سینائی کے ویرانوں میں سفر کیا، جس زمین کا خدا نے وعدہ کیا تھا، ''جہاں انہوں نے مکمل طور پر خدا کی اقلیم قائم کردی۔ بحر احمر سے ان کے گذرنے کو ہم عام طرز پر عیسائیت قبول کرنا کہتے ہیں(بحوالہ1 Cor. 10:1,2) صحرا میں بھٹکنے کو ہم موجودہ ؛ زندگی سے تعبیر کرتے ہیں، اور کینان کو ہم خدا کی اقلیم مانتے ہیں۔ Jude v. 5 یہ بتاتا ہے کہ ریگستان میں بھٹکتے ہوئے ان میں سے کتنے لوگ مر گئے تھے: ''لارڈ، مصر کی زمین سے لوگوں کو بچا رہا تھا، اور بعد میں جو ایمان نہیں لائے انہیں تباہ کردیا'' ۔ اس طرح اسرائیل کو مصر سے 'محفوظ' کیاگیا، ٹھیک اسی طرح جو عیسائیت قبول کر چکے ہیں گناہ سے 'محفوظ' کردئے گئے ہیں اگر ان اسرائیلیوں میں سے کسی ایک سے پوچھا جائے کہ ''کیا تم محفوظ ہو؟'' ان کا جواب ہوگا ''ہاں'' اس کا مطلب یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ خود بخود محفوظ ہوئے۔

اس طرح سے وہ اسرئیلی جو اپنے دلوں سے مصر کی طرف راغب ہوگئے(بحوالہ Acts 7:39) اور مادی زندگی اور جھوٹے عقیدے کی طرف واپس لوٹ آئے، تو اس طرح جو عیسائیت قبول کر کے گناہ سے محفوظ' کردئے گئے تھے وہ ان نعمتوں سے محروم ہوگئے تھے جو ان کے پاس تھیں۔ ہمارا بھی انجام یہ ہوسکتا ہے ٹھیک اسی طرح سے جیسا روحانی اسرائیل (عقیدت مندوں) کے ساتھ ریگستان میں پیش آنے والے حالات کو 1 Cor. 10:1-12, Heb. 4:1,2 and Rom. 11:17-21 میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کی مثالیں الہامی کتابوں میں موجود ہیں کہ جو عیسائیت قبول کرنے کے بعد گناہ سے ایک بار 'محفوظ' کردئے گئے تھے، جو بعد میں ایسے حالات میں آگئے۔ اس کے معنی یہ ہوئے ہیں کہ یسوع کی واپسی پر ان کو سزا ملے گی (e.g. Heb. 3:12-14; 6:4-6; 10:20-29) حاسد تبلیغ کاروں کی جانب سے ''ایک بار محفوظ ہمیشہ کیلئے محفوظ' کا عقیدہ ان حالات میں ظاہر ہوگیا کہ اس کا یہی انجام ہونا ہے۔ جو مکمل طور پر مادی دنیا سے جڑے رہنے کا انجام ہے۔

جہاں تک ان باتوں کا تعلق ہے عیسائیت قبول کرنے کے ذریعے ہم کس حد تک ''محفوظ'' ہیں اس کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ قدم اس لئے نہیں

سمجھا جانا چاہئے کہ یہ ہمیں نجات کا موقع ہے۔ بلکہ عیسائیت قبول کئے بغیر یہ اپنے امکانات ہیں جن پر غور ہونا چاہئے۔ عیسائیت قبول کرتے ہوئے یسوع کو اپنا لینا ہی ہمارے تحفظ کا راستہ ہے؛ ہمیں اس سے ہی ایسی یقینی امید ملتی ہے کہ جس طرح ہم پانی سے باہر آئے ہیں اسی طرح یسوع پر عقیدہ رکھتے ہیں تو ہم خدا کی اقلیم کا حصہ ہونگے۔ کسی بھی مرحلے میں عیسائیت قبول کرنے کے بعد ہمیں ایسا سچا یقین ہونا چاہئے کہ یسوع کی واپسی کے بعد ہم کو اس کی اقلیم میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ ہمیں خود بخود اس پر مکمل یقین نہیں ہونا چاہئے کیونکہ دوسرے دن ہی ہمارا یہ یقین ٹوٹ سکتا ہے؛ کیونکہ ہم اس زندگی میں ہمارا روحانی مستقبل قطعی نہیں جانتے۔

ہمیں اپنے ضمیر کو زندہ رکھنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرنا چاہئے جو عیسائیت قبول کرتے وقت خدا کی طرف سے ہمیں عطا کیا گیا ہے۔ عیسائیت قبول کرنا ''ایک زندہ ضمیر کا عہد ہے'' (بحوالہ1 Pet. 3:21, Greek) کہ عیسائیت قبول کرنے والا اس کا عہد (وعدہ) کرتا ہے کہ ؛ وہ خدا کے ساتھ اپنے ضمیر کو ہمیشہ صاف رکھے گا۔

عیسائی بننا اسقدر اہمیت کا حامل ہے کہ یہ ہمیں یسوع سے ملی ہوئی نجات کی عظیم ترین راہ پر چلنے کی توفیق دیتا ہے، اس لئے ہمیں ہوشیار رہنا چاہئے کہ ہم اپنی حرکت یا کام سے ایسے تاثرات قائم نہ کریں کہ جس سے ظاہر ہو کہ ہمارے لئے صرف عیسائی بننا ہی تحفظ کی ضمانت ہے۔ اس سے قبل ہم نے یہ ظاہر کیا ہے کہ یسوع کو صلیب دیئے جانے کی باتوں پر عمل زندگی میں کس قدر اہمیت کا حامل ہے: ''پانی یا روح سے پیدا ہونے والا آدمی ہی صرف خدا کی اقلیم میں جائے گا دوسرا کوئی نہیں'' (بحوالہ John 3:51) اس کا Peter 1:23 - سے موازنہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ روح کے ذریعے پیدا ئش جو عیسائیت قبول کرنے کے بعد ہوئی ہے اس کا حوالہ روح،دنیا کے ذریعے ہماری جاری نسل کے سامنے ضرور پیش کرنا چاہئے۔نجات صرف عیسائی بننے میں نہیں ہے؛ یہ نتیجہ ہے مہربانیوں کا (بحوالہ Eph. 2:8) عقیدے کا (، بحوالہ Rom. 1:5) (اور امید کا بحوالہ Rom. 8:24)، دوسری چیزوں کے ساتھ اکثر یہ باتیں ، سننے میں آتی ہیں کہ صرف عقیدہ سے نجات ہے اور اس کے بعد ایک ''کام'' جیسے عیسائی بننا ہی کافی ہے۔ James 2:17-24 نے یہ وضاحت کی ہے کہ ایسی عذر داریاں اس کے باوجود، عقیدہ اور کاموں میں غلط قسم کے اختلابات پیدا کرتی ہیں؛ ایک سچا عقیدہ جو صرف گوسپل میں موجود ہے، جس میں سچے کام کرنے کی باتیں بتائی گئی ہیں جس کا نتیجہ عیسائیت قبول کرنے میں ہے۔ ''ایک آدمی کی شناخت اس کے کام سے ہوتی ہے، اس کی شناخت صرف اس کا عقیدہ نہیں ہوتی'' (بحوالہ James 2:24) یہ عقیدت مند عیسائیت قبول کرنے کے متعدد معاملات میں - سوال کرتا ہے کہ محفوظ رہنے کیلئے اسے ''کیا کرنا چاہئے''؛ اس کا جواب ہمیشہ عیسائیت قبول کرنے میں مضمر ہے (بحوالہ Acts 2:37; 9:6; 10:6; 16:30) عمل پر عیسائیت قبول کرنے - کرتے ہوئے ضروری ہدایت یہ دی گئی ہے کہ نجات کے لئے گوسپل پر ہمارا عقیدہ پختہ ہونا چاہئے۔ ہمیں محفوظ رکھنے کا کام اس کے بعد خدا اور یسوع خود کرے گا، لیکن ہمیں ''وہ کام انجام دینا ہے'' جو اس عقیدے پر پورے اتریں (بحوالہ Acts 26:20 cp. Mark 16:15,16) -

ہم نے پہلے ہی یہ ظاہر کیا ہے یسوع پر عقیدہ لانے کے بعد گناہوں سے ہماری پاکیزگی خدا کی جانب سے معاجی میں مضمر ہے۔ چند اقتباسات میں ہم نے عقیدے اور عمل کے ذریعے گناہوں سے پاکیزگی کا تذکرہ کیا ہے (بحوالہ Acts 22:16; Rev. 7:14; Jer 4:14; Is. 1:16 ؛ دوسرے معنوں میں خدا ہمارے گناہونکو خود دھو دیتا ہے (بحوالہ Eze. 16:9; ps. 51:2,7; 1 Cor. 6:11 ۔ یہ بات اس خوبصورتی کے ساتھ بتائی گئی ہے کہ عیسائیت قبول کرتے ہوئے ہم اگر اپنا کام بخوبی انجام دیتے ہیں تو، خدا ہمارے گناہ خود دھودے گا۔ اس طرح خدا کے گوسپل کی نعمتوں کو حاصل کرنے کیلئے عیسائی بننے کے ''کام'' اور اقدام کی بہت اہمیت ہے (جو بغیر کسی بھید بھاؤ کے ہے) اور جنہیں اس کے کلام کے ذریعے ہمیں پیش کیا گیا ہے۔

انحراف :دوبارہ عیسائیت قبول کرنا

کچھ لوگ عیسائی بننے میں پس و پیش کرتے ہیں کیونکہ پہلے ان کے خیال میں عیسائی بننے کے دوسرے طریقے تھے یعنی کہ ایک بچہ کے مانند ان پر پانی کا چھڑکاؤ، یا کسی کلیسا میں خود کو مکمل طور پر وقف کردینا۔ اس کے باوجود، عیسائی بننے سے قبل سچے گوسپل (پر عقیدہ اور درست یقین ہونا ضروری ہے۔ پانی میں غوطہ بحوالہ Acts 2:38; Mark 16:15,16 خوری سے قبل ان حالات کی بنیاد پر عیسائی نہیں صرف عیسائی بننے میں مضمر ہے۔ Mt. 28:19,20 عیسائیت قبول کرنے کو سب سے پہلے یسوع کے ذریعے بیان کردہ تعلیم کو اولیت دینے پر غور کرنا قراردیا گیا ہے۔ ایک نوجوان انسان گوسپل کی باتوں کو بہتر طور پر نہیں سمجھ سکتا ہے؛ اس طرح کسی بھی معاملے میں پانی چھڑکنا عیسائیت قبول کرنا نہیں ہے۔ ایک تیراک سوئمنگ پول میں غوطہ لگاتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ پانی پر دوبارہ واپس اُٹھے، نہیں بھی اٹھے لیکن یہ عیسائیت قبول کرنا نہیں ہے کیونکہ وہ شخص ٹھیک طور پر سچے گوسپل کے اصول پورے نہیں کررہا ہے۔ اس طرح یہ باتیں ان لوگوں کیلئے درست ہیں جو جھوٹے عقیدے پر یقین رکھتے ہوئے غوطہ لگاتے ہیں اور پھر باہر آتے ہیں۔

ایسا صرف ''واحد عقیدہ'' ہے، یعنی کہ عقیدوں کا ایک سیٹ جو سچے گوسپل پر مشتمل ہے، اور اس کے بعد صرف ''ایک بار عیسائیت قبول کرنے پر''۔ عیسائیت قبول کرنا اس کے بعد ہی عمل میں آتا ہے جب ''واحد عقیدہ'' پر یقین ہو''۔ ''صرف ایک جسم ہے (یعنی کہ صرف (ایک سچا کلیسا)۔۔۔ یہاں تک آپ صرف ایک امید پر قائم ہوں۔ واحد لارڈ، واحد عقیدہ، واحد عیسائیت اور واحد خدا'' (بحوالہ Eph. 4:4-6 ۔ ایسی کوئی دو امید نہیں ہے جیسا کہ وہ لوگ یقین رکھتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اس سے کوئی سروکار نہیں کہ ہم اپنے انعام کی زمین یا جنت ملنے پر یقین کریں۔ صرف '' خدا ئے واحد'' ۔یسوع اس لئے خدا نہیں ہے ۔اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ جس وقت ہم عیسائیت قبول کرتے ہیں اس وقت بنیادی عقائد سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں یہ فوائد خدا

کی اقلیم، خدا اور یسوع کی فطرت، وغیرہ ہیں، اس طرح ہمارا پہلی بار عیسائی بننا درست ثابت نہیں ہوتا ہے۔

راہب جان نے لوگوں کو غوطہ لگایا، اور ان سے کہا کہ وہ توبہ کریں، اور یسوع کے تعلق سے چند باتیں بتائیں (بحوالہ Mark 1:4; Luke 1:77)- اس کے باوجود، یہ ناکافی تھا- Acts 19:1-5 مینکہا گیا ہے کہ چند افراد جن کو جان نے عیسائی بنایا تھا انہیں دوبارہ عیسائی بنانا پڑا کیونکہ وہ عقیدہ کی چند باتوں کو بہتر طور پر جذب نہیں کرسکے تھے۔ ان لوگوں کی طرح جنہیں جان نے عیسائی بنایا تھا، ہم یہ محسوس کرسکتے ہیں کہ ہمارے پہلے غوطہ سے ہم نے سچے دل سے توبہ کی اور ایک نئی زندگی کا آغاز کیا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ سچ ہو، لیکن اس سے ''ایک (سچے) عیسائی بننے کے کام'' کی ضرورت کو بے مقصد نہیں بناتا ہے۔ جو صرف واحد عقیدہ ، کے تمام عناصر کو جذب کرنے کے بعد ہی پیدا ہوسکتا ہے۔

۱۔ کیا ہم عیسائیت قبول کئے بغیر محفوظ ہو سکتے ہیں؟

اے) ہاں

بی) نہیں

۲۔ لفظ ’’عیسائیت قبول کرنے ‘‘ کے کیا معنی ہیں؟

اے) عہد

بی) پانی کا چھڑکاؤ

سی) عقیدہ

ڈی) پانی میں ڈوبنا ، غوطہ لگانا

۳۔ ہمیں عیسائیت کب قبول کرنا چاہئے؟

اے) سچی گوسپل پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کے بعد

بی) بحیثیت ایک چھوٹے لڑکے کے

سی) بائبل میں دلچسپی لینے کے بعد

ڈی) ہم جب کوئی کلیسا میں داخل ہونا چاہتے ہیں؟

۴۔ ہمیں کس چیز سے عیسائیت قبول کرنا چاہئے؟

اے) کلیسا جس نے ہمیں عیسائی بنایا

بی) خدا کی باتیں

سی) یسوع

ڈی) روح القدس

۵۔ عیسائیت قبول کرنے کے بعد مندرجہ ذیل میں سے کیا ہوتا ہے؟

اے) ہم ابراہیم کے بیج کا حصہ بن جاتے ہیں

بی) ہم دوبارہ گناہ نہیں کرتے

سی) ہم یقینی طور پر ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جاتے ہیں

ڈی) ہمارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

۶۔ کیا آپ عیسائیت قبول کرنا چاہتے ہیں؟

اے) ہاں

بی) نہیں

مطالعه۱۰ : سوالات

عیسائیت قبول کرنے کے بعد تقدس کو با معنی بنائیں اور ایسی زندگی کا آغاز کریں جو
جسمانی نہ ہو بلکہ روحانی ہو(بحوالہ Rom. 6:22; 8:1; Gal. 5:16,25) - کیونکہ ہماری تمام
حرکات اور سکنات خدا کی تابع ہے(بحوالہ John 15:7,8)اور ہماری رہنمائی ہمیشہ ہی مقدس
روح کرتی ہے یعنی ہماری ہر حرکت پر اس کی نگاہ ہے۔ ہمیں اپنی پوری زندگی اس کے تابع ہو
کر گزارنا ہے اس کیلئے بائبل کا مطالعہ اور اسے بہتر طور پر سمجھنا بہت ضروری ہے۔ ا

س کا سنجیدگی کے ساتھ مطالعہ اس نتیجے پر پہنچائے گا کہ کوئی بھی فرد عیسائیت قبول
کر نے کی ضرورت کو سمجھنے کیلئے مجبور ہوگا اورپھر اس پر عمل کرنے کیلئے وہ خود
بخود تیار ہو جائے گا۔ ہماری حرکات و سکنات پر چونکہ خدا کی نظر ہے جو ہر قدم پر ہماری
رہنمائی کررہا ہے اور اسی سے ہمیں ہدایت ملے گی۔ خدا کی مرضی کو قبول کرنے کی طرف
پہلا قدم عیسائیت ہے۔ گوسپل کے بنیادی ڈھانچہ اور بائبل میں یکسانیت سے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ
ہم اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں جب ہم پر عجیب و غریب کیفیت طاری ہوجاتی ہے اس وقت ہم
مطالعہ تو ضرور کرسکتے ہیں لیکن اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا (دیکھئے Appendix 2) اس لئے
الہامی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے قبل ہمیں مختصر عبادت کرنا ضروری ہے:" تو میری آنکھیں
کھول دے، تاکہ میں تیرے قانون سے کر عجائب کا نظارہ کروں"(بحوالہ Ps.119:18) -

آیات کا مطالعہ ہمارے روز مرہ کا معمول ہونا چاہئے اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہمارا انحصار اور روحانی ضرورت اس پر ہی مبنی ہے۔ ہماری خوراک سے زیادہ ضروری ان کا مطالعہ ہے 'مجھے روز مرہ کی غذا سے زیادہ تقویت ان آیات کے مطالعہ سے ملتی ہے' جاب کا کہنا ہے: تیرے (Jeremiah) - اسی طرح جیریمیا(Job 23:12کے یہی تاثرات ہیں (بحوالہ کلمات مجھے ملے اور میں نے انہیں جذب کر لیا: اور یہ تیرے کلمات کا ہی کرشمہ ہے کہ اس دن میں روزآنہ (Jer. 15:16 سے مجھے خوشی نصیب ہوئی اور میرا دل منور ہوگیا' (بحوالہ - بائبل کا مطالعہ روز مرہ زندگی کا معمول بنانا بہت اہم ہے۔ صبح نصف گھنٹے تک مسلسل بائبل کا مطالعہ روحانی طاقت کے ساتھ دن کے بہترین آغاز کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ یہ اعتقاد یوم حشر میں دفاع کریگا۔اس قسم کی عقیدہ پیدا کرنے والی عادتیں یوم حشر میں سونا سے زیادہ قیمتی ہوں گی۔

الہامی کتابوں کے ان حصوں کو صرف مطالعہ جو فطری طور پر ہمیں راغب کرتا ہے اس سے اعتراز کرنے کیلئے ابتدائی عیسائیت کے مبلغین نے مطالعہ کا ایک پروگرام تیار کیا تھا جو اس کتاب کے پبلِشر کے پاس دستیاب) ("The Bible Companion") ' ' ''بائبل کا مطالعہ ہے)۔ اس میں ایسے کئی باب ہیں جو روزانہ پڑھے جاسکتے ہیں، جس کے نتیجے میں نیا صحیفہ سال میں دو مرتبہ اور پرانا صحیفہ ایک مرتبہ پڑھا جاسکتا ہے۔ جب ہم دن بدن ہر باب کا مطالعہ کرتے جاتے ہیں تو ہمیں اس خیال سے ہمت ملتی ہے کہ دوسرے ہزاروں معتقدین اسی باب کا مطالعہ کررہے ہوں گے - ہم جب کبھی ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو، فوراً ہی ہم ایک دوسرے سے جڑ جاتے ہے؛ وہ ابواب جن کا حال ہی میں ہم نے مطالعہ کیا ہے اس وقت ہماری گفتگو کا بنیادی موضوع ہونا چاہئے۔

دوسرااہم اصول جو اپنانا چاہئے وہ دعا ہے۔ چونکہ ہمیں یہ بتا دیا جاچکا ہے کہ ''خدا اور انسان کے درمیان صرف ایک ثالث ہے، وہ آدمی یسوع مسیح ہے؛ جس نے خود کو لوگوں کے حوالے کردیا''، پال نے یسوع کے کاموں کے علم پر پکٹیکل نتیجے گھرگھر پہنچائے ہیں؛ ''میں دعا کروں گا اس کے بعد ہر آدمی ہر جگہ دعا کرے-- بغیر شک اور شبہات کے'' (بحوالہ 1 Tim. 2:5-8) - ''ہمارے پاس چونکہ ایسا کوئی اعلیٰ راہب نہیں ہے جو ہمارے احساسات کو سمجھ نہ سکے؛ لیکن وہبھی ہماری طرح سے تمام طرح سے اکسایا ہوا ہو، پھر بھی گناہ سے پاک ہو۔ اس لئے ہمیں بڑی دلیری کے ساتھ خدا کی رحمتوں کا احساس کرنا چاہئے کہ ہمیں معاف کردیا جائے گا، اور ضرورت کے وقت ہمیں اس کی رحمتیں میسر ہوں گی'' (بحوالہ Heb. 4:15,16)-

حقیقی معنوں میں ہمیں اس بات پر خوش ہونا چاہئے کہ یسوع ہمارا نجی عظیم راہب ہے جو ہماری دعاؤں کو پُرزور حمایت کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کرتا ہے، اور ہمیں پورے عقیدے کے ساتھ برابر دعاؤں کی تحریک دیتا ہے۔ اس کے باوجود دعاء صرف ذہنی ''ضروریات کی فہرست'' کے طور پر خدا کے سامنے پیش نہیں کرنا چاہئے؛ کھانا کھانے سے قبل غذا کیلئے، سفر وغیرہ میں حفاظت کیلئے اس کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ ان سب باتوں کو ہماری دعاؤں کا اہم حصہ بنانا چاہئے۔

لارڈ کے سامنے اپنے مسائل پیش کرنا، خود ان معنوں، میں دلوں میں اطمینان پیدا کرتا ہے: ''ہر چیز کیلئے (دعاء کیلئے کوئی شئے چھوٹی نہیں ہے) دعائ۔۔ شکرگذاری کے ساتھ اپنی درخواست خدا سے کرنا چاہئے۔ اور خدا کے رحم کی درخواست جو پوری توجہ کے ساتھ ہو، دعا کے وقت اپنے دلوں اور دماغوں میں رکھنا چاہئے'' (بحوالہ Phil. 4:6, 7)۔

اگر ہماری دعائیں خدا کی مرضی کے مطابق ہیں، تو وہ ضرور پوری ہوں گی (بحوالہ 1 John 5:14) ۔ ہم سمجھ سکتے ہیں کہ خدا کی مرضی اس کے کلام کے ہمارے مطالعہ کے ذریعے جو اس کی روح ،مرضی ظاہر کرتی ہے ہمارے اندر داخل ہوجائیگی۔ اس طرح سے بائبل کا ہمارا مطالعہ ہمیں دعا کرنے کا طریقہ بتاتا ہے، اس طرح سے ہماری دعاؤں میں تاثیر پیدا ہوتی ہے اس لئے ''اگر ۔۔ میری باتیں تم نے مانیں، تو تم سے پوچھا جائے گا کہ تیری کیا خواہش ہے، اور وہ خواہش تمہارے لئے پوری ہوگی'' (بحوالہ John 15:7)۔

الہامی کتابوں میں برابر دعائیں کرنے کی متدد مثالیں موجود ہیں (بحوالہ Ps. 119:164; Dan. 6:10) ۔ صبح اور شام، ساتھ میں دن کے وقت شکریہ کی مختصر دعائیں دشواریوں کو کم سے کم کرنے کا ذریعہ سمجھی گئی ہیں۔صبح اور شام،خدا کا شکریہ ادا کرنے کے لئے دن کے اوقات میں مختصردعا ہمارے روز مرہ کا کم سے کم معمول ہونا چاہئے۔

خدا کی سچائی کو سمجھنے میں پیدا ہونے والے اختلافات میں سب سے بڑا اختلاف روحانی طور پر خود غرض بننا ہے۔ ہمیں خدا کے ساتھ اپنے نجی رشتے کے بارے میں اس قدر مطمئن ہونا چاہئے، جو بائبل کے ہمارے نجی مطالیہ اور روحانیت میں شامل ہو، ان چیزوں کو دوسروں کے ساتھ باٹنے کے سلسلے میں ہم اس کو نظر انداز کرسکتے ہیں۔ جن میں ہمارے ساتھی معتقدین اور ہمارے اطراف پھیلی ہوئی دنیا بھی شامل ہے۔ خدا کا کلام اور سچی گوسپل جو

اس میں نظر آتی ہے، تاریکی میں روشنی یا جلتے ہوئے چراغ کے مانند ہے (بحوالہ Ps. 119:105; Prov. 4:18) - یسوع نے بتایا ہے کہ دوسرا کوئی نہیں ہے جو ایک بالٹی کے اندر اس قسم کی روشنی پیدا کرسکے، لیکن وہ سرِ عام اس کی نمائش کرتا ہے (بحوالہ Matt. 5:15) - ''تم دنیا کی روشنی ہو'' کیونکہ تم نے یسوع کیلئے عیسائیت قبول کی ہے، ''جو دنیا کی روشنی ہے'' (بحوالہ Matt. 5:14; John 8:12) - ایک شہر جسے پہاڑوں پربسایا گیا ہو اسے چھپایا نہیں جاسکتا''، یسوع نے اپنا کلام اس طرح جاری رکھا (بحوالہ Matt. 5:14)-

اگر ہم حقیقی معنوں میں گوسپل کے مطابق زندگی گذارتے ہیں جو ہم نے سمجھی ہے تو ہماری ''پاکیزگی' ان لوگوں کے لئے نمونہ ہوگی جن کیساتھ ہم رہتے ہیں- ہم اس حقیقت کو نہیں چھپا سکیں گے کہ ہم اقلیم کی تمنا میں ''تم سے جدا' ہیں، اور ان کے دنیاوی راستوں سے بھی جدا ہیں-''

بڑے خوبصورت ڈھنگ سے ہماری سچائی کی معلومات کو ان لوگوں میں بانٹ سکتے ہیں جن سے ہم ملتے ہیں: گفتگو کے رخ کو روحانی باتوں کی طرف موڑنا، دوسرے کلیسائوں کے اراکین کے ساتھ عقیدے پر بحث، خیالات کو بانٹتے ہوئے، اور ہمارے ذریعے اخبارات میں چھوٹے چھوٹے اشتہارات کی اشاعت، یہ سب ایسی باتیں ہیں جن سے ہماری روشنی میں اضافہ ہوگا- ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ ہمیں یہ تمام کاموں کی ذمہ داری ہمارے معتقدین پر چھوڑ دینا چاہئے؛ ہم میں سے یہ ایک کی اپنی ذمہ داری ہوتی ہے عہد قدیم کے عیسائی مبلغین منظم گروپ تھے، دوسرے گروپوں کے مقابلے میں جو بڑے پیمانے پر تبلیغ کیا کرتے تھے- ہم میں بھی ہر ایک اپنے طور کچھ نہ کچھ کرے، جو خود ہمار ے اپنے اخراجات پر مبنی ہو-

تبلیغ کا سب سے کامیاب طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے عقائد کا نہ صرف اپنے خاندان والوں کے سامنے تذکرہ کریں بلکہ ان کے ساتھ بھی اس کی باتیں کریں جو ہمارے بہت قریب ہیں - جن لوگوں کے دوست و احباب کا اس پر عقیدہ نہیں ہے ان کے سامنے عقائد واصح طور پر بیان کریں ، اس طرح سے جب ایک بار ایسا کر دیا گیاہو تو بار بار اس معاملہ کو نہ اٹھا نا یا ان پر کسی قسم کا دبائو ڈالنا غلط ہے - کسی دبائو میں آکر تبدیلی مدہب حدا کو پسند نہیں ہے - ہمارا فرص ہے کہ بغیر کسی حمایت کے لوگوں کے سامنے حقائق کو پیش کریں نتیجے کی توقع نہ کریں کیونکہ ان سچائیوں کو پیش کر نے کی ہم پر بری ذمہ داری ہے (بحوالہ Eze. 3:17-21) ؛ اگر یسوع ہماری زندگی میں آگیا تو''ایک وقت میں میدان میں دو افراد ہوں گے ، ایک جسے قبول کر لیا جائے گا اور دوسرا وہاں سے روانہ ہو جائے گا ''(بحوالہ Luke.17:36) یقینی طور پر یہ تعجب کی بات ہو گی کہ ہم اپنے گھر والوں اور ساتھیوں میں یسوع کی آمد کے بارے میں نہ بتائیں کہ ان کی کب آمد ہو گی-

اب تک اس مطالعہ میں ہم نے ہماری روحانی ذمہ داریوں کے بارے میں تذکرہ کیا ہے۔ اس کے باوجود، یہ ہمارا فرض ہے کہ جو ہماری امیدوں کے ساجھے دار ہیں ان کے ساتھ ملیں۔ ایک بار پھر یہ بات ایسی ہے کہ ایسا ہماری فطری خواہش ہونا چاہئے۔ ہم نے یہ ظاہر کردیا ہے کہ عیسائیت قبول کرنے کے بعد ہم خدا کی اقلیم کی طرف انجانے سفر پر نکل پڑتے ہیں یہی فطرت ہے کہ ہمیں ایسی خواہش ہونا چاہئے کہ اس سفر کے ساتھی مسافروں کے ساتھ ہم رابطہ قائم کریں۔ یسوع کی آمد کے آخری ایام میں ہم زندگی گزار رہے ہیں؛ بہت سارے الجھی ہوئی آزمائشوں پر قابو پانے کیلئے جو ان دنوں ہماری زندگی میں سے گزر رہی ہیںہمیں اپنے ساتھیوں سے ایسے لوگوں کے ساتھ بانٹنا ہے جو اسی پوزیشن میں ہیں؛ ''اس مقصد کیلئے نہیں کہ ہم سب ایک جگہ اکٹھا ہوجائیں ـــ بلکہ ایک دوسرے کو سمجھنے کیلئے: اور اس سے زیادہ یہ ہے کہ جب آپ وہ دن (یسوع کی دوسری آمد) قریب آتے دیکھتے ہیں'' (بحوالہ Heb. 10:25 cp. Mal. 3:16) معتقدین کو چاہئے وہ ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں چاہے وہ خطوط کے ذریعے ہو یا سفر کے ذریعے بائبل کے مطالعہ کو ایک دوسرے میں پھیلانے کی غرض سے ملاقات کریں، مواصلاتی سروس اور تبلیغ کی سرگرمیاں بھی شامل ہوں۔

ہم میں سے ہر ایک کو شخصی طور پر اقلیم کی عظیم امید کیلئے ایک دوسرے کو بنانا چاہئے۔ لفظ 'صوفی' کے معنی ہیں ''تارک الدنیا فرد'' اور ان کا حوالہ ان تمام سچے معتقدین کو دیا جاسکتا ہے جبکہ یہ حوالہ ماضی کے چند مشہور معتقدین سے نہیں دیا جاسکتا ہے۔ یونانی لفظ ہے جس کے (ecclesia) ' جس کا انگریزی بائبل میں 'چرچ' کا ترجمہ ہوا ہے وہ 'ایکسیلشیا معنی ''تارک الدنیا انسانوں کا اجتماع'' یعنی معتقدین کا اجتماع ہے۔ ''چرچ'' کا حوالہ معتقدین کے گروپ سے دیا گیا ہے جبکہ یہ انسانوں کے ذریعے بنائی جانے والی عمارت نہیں ہے جہاں وہ ملتے ہیں۔ اس لفظ کے استعمال میں پیدا ہونے والی غلط فہمی کو دور کرنے کیلئے پرانے زمانے کے عیسائی مبلغین نے 'چرچ' کا حوالہ 'ایکسلیشیا' سے زیادہ ہے۔

جب کبھی بھی کسی خاس قصبہ یا علاقہ میں معتقدین کی ایک بڑی تعداد موجود ہوتی ہے، تو یہ منطقی بات ہے کہ وہ کوئی ملاقات کی جگہ مختص کردیتے ہیں جہاں متواتر ملاقاتیں ہوا کریں۔ یہ مٹنگ کسی معتقد کے گھر یا کسی کرائے کے ہال میں معقد کی جانی چاہئے۔ قدیم زمانے کے معتقدین دنیا بھر کے کمیونیٹی سنٹر، ہوٹل کانفرنس روم، خود بناتے ہوئے ہال یا پرائیوٹ گھروں میں اس قسم کی میٹنگس کیا کرتے تھے۔ کلیسا کی تیاری کا مقصد یہ ہے کہ مشترکہ طور پر بائبل کے مطالعہ کے ذریعے اس کے ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ کیا جاسکے اور مشترکہ طور پر تبلیغ کے ذریعے دنیا بھر میں اس کی روشنی پھیلائی جاسکے۔ قدیم عیسائیت طرز کے کلیساؤں کا ایک خصوصی پروگرام اس طرح سے تیار کیا جانا چاہئے:۔

بجے دوپہر جام وصبو اور کھانے پینے کے لمحات ۱۱ اتوار

عوامی تبلیغ کی سرگرمی بجے شام ۶

بائبل مطالعہ بجے شام ۸ بدھ

ایکسلیشیا یا کلیسا خدا کے خاندان کا ایک حصہ ہے۔ ایک قریبی تعلقات رکھنے والے طبقے کیلئے ہر ممبر کیلئے ضرورت ہے کہ وہ حساس ہو اور دوسرے کی خدمت کا جذبہ رکھتا ہو۔ یسوع خود اس کیلئے سب سے بڑی مثال تھا۔ اس کی واضح روحانی برتری کے ثبوت کے باوجود، وہ ''ہر ایک کے نوکر' کی طرح کام کرتا تھا، یہاں تک وہ اپنے معتقدین کے پیر تک دھلاتا تھا، یہ اس کی مثال ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان میں کون سب سے برتر ہے۔ یسوع نے ہم کو اس مثال کے ذریعے بڑا پیغام دیا ہے (بحوالہ John 13:14, 15; Matt. 20:25-28)۔

جو تعلیم کلیسا میں دی جائے اس کی بنیاد خدا کی باتوں پر ہو۔ جو لوگ کلیسا میں لوگوں سے خطاب کرتے ہیں، وہ خدا کے عکس کے مانند ہوتے ہیں، اور اس کی طرف سے بولتے ہیں۔ کیونکہ خدا کی صفت تذکیر ہے ، اس لئے خدا کی باتوں سے لوگوں کو تحریک دینے کا کام بالکل آسان نہیں ہوسکتا ہے؛ ''تمہاری عورتوں Cor. 14:34 صرف برادرس کو کرنا چاہئے۔ 1 کو کلیساؤں میں خاموش رکھو : کیونکہ ان کو لوگوں کے سامنے بولنے کی اجازت نہیں ہے''۔ 1 Tim. 2:11-15 نے اس جواز کو جنت کے باغ کے حالات سے مشابہ کیا گیا ہے؛ کیونکہ حوا نے آدم کو گناہ کی ترغیب دی تھی، اس لئے عورتوں کو اب مردوں کو تعلیم دینے کی اجازت نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا نے حوا سے قبل آدم کی تخلیق کی جو اس بات کی نشانی ہے کہ ، اور اس لئے آدمی کو چاہئے کہ عام باتوں (Cor. 11:3 ''عورت کا سربراہ مرد ہے'' (بحوالہ 1 کی روشنی میں، ''عورت کو چاہئے کہ وہ خاموشی کے ساتھ تمام موضوعات کو سمجھیں۔

لیکن نہ تو میں کسی عورت کو سمجھانے کی ضد کرتا ہوں اور نہ ہی اسے مرد پر اختیارات کی اجازت دیتا صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ وہ خاموش رہے۔ کیونکہ آدم کی تخلیق پہلے ہوئی ہے، اس کے بعد حوا بنائی گئیں۔ اور آدم گناہ کیلئے نہیں اکسایا گیا تھا بلکہ گناہ کے دوران عورت کو اکسایا گیا تھا۔ اس کے باوجود اسے بچایا جائے گا (یونانی لفظ 'بذریعہ') بچوں کی پیدائش کے ذریعے، اگر اس کا عقیدہ پورے ایمان کے تعاون اور تقدس میں ہے (بحوالہ 1 Tim. 2:11-15)۔

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ بائبل میں مرد اور عورت متعقدین کیلئے چند علیحدہ ذمہ داریاں پیش کی گئی ہیں۔ عورت چند معاملات جیسے ''شادی، بچوں کی پیدائش، گھر کی نگرانی''

، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عورت اپنے (Tim. 5:14 میں افضلیت کی حامل ہے (بحوالہ 1
گھر میں اپنی روحانی طریقہ کار سے کام کرسکتی ہے۔ اس طرح سے کلیساؤں میں عوام رابطہ کا کام مرد پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ جنسی برابری کی انسانی تھیوری کا بالکل علیحدہ جواز ہے، جہاں ایک کامیاب کیریر کی حامل عورت ہر معاملے میں اپنے شوہر کے ساتھ برابری کا دعویٰ کرے، جس میں گھر کے بجٹ سے لے کر کپڑوں وغیرہ کی پسند اور ناپسند بھی شامل ہے۔ بچوں کی پیدائش کے بارے میں ایسا لگتا ہے کہ چند دشواریاں حائل ہوئے ہیں، جس کیلئے ضروری ہوجاتا ہے کہ اس مادہ پرست اور خود غرض دنیا میں جذباتی قدروں کی سطح پرقرار رکھی جائے۔ سچے معتقدین اس دور کے اس معاملے کو درگزر کردیتے ہیں، جبکہ ہمیشہ ہی ایک توازن کی ضرورت ہو۔

شوہر کو اپنی بیوی کا حاکم نہیں ہونا چاہئے، لیکن اس سے محبت کرے جیسا کہ یسوع ہم
سے محبت کرتا ہے (بحوالہ Eph. 5:25)۔

شوہروں، کو چاہئے کہ وہ ان کے ساتھ بڑی سمجھداری سے کام لیں (یعنی کہ ’’
بیوی کے ساتھ، خدا کی باتوں پر اپنی معلومات کے مطابق بڑے حساس طریقے سے سلوک کریں)، بیوی کو عزت بخشیں جیسا کہ کمزور کشتی کے ساتھ رویہ اپنا یا جاتا ہے اور ٹھیک اسی طرح جیسے وہ زندگی کی نعمتوں کے مشترکہ وارث ہوں‘‘ (بحوالہ 1 Peter 3:7)۔

روحانی طریقے کار کے مطابق، یسوع پر اعتماد لانے سے مرد اور عورت یکساں
ہوجاتے ہیں (بحوالہ Gal. 3:27, 28 cp. 1 Cor. 11:11) اس کے باوجود، اس سے واضح ۔ خاص طور پر اصول متاثر نہیں ہوتے ہیں کہ مرد عورت کا سربراہ ہے، (بحوالہ 1 Cor. 11:3)
گھر اور کلیساؤں میں پریکٹیکل اور روحانی معاملات میں۔

اس اصول کو تسلیم کرنے کی غرض سے، خاتون معتقد کو چاہئے کہ جب کوئی برادر خدا
کی باتیں بتارہا ہو تو وہ اپنے سر کو ڈھانپ لے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کلیسا کی میٹنگوں کے دوران کوئی ٹوپی یا اسکارف سر پر رکھنا چاہئے۔ مردوں اور عورتوں کے درمیان فرق کیلئے احساس کیلئے ان کے سروں پر پہنے جانی والی ٹوپی اور اسکارف میں فرق ہونا چاہئے (بحوالہ 1 Cor. 11:14, 15) ۔ ’’ہر وہ عورت جو اپنا سر بغیر ڈھانپے ہوئے دعا کرتی ہے اپنے سر کا احترام نہیں کررہی ہے (یعنی کہ انپے شوہر کا (V.3 ؛ یہ اصول ہر عورت کیلئے چاہئے وہ اپنا سر ہی کیوں نہ منڈائے ہوئے ہو۔ اس کے باوجود اگر کوئی عورت اپنا سر نہیں ڈھانپے ہوئے ہے، چاہے وہ مونڈی ہوئی کیوں نہ ہو؛ لیکن چونکہ عورت کو سر منڈانا یا مونڈنا شرم کی بات ہے،

پھر اسے اپنا سر ڈھانپنا چاہئے۔ اس لئے ہر عورت کو سر ڈھانپنا ضروری ہے، جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اپنے شوہر کے اختیار میں ہے‘‘ (بحوالہ 1 Cor. 11:5,6,10 A.V. mg.)۔

دعاؤں اور بائبل کے مطالعہ کے دوران، کھانے پینے اور یسوع کی قربانی کی یاد میں جام لینا اس کے حکم کی اہم تکمیل ہے۔” یہ کام میری باد میں کرد‘‘ یسوع نے حکم دیا (بحوالہ Luke 22:19) ۔ یہ اس کی خواہش تھی کہ اس کے ماننے والے اس کی دوبارہ آمد تک یہ کام کرتے رہیں، اور اس کی دوبارہ آمد پر وہ جو ہمارے ساتھ کھائے گا اور جام نوش کرے گا (بحوالہ 1 Cor. 11:26; Luke 22:16-18)۔

کھانا یا روٹی کا مشابہ یسوع کے جسم سے کیا گیاہے جس نے صلیب پر اس کی پیشکش کردی تھی۔ اور جام اس کا خون ہے (بحوالہ 1 Cor. 11:23-27) ۔ ابتدائی معتقدیں اس سروس کا سلسلہ برقرار رکھے ہوئے تھے (بحوالہ Acts 2:42,46) ۔ خاص طور پر کم از کم ہفتہ میں ایک بار (بحوالہ Acts 20:7) ۔ اگر ہم حقیقت میں یسوع سے عقیدت رکھتے ہیں، تو ہم اس کے حکم کو مانیں گے (بحوالہ John 15:11-14) ۔ اگر اس کے ساتھ ہمارا سچا نجی رشتہ ہے ، تو ہمارے اندر یہ خواہش ہوگی کہ اس کی قربانی کو یاد رکھیں جیسا کہ اس کی خواہش تھی، اور اس کے بعد اس کے ذریعے عظیم نجات کی ہولی کو یاد رکھنے کیلئے اپنے حوصلوں کو بڑھائیں۔ صلیب پر اس کی تکالیف کے دنوں کو یاد کرنے سے ہماری تکالیف کم ہوجائیں گی اور ایسا اس وقت ہوگا جب ہمارے کارڈ کی تکالیف کو ہم یاد کریں گے۔

روٹی توڑنا یا جام و صبو لینا ایک اس کی یاد کو تازہ کرنے کی بنیادی باتیں ہیں؛ اس کام سے کوئی معجزاتی بات پیدا نہیں ہوگی۔ یہ موسیٰ کے قانون کے دور کے جشن کے برابر ہے (بحوالہ Luke 22:15; 1 Cor. 5:7,8) ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مصر سے جاری کی گئی عظیم باتوں کو یاد کرنا ہے جسے خدا نے بحر احمر پر موسیٰ کے ذریعے کہلوایا تھا۔ روٹی توڑنے کی سروس ہمیں یسوع کے ذریعے گناہ سے ہماری نجات کی طرف لے جاتی ہے، جو صرف صلیب پر ممکن کیا گیا اور عیسائیت قبول کر کے ہم اس سیجوڑ دیئے گئے۔ ان احکامات کا مقصد یہ ہے کہ ہم وہ کر سکتے ہیں جو فطری طور پر ہم کرنا چاہتے ہیں۔

اگر ہم کھاتے ہیں اور جام نوش کرتے ہیں تو ہم یسوع کو اپنے لئے محبت پر رضامند کرتے ہیں، اور یقینی طور پر یہ تمام باتیں ہماری نجات کیلئے ہیں، اور پھر ایک بات بالکل حقیقی نظر آنے لگتی ہیں۔ روٹی توڑنے کی سروس ہفتہ میں ایک بار منعقد کرنا صحت مند روحانی صورتحال کی ایک نشانی ہے۔ اگر کوئی شخص اس عقیدہ کے ماننے والوں کے ساتھ ایسیضیافت کرنے کا اہل نہیں ہے تو، وہ تنہا اس کا اہتمام کرسکتا ہے۔ اس حکم کو ماننے سے روکنے کیلئے کسی بھی قسم کا عذر قابل قبول نہیں ہوگا۔ ہمیں چاہئے کہ اس سروس کیلئے کھانے اور جام کی فراہمی پر ممکن کوشش کی جائے، یہاں تک کہ سخت ترین حالات میں ہمیں اس سروس کے ذریعے یسوع کو یاد کرنے سے باز نہیں رہنا چاہئے جو ہمارے لئے بہترین طریقہ ہوسکتا ہے ، اور ہمیں چاہئے کہ ہم سرخ (Luke 22:18 یسوع استعمال کرتا تھا ’’انگور کی شراب‘‘ (بحوالہ انگور کی شراب استعمال کریں۔

یسوع کی تکالیف اور اس کی قربانی کی نشانی کو یاد کرنا کسی مرد یا عورت کے لئے سب سے بڑا اعزاز ہے اس پر پوری توجہ کے ساتھ عمل نہ کرنا جیسا کہ وہ کرتے ہیں کوئی مذہبی خلاف ورزی نہیں ہے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ ’’اکثر جب تم یہ روٹی کھاتے ہو، اور یہ پیالہ پیتے ہو، تو تم لارڈ کی موت کو یاد کرتے ہو۔۔۔ جہاں کہیں بھی جو کوئی اس روٹی کو کھائے گا اور لارڈ کے اس پیالے کو پیئے گا، تو کوئی وجہ نہیں کہ، وہ لارڈ کے جسم اور خون کا تصور ۔ کھانے اور جام وصبو کا احتمام ایسی جگہ اور ایسے وقت (Cor. 11:26,27 ہوگا‘‘ (بحوالہ 1 میں کیا جائے جہاں خیالات کو باٹنے میں نہ تو کوئی رکاوٹ ہو اور کوئی دشواری۔ اس طرح سے اس کا اہتمام بالکل صبح یا پھر رات کو دیر سے خواب گاہ یا دوسرے کسی معقول مقام پر کیا جائے۔ ہم اس سلسلے میں مزید مشورہ دیں گے کہ، ایک آدمی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے، اور اس طرح سے (ایمانداری کے ساتھ محاسبہ کیا جائے) وہ اس روٹی کو کھائے، اور اس پیالے کو ۔ ہمیں یسوع کی قربانی کی طرف اپنے ذہن کو مرکوز کردینا (Cor. 11:28 پیئے‘‘ (بحوالہ 1 چاہئے، اور یہ اس کی نشانی کو یاد کرنے سے مکمل کرنا چاہئے۔ یہ کام اس طرح صحیح ڈھنگ سے کرنے سے ہم یسوع کیلئے اپنے ضمیر کی آواز بھی سن سکیں گے۔

روٹی توڑنے کی سروس کو مندرجہ ذیل طریقے سے صحیح ڈھنگ سے ادا کیا جاسکتا ہے:۔

۱۔ دعا ۔ میٹنگ میں خدا کی نعمتوں کیلئے فریاد کرنا؛ اس کی دین کیلئے اس کے ذریعے ہماری آنکھیں کھولنے کی دعا؛ دوسرے معتقدین کی ضروریات کو یاد رکھنا، اس کی محبت کیلئے اس کی تعریف کرنا، خاص طور پر جیسا کہ یسوع مسیح میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اور پھر دوسرے کسی معاملے کیلئے دعا کرنا۔

۲۔ بائبل کے کتابوں، میں جس طرح ظاہر کیا گیا ہے اس کے مطابق دن میں بائبل کا مطالعہ۔

۳۔ ان سے سیکھے ہوئے اسباق کو یاد کرنا، با آواز ساتھ پڑھنا۔ بائبل کے مطالعہ کے وقت ان باب کو پڑھنے سے ہماری سروس کا مقصد یوں ہوتا ہے۔ یعنی یسوع کو یاد کرنے کا مقصد۔

۴۔ 1 Cor. 11:23-29 کا مطالعہ

۵۔ اپنے محاسبہ کے دوران خاموشی کا لمحہ

۶۔ روٹی کیلئے دعا

۷۔ روٹی توڑنا اور اس کا ایک ٹکڑا کھانا

۸۔ جام کیلئے دعا

۹۔ جام کا ایک گھونٹ لینا

۱۰۔ اختیاری دعا۔

اس پوری سروس کی تکمیل میں ایک گھنٹہ سے کچھ زائد وقفہ لگنا چاہئے۔

ہم اس پیشکش کا آغاز اس غور کے ساتھ کرتے ہیں کہ عیسائیت قبول کرنے کے وقت جو لوگ غیر شادی شدہ ہیں ان کی پوزیشن کیا ہوگی۔ اس سلسلے میں ایسے گئی اقتباسات ہیں۔ یسوع، پال اور دوسروں کی مثالوں کے جیسے جوڑے بنائیں جو ایسے لوگوں کی ہمت افزائی کرتا ہے جو کنوارے ہیں اور کم از کم غیر شادی شدہ رہنے کے بارے میں سوچتے ہیں تاکہ لارڈ کے کام کی تکمیل کیلئے خود کو وقف کرسکیں (بحوالہ 1 Cor. 7:7-9, 32-38 cp. 2 Tim. 2:4; Matt. 19:11,12,29; Ecc. 9:9)۔ ’’لیکن اگر تو شادی کرتا ہے، تو گناہ نہیں کرتا ہے‘‘ (بحوالہ 1 Cor. 7:28) اور شادی جو خدا کی مرضی ہے (Cor. 9:5 - زیادہ تر راہب شادی شدہ تھے (بحوالہ 1 جس سے بہت ساری جسمانی اور روحانی فوائد پہنچاتی ہے۔ ’’شادی ہر معاملہ میں قابل احترام ہے، اور (استعمال) بستر بے داغ رہتا ہے‘‘ (بحوالہ Heb. 13:4)۔ ’’یہ اچھا نہیں ہے کہ --- آدمی تنہا رہے‘‘، جبتک کہ وہ اعلیٰ سطح کے روحانی کاموں کیلئے خود کو وقف نہ کردے، اور اس لئے خدا نے شادی مقرر کی ہے (بحوالہ Gen. 2:18-24)۔ اس لئے اگر کسی کو بیوی ملتی ہے، تو ایک اچھی چیز ملتی ہے، اور اسے خدا کی مرضی حاصل ہوتی ہے--- ایک فرمابردار بیوی لارڈ کی طرف سے ہی ملتی ہے‘‘ (بحوالہ Prov. 18:22; 19:14)۔

ان آیات (verses) کے بیان کا مطلب یہ ہے کہ شادی کے بغیر جنسی خواہشات کی تکمیل ممنوع ہے۔ زنا (غیر شادی شدہ افراد کے درمیان جنسی تعلقات) کے خلاف وارننگ، جنسی بے راہ روی (شادی شدہ افراد جو دوسروں کے ساتھ ہم بستری کریں) اور کسی قسم کی غیر اخلاقی حرکت کے خلاف تذکرہ پورے نئے صحیفہ میں موجود ہے؛ ایسی باتوں کا ہر اقتباس میں تذکرہ ہے۔ ان میں سے چند کاحوالہ اس طرح ہے : Acts 15:20; Rom. 1:29; 1 Cor. 6:9-18; 10:8; 2 Cor. 12:21; Gal. 5:19; Eph. 5:3; Col. 3:5; 1Thess. 4:3; Jude 7; 1 Peter 4:3; Rev. 2:21.

Gen. 2:24 کے بنیادی اصول میں اغلام یا اس قسم کے گناہ کے سلسلے میں تذکرہ کیا گیا ہے، یہ خدا کی مرضی ہے کہ مرد اور عورتیں ایک دوسرے سے شادی کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ جنسی تعلقات برقرار رکھیں۔ خدا نے حوا کو آدم کی مدد کیلئے پیدا کیا، جبکہ اس کام کیلئے دوسرے مرد کو پیدا نہیں کیا۔ مردوں کے درمیان جنسی تعلقات کی بائبل میں باربار مذمت کی گئی ہے۔ یہ گناہوں میں سے ایک ایسا گناہ ہے جس کے سبب اہل لوط تباہ کردیئے گئے تھے (بحوالہ Gen. Chs. 18,19)؛ راہب پال نے یہ بالکل واضح کردے ہے کہ اس قسم کی حرکتوں میں ملوث ہونے سے خدا کا قہر نازل ہوگا، اور اس کی اقلیم سے خارج کردے جائے گا (بحوالہ Rom. 1:18-32; 1 Cor. 6:9,10)۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ایسے معاملات میں ایک بار ملوث ہوجایا جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم یہ سوچینکہ خدا اب ہماری مدد نہیں کرگا۔ خدا معاف کرنے والا ہے، خدا کی طرف سے معافی ہے، جو لوگوں کو اس کی معافی کا تجربہ ہے انہیں اس کی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں (بحوالہ Ps. 130:4)۔ کو رنتھ کے کلیسا میں اس قسم کے گناہ گار منچلوں کی بڑی تعداد تھی؛ ’’ہو سکتا ہے کہ ان جیسوں میں سے آپ بھی ہوں؛ لیکن تمہارے گناہ (عیسائیت قبول کرکے) معاف ہوچکے ہیں، لیکن تم پاک ہوچکے ہو، لیکن بحق بنا دیئے گئے (عیسائی بنائے جانے کے ذریعے) جو لارڈ یسوع کے نام سے ہو ہے‘‘ (بحوالہ 1 Cor. 6:9-11)۔

یونانی الفاظ میں ’فیلوشپ‘ اور ’ساتھیوں‘ کا تجربہ بنیادی طور پر اس طرح ہو ا ہے کہ جن میں کچھ باتیں مشترکہ ہوں: مشترکہ۔ اتحاد، ’’ساتھیوں] کا رابط ’’ایک دوسرے سے رابطہ‘‘ کا مطلب ہے۔ خدا کے طریقہ کار کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے، ہم کو اس کے ساتھ رابطہ کا اعزاز حاصل ہوتا ہے اور ان تمام لوگوں کے ساتھ رابطہ قائم ہوتا ہے جو ’یسوع میں‘ اعتقاد کے ذریعے اپنے ہی کام کررہے ہیں۔ ہمارے دوسرے ساتھیوں پر ہماری ذمہ داریوں کو نظر انداز کردینا ہمارے لئے بہت آسان ہے؛ ’’دوسروں کیلئے نیکی کرنا اور ان سے رابطہ کرنا نے ہمارے ’’گوسپل میں Phil. 1:5 -(Heb. 13:16 (یعنی کہ فیلوشپ) نہیں بھولنا چاہئے‘‘ (بحوالہ فیلوشپ‘‘ کے تعلق سے تذکرہ کیا ہے: ہماری فیلوشپ کی بنیاد ہمارا عقیدہ ہے جو سچے گوسپل پر مشتمل ہے۔ اسی وجہ سے فیلوشپ سے سچے معتقدین لطف اندوز ہوتے ہیں جو کسی دوسرے اداروں یا کلیسا سے کہیں زیادہ دلچسپی کی بات ہے۔ اس فیلوشپ کی ہی وجہ سے وہ لوگ ایک دوسرے کا ساتھ دینے کیلئے دور دراز سفر کرتے ہیں اور دور دراز علاقوں کے معتقدین سے ملاقات کرتے ہیں اور انہیں ڈاک اور ٹیلی فون کے ذریعے رابطہ کا جہاں ممکن ہو بہتر استعمال ، یعنی کہ ایسی (Phil 2:1 کرنا چاہئے۔ پال نے ’’روح کی فیلوشپ‘‘ کا تذکرہ کیا ہے (بحوالہ فیلوشپ جس کی بنیاد ہمارے لئے روح ہ خدا کی مرضی کے ساتھ مشترکہ ہو، جیسا کہ اس کی روح ہ دنیا میں انکشاف کیا گیا ہے۔

ہماری فیلوشپ کا تجربہ روٹی توڑنے اور جام نوشی کی سروس کے دوران ہوسکتا ہے۔ ابتدائی معتقدین ’’راہبوں کے عقیدے اور فیلوشپ پر عمل کرتے تھے (دوران) روٹی توڑتے وقت، اور دعاؤں میں --- ہماری امید مرکزی طرز کی نمائندگی کرتی ہے، ایک ساتھ ایک دوسرے کا - (Acts 2:42,46 ساتھ دینا ’دل کی تنہائیوں‘ کے ساتھ ایک دوسرے کو باندھ دیتا ہے)بحوالہ ’’نعمتوں کا پیالہ جو ہمیں عطا کیا گیا ہے، یسوع کے خون کی (ساجھے داری) مشترکہ ساجھے داری نہیں ہے؟ روٹی جو ہم توڑتے ہیں، یسوع کے جسم کی ساجھے داری نہیں ہے؟ چونکہ ہم بہت سارے ہیں اور روٹی یک، اور ایک جسم؛ اور ہم سب کا ایک ہی مقصد ہے (بحوالہ 1 Cor. 10:16,17) کہ یسوع کی قربانی اور اس کے کام کی ان تمام چیزوں میں سے جس سے اس کو فائدہ ہوا ہے ہمیں حصہ ملے، اس کے حقدار وہ لوگ ہیں جو ’’ایک روٹی کے حصہ دار میں‘‘۔ صرف وہ لوگ جو سچائی کے ساتھ یسوع پر اعتقاد لائے، اس پوزیشن میں ہیں، اور یہ ان نشانیوں کا مذاق ہوگا جب ایسی پوزیشن سے ہٹ کر کوئی اس کا ساجھے دار بنے۔

ہمارے فیلوشپ خدا ’’یسوع کے ساتھ اور دوسرے معتقدین کے ساتھ صرف ہمارے مشترکہ عقیدے کی سچائی پر منحصر نہیں ہے جن میں ایک عقیدہ‘‘ ہے۔ ہماری طرز زندگی کا انحصار اصولوں پر ہونا چاہئے جن کا ان اصولوں میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ ’’خدا روشنی ہے، اور اس کے اندر بالکل کوئی تاریکی نہیں ہے۔ اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ ہماری فیلوشپ ہے، اور تاریکی میں جاتے ہیں، تو ہم جھوٹ بولتے ہیں، اور سچ قطعی نہیں بولتے؛ لیکن اگر ہم روشنی

میں داخل ہوتے ہیں، جیسا کہ وہ روشنی میں ہے، تو ہم ایک دوسرے کے ساتھ، اور اس کے بیٹے یسوع کے خون کے ساتھ فیلوشپ بہاتے ہیں جو ہمارے تمام گناہوں کو دھو ڈالتا ہے'' (بحوالہ 1 John 1:5-7) -

اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فیلوشپ اس وقت ختم ہوجاتی ہے جب کوئی معتقد عقیدہ ختم کرنے لگتا ہے، یا اپنے طور پر زندگی جینا شروع کرتا ہے، جو بائبل کی تعلیمات کی بالکل واضح مخالفت ہے: ''تاریکی کے بے مقصد کاموں کے ساتھ کوئی رابطہ نہ رکھنا بلکہ ان کو دوبارہ ظاہر کرنا بہتر ہے (بحوالہ Eph. 5:11) ہر ممکن لوگوں کا ساتھ حاصل کرنے کیلئے کوشش کرنا چاہئے ٹھیک اسی طرح جس طرح سے کوئی چرواہا اپنی کھوئی ہوئی بھیڑ کو تلاش کرتا ہے (بحوالہ Luke 15:1-7)-

فیلوشپ کے تعلق سے واضح اقتباسات میں سے ایک 2 Cor. 6:14-18 میں ملا ہے: ''غیر معتقدین کے ساتھ اتحاد کیلئے نابرابری ظاہر نہ کرو؛ اس کے لئے فیلوشپ غیر سچے لوگون کے ساتھ بھی سچائی کے ساتھ ہے؟ اور یہ ساتھ تاریکی میں روشنی کے برابر ہے-- اس لئے ان لوگوں میں سے باہر آجاؤ ، اور خود کو علحدہ کرلو، لارڈ کا کہنا ہے-- اور پھر میں تم سے ملوں گا، اور تمہارا باپ بن جاؤں گا، اور تم میرے بیٹے اور بیٹیاں ہوگے، یہ باتیں عظیم لارڈ نے کہی ہیں''-

ہم نے ظاہر کیا ہے کہ خدا کی بات روشنی ہے - ان آیات (verses) میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ ہم ایسے کلیساؤں سے کیوں نہ منسلک رہیں جو چھوٹے عقیدوں کو تعلیم دیتے ہیں؛ ہمیں ایسے لوگوں سے شادی کیوں نہیں کرنا چاہئے جو سچائی نہیں جانتے ہیں، اور ہمیں چاہئے کہ دنیا کے طرز کو ترک کردیں- دنیا سے ہماری علحدگی کی مناسبت سے ہم خدا کے بہت ہی قریبی بیٹے اور بیٹیاں بننے کا اعزاز حاصل کرتے ہیں، جو دنیا بھر کے دوسرے خاندانوں کا ایک حصہ ہیں جن کے اسی قسم کے ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات ہیں- ہمارے بھائی اور بہنیں- دنیا میں واحد ''ایک ڈھانچہ، یعنی کہ ایک سچا کلیسا (بحوالہ Eph. 1:23)، جس کا انحصار ان پر ہے جو ایک امید- ایک خدا، ایک عیسائیت اور ''ایک عقیدے '' کے حامل ہیں، یعنی کہ عقیدوں کا ایک سچا ڈھانچہ جو ایک عقیدے پر مبنی ہے (بحوالہ Eph. 4:4-6) ''ایک ڈھانچہ'' یہ ممکن نہیں ہے کہ اور ساتھ ہی دوسرے مذہبی اداروں کے ساتھ جن کا سچا عقیدہ نہیں ہے فیلوشپ کا ایک حصہ بنا جائے- یہ دیکھتے ہوئے کہ روشنی کا تاریکی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، اس لئے اگر ہم تاریکی کا ساتھ پسند کرتے ہیں تو ہم خود کو تاریکی کا ایک حصہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں-

اگر آپ ان مطالعوں کو بہتر ڈھنگ سے غور کرتے ہیں تو، یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ اس وقت سے کسی بھی قیمت میں خدا کے ساتھ ہمارے تعلقات میں کوئی نیم پوزیشن نہیں رہتا ہے- اس وقت ہم اگر عیسائیت کے ذریعے یسوع کے ساتھ ہوں، یا اس سے باہر ہوں- اس وقت ہم

سچے عقیدہ کو سمجھنے کی بنیاد پر اس کی روشنی میں ہوں اور اس کی پریکٹیکل فرماں برداری کررہے ہوں، یا تاریکی میں ہوں۔ اس صورت مینکوئی بھی فرد واحد دو کیمپ میں بیک وقت قدم نہیں رکھ سکتا۔

ان چیزونکے سلسلے میں ہماری معلومات سے خدا کیلئے ہماری ذمہ داری کی ایک سطح مقرر ہوجاتی ہے۔ اب ہم ایک عام آدمی کی طرح سڑکوں پر نہیں چلتے ہیں، یا پھر روز مرہ کی زندگی نہیں گزارتے ہیں، جیسا کہ دنیا کے اوسط آدمی زندگی گزارتے ہیں۔ خدا بہت ہی غور کے ساتھ ہمارے جوابی اقدام کو دیکھ رہا ہے۔ وہ (خدا)، لارڈ یسوع اور تمام سچے معتقدین تمہیں فیصلے کرنے کیلئے ’ ضرور ‘ رہنمائی کرینگے۔ لیکن جس قدر خدا، یسوع اور خود ہم اپنے لئے بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں تو تمہاری مدد بھی کریں گے۔ یہاں تک خدا کا معاملہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو ہمارے لئے قربانی دے دی۔ اس طرح سے تمہاری نجات کا انحصار تمہارے آزادانہ فیصلے پر ہے کہ تم عظیم امیدوں کو خود میں جذب کر سکتے ہو یا نہیں جس کی اب تمہیں پیشکش کی گئی ہے۔ اس لئے مہربانی کرکے عیسائیت قبول کرنے کا فیصلہ کریں اور اس طریقہ کار پر چلیں۔ اگر آپ اس کتاب کے صفحہ اول پر لکھے گئے پتہ پر خط و کتابت کرتے ہیں تو ہمیں آپ کیلئے اس کا اہتمام کرنے میں خوشی محسوس ہوگی۔

۱۔ ’تقدس‘ کے کیا معنی ہیں؟

اے) غیر معتقدین کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھنا

بی) گناہ سے علحدہ ہونا اور خدا کی باتوں میں شامل ہونا

سی) کلیسا جانا

ڈی) دوسروں کیلئے نیکی کرنا

۲۔ روٹی توڑنے کے سلسلے میں مندرجہ ذیل میں سے کون سا بیان درست ہے؟

اے) ہمیں یہ کام ہفتہ وار کرنا چاہئے

بی) ہمیں یہ کام وقت گزاری کے طور پر سال میں ایک بار کرنا چاہئے

سی) روٹی اور جام تبدیل ہوجاتا ہے یسوع کے جسم اور خون میں

ڈی) روٹی اور جام کی یسوع کے جسم اور خون سے تشبیہ ہے

۳. شادی کے بارے میں ان میں سے کون سا بیان سچا ہے؟

اے) ہمیں سچے معتقدین سے شادی کرنا چاہئے

بی) معتقدین کیلئے طلاق کی اجازت ہے

سی) ایک شادی شدہ معتقد جس کا ساتھیغیر معتقد ہے انہیں کوشش کرنا چاہئے کہ ساتھ رہیں

ڈی) شادی میں، مرد یسوع کی نمائندگی کرتا ہے اور عورت متعقدین کی۔

Urdu "Bible Basics" by Duncan Heaster, Carelinks, PO Box 152, Menai NSW 2234 AUSTRALIA www.carelinks.net email info@carelinks.net